صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

مباحثات

بروز جمعہ مورخہ 4 جون 1999

(بمطابق 19 صفر 1420 ہجری)

جلد 15 | شمارہ 3

سرکاری رپورٹ

مندرجات | صفحہ نمبر

مندرجات	صفحہ نمبر
1۔ تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ	1
2۔ نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات	2
3۔ رخصت کے لئے معزز اراکین کی درخواستیں	34
4۔ ملک بھر میں امن عامہ کی خراب صورت حال پر بحث	42

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعہ مورخہ 4 جون 1999 بمطابق 19 صفر 1420 ہجری صبح نو بجکر اڑتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب قائم مقام سپیکر، حاجی محمد عدیل مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ہ

اِنَّ الَّذِیْنَ ھُمْ مِّنْ خَشْیَۃِ رَبِّہِمْ مُّشْفِقُوْنَ ہ وَالَّذِیْنَ ھُمْ بِاٰیٰتِ رَبِّہِمْ یُؤْمِنُوْنَ ہ وَالَّذِیْنَ ھُمْ بِرَبِّہِمْ لَا یُشْرِکُوْنَ ہ وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَآ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُھُمْ وَجِلَۃٌ اَنَّھُمْ اِلٰی رَبِّہِمْ رٰجِعُوْنَ ہ اُولٰٓئِکَ یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَ ھُمْ لَہَا سٰبِقُوْنَ ہ س المؤمنون 23 آیت 57

(ترجمہ) بے شک وہ لوگ جو اپنے رب کے خوف سے شکستہ (دل) رہتے ہیں۔ اور جو لوگ اپنے رب کی نشانیوں پر یقین رکھتے ہیں۔ اور جو لوگ اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔ اور جو لوگ (راہ خدا میں) دیتے ہیں جو کچھ وہ دیتے ہیں اور ان کے دل (اس لئے) ڈر رہے ہیں کہ انہیں اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ یہی لوگ نیکیوں میں جلدی کرنے والے اور ان میں آگے بڑھنے والے ہیں۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائمقام سپیکر: جزاک اللہ۔ اب میں جناب میاں ولی الرحمان صاحب سے استدعا کرونگا کہ وہ اپنا سوال نمبر 533 پیش کریں۔

* 533۔ میاں ولی الرحمان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل ہیڈ کواٹر ہسپتال بالا کوٹ کی حالت انتہائی خراب ہے؟

(ب) مذکورہ ہسپتال کے ڈینٹل یونٹ کی مرمت یا تبدیلی کے لئے حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں؟

(ج) مذکورہ ہسپتال کے ایکسرے پلانٹ اور لیبارٹری کی صورت حال بتائی جائے نیز سیلاب سے متاثرہ ہونے والی دیواروں اور کمروں کی تعمیر و مرمت کے لئے حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں؛ تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب وجیہہ الزمان: (وزیر صحت) (الف) جی ہاں۔

(ب) ڈینٹل یونٹ اپنی جگہ پر نصب ہے اور کام کر رہا ہے مریض مستفید ہو رہے ہیں اس لئے مرمت یا تبدیلی کی ضرورت نہیں ہے۔

(ج) بالا کوٹ کے موجودہ ہسپتال کی جگہ (Location) سیلاب کی زد میں ہے۔ اس پر خطیر رقم خرچ کرنا علاقے کے مفاد میں نہیں ہوگا۔ ماضی میں متبادل جگہ پر اراضی خریدی گئی تھی مگر قانونی پیچیدگی کی وجہ سے ابھی تک کام شروع نہیں ہوسکا۔ تاہم موجودہ ہسپتال میں کچھ ضروری مرمت کے لئے رقم طلب کی جارہی ہے۔

میاں ولی الرحمان: سپیکر صاحب! میرا مسئلہ حل ہوگیا ہے۔ مہربانی۔ شکریہ۔

جناب قائمقام سپیکر: آپ مطمئن ہیں، آپ جواب سے مطمئن ہیں؟

میاں ولی الرحمان: جی ہاں۔

جناب قائمقام سپیکر: شکریہ! اب میں جناب محمد شعیب خان صاحب سے درخواست کرونگا کہ وہ اپنا سوال نمبر 569 پیش کریں۔

* 569۔ محمد شعیب خان: (ملاکنڈ) کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ایجنسی ہیڈ کواٹر ہسپتال بٹ خیلہ کے لئے ابھی تک ایمبولینس اور جنریٹر مہیا نہیں کیا گیا ہے۔

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال ایجنسی کا سب سے بڑا اور ڈویژنل ہیڈ کوارٹر

ہسپتال کی حیثیت رکھتا ہے۔

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ ہسپتال کو ایمبولینس اور جنریٹر کب تک مہیا کر دیا جائے گا۔ جنکی یقین دہانی وزیر موصوف ایک توجہ دلاؤ نوٹس کے جواب میں بھی کروا چکے ہیں لیکن تاحال کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔

وزیر صحت: (الف) جی نہیں۔ ایمبولینس موجود ہے آپریشن تھیٹر اور لیبر روم کے لئے جنریٹر بھی موجود ہے۔

(ب) جی ہاں۔ ایجنسی کا سب سے بڑا ہسپتال ہے۔ تاہم ڈویژنل ہیڈکوارٹر ہسپتال کا درجہ ملاکنڈ ڈویژن میں صرف سیدو گروپ ہسپتال کو حاصل ہے ۔ بٹ خیلہ ہسپتال کا درجہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کواٹر ہسپتال کا ہے۔

(ج) جواب "الف" اور "ب" بالامیں درج ہے۔

جناب محمد شعیب خان: (ملاکنڈ) شکریه جناب سپیکر! دا خو هغه بله ورخ هم زه په کال اَتینشن نوټس باندے راغلے ووم۔ وزیر صاحب دِ دومره مهربانی اوکړی چه یره دا ایجنسی هیډ کوارټر هسپتال دے او ډیره لویه آبادی ده او ډیر زیات رش وی پرے نو وزیر صاحب ته خما صرف دا گزارش دے چه ما ته لږه تسلی راکړی چه دا دویم ایمبولینس او دا جنریټر به کله مونږه ته راکړی؟

Mr. Acting Speaker: Honourable Minister.

وزیر صحت: تھینک یو جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ موجودہ وقت میں وہاں پر ایک ایمبولینس اور ایک جنریٹر Operate کر رہا ہے کیونکہ Required انکی جو ضرورت ہے اس کو پورا کر رہے ہیں۔ لیکن انشاء اللہ جیسے ہی ہمارے پاس فنڈ کی حالت بہتر ہو گی تو ہم انکو مزید ایمبولینس Provide کرنے کی کوشش کریں گے۔ Probably انشاء اللہ ہو جائے گی۔

جناب قائمقام سپیکر: محمد شعیب خان۔

جناب محمد شعیب خان (ملاکنڈ): ټهیک شوه۔

Mr. Acting Speaker: Now I request Mr. Zareen Gul Khan, MPA, to move his Question No. 868. Mr. Zareen Gul Khan.

*868- جناب زرین گل خان: کیا وزیرصحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(الف): آیا یہ درست ہے کہ ضلع مانسہرہ کے قبائلی علاقہ کالاڈھاکہ میں 20 سے لے کر 50 بستروں تک کوئی ہسپتال موجود نہیں؟

(ب) اگر الف کا جواب اثبات میں ہو تو آیا حکومت مذکورہ پسماندہ علاقے کی محرومی دور کرنے کے لئے ہسپتال تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیرصحت: (الف)۔ جی ہاں۔

(ب) حکومت کی موجودہ صحت پالیسی کے تحت ہر دیہی علاقہ کو اسکی آبادی فی تناسب سے بنیادی مرکز صحت کی سہولت مہیا کی جاتی ہے ۔ قبائلی علاقہ کالا ڈھاکہ میں اس وقت 9 بنیادی مراکز صحت کام کر رہے ہیں۔

Mr. Acting Speaker: (Not present, it lapses) Now I request Mr. Haji Bahader Khan, to move his Question No. 869.

* 869 - حاجی بہادر خان (دیر): کیا وزیرصحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔

(الف)۔ ضلع دیر میں سول ہسپتال ثمر باغ رورل ہیلتھ سنٹر منڈا اور جندول سب ڈویژن کے تمام بنیادی مراکز صحت اور بی ایچ یوز میں کل کتنا سٹاف تعینات ہے؟

(ب)۔ مذکورہ ہسپتال، بنیادی مراکز صحت میں کل کتنی آسامیاں خالی پڑی ہیں ؟ تفصیل فراہم کی جائے۔

وزیرصحت: (الف)۔ ضلع دیر کے تحصیل ہیڈکواٹر ہسپتال ثمرباغ رورل ہیلتھ سنٹر منڈا اور جندول سب ڈویژن کے تمام بنیادی مراکز صحت میں کل 179 سٹاف تعینات ہے۔

(ب) مذکورہ ہسپتال، بنیادی مراکز صحت میں مندرجہ ذیل آسامیاں خالی پڑی ہیں۔

SNo	Post	BPS	Total vacant posts
1	Gynocologist	18	1
2	SMO	18	1
3	Dental Surgeon	18	1
4	SWSMO	18	1
5	MO	17	7

ان خالی آسامیوں کو پر کرنے کے لئے حکومت سرگرم عمل ہے اور امید ہے کہ مستقبل

قریب میں پر کر دی جائیں گی۔

حاجی بہادر خان (دیر): شکریہ سپیکر صاحب! -----

جناب قائمقام سپیکر: شکر دے چہ د سپیکر شکریہ تا ادا کرہ۔

حاجی بہادر خان (دیر): شکریہ، خو تاسو خومرہ سرہ پرون لږ زیاتے کړے وو۔ سوال نمبر 869 الف ب ج۔ د سوال جواب نے لږ غلط ورکړے دے خکه چه ما کوم تفصیل غوښتے وو نو هغه پوره نه دے او ټول پوسټونه هلته خالی دی او دلته کښې نے په ټوټل باندے ورکړی دی چه موجوده دا سټاف دے۔ دا نے نه دی ورکړی چه بیل بیل مرکزی صحت او هسپتال او د آر ای سی د دے ټولو جدا جدا ورکړے وے نو مونږه به پرے پوره پوهه شوے وے خو بهرحال دے هیډکوارټر هسپتال کښې دا سینئرمیډیکل سپیشلسټ او سپیشلسټ دا تقریباً د شپږو کسانو پوسټونه نے په یو هسپتال کښې خالی ورکړی دی او د هغه نورو تفصیل نے نه دے ورکړے۔ تقریباً 8 بی ایچ یوز دی، د هغے په دوه بی ایچ یوز کښې ډاکټران شته دے او نورو کښې نه ایل ایچ وی شته دے نه ډسپنسر شته دے او نه پکښې ډاکټر شته دے۔ هغه بی ایچ یوز تقریباً د شلور پینخه کالو نه خالی پرتے دی او دا د جندول سب ډویژن هیډ کوارټر هسپتال دے۔ سول هسپتال ثمرباغ په دے کښې تقریباً 8 ډاکټران نشته دے۔ د ماشومانو سپیشلسټ پکښې نشته دے، ډینټل سرجن پکښې نشته دے، میډیکل سپیشلسټ پکښې نشته دے۔ دے منسټر صاحب مونږه سرکابار بار په دے تیر شوی سیشن کښې وعده کړے وه نو زه ستاسو په وساطت سره درخواست کوم چه دا کمیټئ ته حواله کړی چه د دغے څه بندوبست اوشی او اصلاح به نے اوشی۔ دے کښې د سرجن د پاره د سرجیکل سامان هم نشته دے۔ که ډاکټر پکښې شته دے خو سامان نے نشته دے او که شته نو هغه هم بےکاره دے۔ دوی ته درخواست کوم چه دا د اصلاح د پاره کمیټئ ته حواله کړی، چه په دے کښې اصلاح اوشی چه دا پوسټونه هم ډک شی او د هغے څه طریقه کارجوړ شی او د دے سامان څه بندوبست اوشی۔

Mr. Acting Speaker: Honourable Minsiter.

جناب محمد اورنگ زیب خان: محترم سپیکر صاحب! ضمنی سوال ہے۔ (ب) کے جواب میں لکھتے ہیں کہ مذکورہ ہسپتال بنیادی مراکز صحت میں کل کتنی آسامیاں خالی پڑی ہیں، تفصیل فراہم کریں۔ پہلے سوال پر جناب گائنا کالوجسٹ کی آسامی خالی ہے تو 179 سٹاف جو تعینات ہے اس میں زیادہ سے زیادہ کتنی گائنا کالوجسٹ لیڈی ڈاکٹرز ہیں؟

Mr. Acting Speaker: Honourable Minister for Health.

وزیر صحت: جناب سپیکر! یہ سوال چونکہ پہلے پوچھا نہیں گیا تو اس لئے اسکا جواب فی الحال میرے پاس موجود نہیں ہے۔ میں کسی وقت بیٹھ جاؤں گا تو ان کو اسکا جواب دے دونگا اور بہادر خان صاحب نے جو گزارش کی ہے اس میں تفصیلات ساری موجود ہیں، اسکے باوجود اگر کوئی شکایت ہے تو In writing مجھے Application دے دیں میں انشاء اللہ اس میں پوری انکوائری کروا کر انکی شکایت کا ازالہ کردونگا۔

حاجی بہادر خان (دیر): ما صرف دا عرض کوو چه دا راله نیمگړے پرېږنه دی۔ زه درته ریکونسٹ کوم چه دا انسانی مسئله ده۔ په دے سول هسپتال کښې د دوه ډاکټرانو پوسټونه خالی دی، ډاکټر او لیډی ډاکټره په هغے کښې د دریو کالو نه نشته دے۔ په مُنډه هسپتال کښې لیډی ډاکټره ده، آر ایچ سی دے، په هغے کښې هم ډاکټره نشته دے۔ په سول هسپتال کښې د دوه ډاکټرانو چه یو پکښې ډاکټر دے او یو لیډی ډاکټره ده، دا دواړه خالی دی۔ نو زه دوی ته دا درخواست کوم چه ماله دا Surety دلته راکړی چه دا پوسټونه به کله ډک کړی؟ میاشت کښې به نے ډک کړی، لس ورځو کښې به نے ډک کړی۔ چه مونږه سیکرټری صاحب له لاړشو یا دے منسټر صاحب ته اووایو، ده ته ما پخپله باندے څو خله ونیلی دی۔ Application مے هم ورکړے دے، خبره مے هم ورسره کړے ده، سیکرټری سره مے هم کړے ده، ډائریکټر سره مے هم کړے ده۔ دا Surety دِ راکړی چه دا بی ایچ یو او د سول هسپتال ثمرباغ، او مُنډه لیډی ډاکټره به کله راشی؟ دا دِ راته اووائی۔

جناب قائمقام سپیکر: آنریبل منسٹر، ایک بات تو یہ ہے کہ وہ یہ چیلنج کر رہے ہیں کہ آپ نے جو انفارمیشن اس جواب میں دی ہے وہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ گائنا کالوجسٹ آپ نے کہا ایک نہیں ہے اور وہ کہہ رہے ہیں کہ فلاں ہسپتال میں دو نہیں ہیں۔ اسی طرح

دوسری Figures پر بھی انکو اختلاف ہے تو پہلے انہوں نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ کمیٹی کو Refer کیا جائے لیکن اب وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر آپ Assurance دے دیں کہ کتنے دنوں میں یہ جو کمی ہے یہ پوری ہو جائیگی تو وہ Insist نہیں کرینگے۔

وزیر صحت: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ پچھلے دنوں ہم نے کچھ ڈاکٹرز نئے بھرتی کئے تھے Contract basis پر جن میں سے اکثر ڈاکٹرز پبلک سروس کمیشن کے Through regularise ہوگئے تھے ۔ مزید سفارشات ہم نے بھیجی ہوئی ہیں تقریباً 220 ڈاکٹرز کی تو جیسے ہی ہمیں Permission ملے گی تو انشاء اللہ ان کے بھی ہم انٹرویوز شروع کرینگے ۔ باقی کچھ پوسٹیں ایسی ہیں جو کہ ہم ڈی ایچ او کی Disposal پر بھیج دیتے ہیں اور ضرورت کے مطابق وہاں ڈاکٹرز تعینات کرتے ہیں۔ کچھ پوسٹیں جو نظر آتی ہیں انکو لیکن Sanctioned نہیں ہوتیں وہ ہم نے فنانس کو بھیجی ہوئی ہیں اور جیسے ہی فنانس Approval دے گا انشاء اللہ وہ شکایت بھی ہم انکی دور کر دینگے اور اگر یہ In writing مجھے ساری Complaints دے دیں تو میں اسکی Proper طریقے سے انکوائری کروا سکوں گا۔ میں ممنون ہونگا۔

حاجی بہادر خان (دیر): دا خو سر، Sanctioned پوسٹونه دی او یو ثمرباغ هسپتال کښې نے پخپله ورکړی دی۔ دا کوم چه اوس ستا مخے ته پراته دی دا خو Sanctioned پوسټونه دی خو پکښې ډاکټران نشته دے۔ چه لاړ شی نو دوه ورځے نے نه پریږدی بیا رابدلیږی۔ تاسو نے بیرته رابدلونی۔ لیډی ډاکټره پکښې هلته وه، تاسو رابدله کړے ده۔ یونه اوس پکښې د دوؤ پوسټونه دی دواړه نشته دے۔ د ماشومانو میډیکل سپیشلسټ وو، دا تاسو رابدل کړے دے۔ هسپتال خالی پروت دے۔ دا ښنګه خبره ده۔

وزیر صحت: سر! اس میں گزارش یہ ہے کہ جو فیمیل ڈاکٹرز ہیں انکو ہم جب بھی کہیں ٹرانسفر کرتے ہیں تو وہ دور دراز کے علاقوں سے اپنی Political influence سے ٹرانفرز کینسل کروا لیتی ہیں تو یہ مجبوری ہے اور یہ ایک ایسا Fact ہے جو کسی سے پوشیدہ نہیں ہے اگر یہ ضمانت دیں کہ یہ ٹرانسفرز کینسل نہیں کروائیں گے، ہم پر Influence نہیں کرینگے تو ہم ڈاکٹرز لگا دیں گے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

حاجی بہادر خان (دیر): بل سر، په دے ثمرباغ هسپتال کښې نه کسان دوی

Detail کړی دی او هغه تلی دی په خپلو کورونو کښې ناست دی او باقاعده خپلے ډُکا نداریانے کوی۔ ټیکنیشن او ډسپنسر او دا ټول کسان۔ نهه کسان دی۔ دا Detailment قانونی طور باندے بند دے۔

جناب قائمقام سپیکر: یہ تو بہت آسان ہوگیا ہے۔ آپ یہ Assurance دے دیں کہ جو لوگ Detailment پر ہیں انکی Detailment ختم کی جائیگی اور وہ اپنی جاب پر جائینگے۔

وزیر صحت: یہ ارباب صاحب-------

ارباب محمد ایوب جان: تھینک یو ویری مچ سر۔ جناب سپیکر صاحب! میرے خیال میں بات تو آنریبل ہیلتھ منسٹر نے ختم کر دی ہے لیکن میں سٹینڈنگ کمیٹی فار ہیلتھ کا چیئرمین ہوں تو ہمیں ----

جناب قائمقام سپیکر: ہمیں آپ پر فخر ہے۔

ارباب محمد ایوب جان: تھینک یو سر۔ ہمیں بھی آپ پر بہت زیادہ فخر ہے اور ناز بھی ہے ۔ تو مسٹر سپیکر سر، بات یہ ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹی کی Recommendation تھی اور Unanimously ایک فیصلہ تھا، ڈیپارٹمنٹ کہہ رہا تھا کہ Political basis پر بعض بعض جگہوں پر ہم ڈاکٹرز اور خاص کر لیڈی ڈاکٹرز کی Appointment کر دیتے ہیں، پھر سفارشات آ جاتی ہیں، اسمبلی کے ممبروں کی، منسٹروں کی تو ہمیں وہ کینسل کرنا پڑتی ہیں۔ تو ہماری Recommendation تھی کہ کوئی بھی کسی دباؤ میں نہ آئے، نمبر ون Priority جو ہے وہ لوگوں کو صحت کی سہولت دینا ہے، اس کی راہ میں جو رکاوٹ بھی ہو آپ اسکو دور کریں۔ یہ ہماری Recommendation تھی، وہ رپورٹ بھی ہم لائیں گے۔ آپ کی وساطت سے میں آنریبل منسٹر سے یہ کہوں گا کہ On the floor of the House ہم یہ کہہ رہے ہیں، ہماری پارٹی ایک با اصول پارٹی ہے اور سٹینڈنگ کمیٹی میں ہماری ایک Recommendation تھی اور وہ رپورٹ جلد لا رہے ہیں کہ کوئی پولیٹیکل، اب آپ کی As a Minister نمبر ون Priority یہ ہے کہ لوگوں کو آپ بنیادی سہولیات سے مستفید کریں اور پلیز میں آپ سے امید رکھتا ہوں، آپ ایک اچھے آدمی ہیں، کارکن ہیں، تگڑے ہیں، Efficient منسٹر ہیں تو Please don't hesitate and do your own job. Thank you very much.

جناب قائمقام سپیکر: جناب آنریبل حاجی سلیم سیف اللہ خان صاحب۔

جناب سلیم سیف اللہ خان: مہربانی۔ جناب سپیکر صاحب! میں ایک تو جناب سپیکر، بلکہ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوں کہ کم از کم یہ جو سوالات جوابات ہیں، جو ریکارڈ بنتا ہے اسمبلی کا، کم از کم پہلے تو ڈیپارٹمنٹ کو چاہئے کہ وہ ذرا Spelling ' اب گائنا کالوجسٹ کی Spelling جو ہے، میں ڈاکٹر نہیں ہوں، لیکن Its certainly not gyno کم از کم ایک تو ڈیپارٹمنٹ کو چاہئے کہ ذرا وہ Spelling وغیرہ چیک کیا کریں اور جب یہ اسمبلی میں آتے ہیں تو جناب سپیکر آپ کے عملے کو بھی چاہئے کم از کم کیونکہ کل یہ ریکارڈ کا حصہ بنے گا۔ ایک تو یہ ہے کہ Kindly-------

جناب قائمقام سپیکر: اسمبلی کے عملے کو تو میں ابھی ہدایات جاری کرتا ہوں کہ آئندہ دیکھیں کہ جس زبان میں بھی جواب آئے اس زبان میں صحیح لکھیں۔

جناب سلیم سیف اللہ خان: دوسری میری یہ گزارش ہے کہ جیسے فاضل رکن نے فرمایاہے تو حقیقت یہ ہے کہ میری بھی منسٹر صاحب سے گزارش ہوگی کہ کچھ ایسے کیسز ہیں کہ جو تنخواہ تو دیر سے لیتے ہیں، مجھے بھی ایک کیس کا علم ہے وہ میں انکو بعد میں بتا دونگا، لیکن وہ خاتون پشاور میں بیٹھی ہیں۔ تو اس قسم کے کیسز کی وجہ سے یہ بے چینی پیدا ہو رہی ہے تو اسکو ختم کیا جائے۔

Mr. Acting Speaker: Honourble Minister.

حاجی بہادر خان (دیر): ما یو عرض کوو۔

جناب قائمقام سپیکر: ممکن دے چه ستاسو مسئله حل شی۔

وزیر صحت: میری آنریبل ممبر سے گزارش یہ ہے کہ چونکہ ہر جگہ، ہر وقت پہنچنا ممکن نہیں ہوتا ہے اگر یہ میرے ساتھ تعاون کریں اور ایسی جگہوں کی نشاندہی کریں جہاں پر اس قسم کی Irregularities ہو رہی ہیں تو میں انشاء اللہ پوری طرح سے اس پر ایکشن لے کر ان کی تسلی کردونگا۔

جناب قائمقام سپیکر: اگر آپ اس ہسپتال میں Detailment ختم کر دیں گے۔

وزیر صحت: Detailment ویسے ہی ختم ہے، جہاں ہو رہی ہے وہ بھی ختم ہو جائے گی۔

حاجی بہادر خان (دیر): ما جی دا عرض کوو۔ چه بله ورخ زمونږه د هیلته

کمیټئ میټنګ دے او زه پکښې Mover يمه، دا کونسچن دِ سټینډنګ کمیټۍ ته حواله کړی، خرچ پرے نه راځی، زه هسے هم په هغے کښې Mover يمه- په هغے کښې به ورته زه ټولے نشان دهیانے اوکړم-

جناب قائمقام سپیکر : بهادر خان صاحب منسټر صاحب تاسو ته یقین دهانی درکوی چه Detailment ختموم نو بیا کمیټئ ته د څه د پاره لیږے-

حاجی بہادر خان (دیر): د Detailment خبره خو نه ده، خالی پوسټونه چه دی-

وزیر صحت : جناب حکومت نے جنرل ڈیوٹی پر Detailment پر خود Ban لگا دی ہے اور میں Ensure کر رہا ہوں کہ سب اپنی اپنی پوسٹوں پر واپس آجائیں گے۔

جناب قائمقام سپیکر : جناب حمید اللہ خان صاحب آپ اپنا سوال نمبر 900 پیش کریں

*900- جناب حمید اللہ: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ :-

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع دیر بالا میں ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر برائے ' پی ایم پروگرام کی پوسٹ موجود ہے ؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پوسٹ حکومت ختم کروانا چاہتی ہے ؟

(ج) اگر '(ا) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع دیر بالا جیسے پسماندہ اور دشوار گزار علاقے میں دیکھ بھال کس طرح ممکن ہو گی ؟

وزیر صحت :(الف) کسی بھی ضلع میں ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر کی منظور شدہ پوسٹ نہیں۔یہ ایک اضافی چارج ہے جو کہ ڈی ایچ او آفس میں پہلے سے موجود میڈیکل آفیسر کو اضافی چارج دیا جاتا ہے ۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں وضاحت کی گئی ہے ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر کی کوئی Sanctioned پوسٹ نہیں ہوتی' لہذا ختم ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔

(ج) دیر بالا کو دیر زیرین میں مدغم کرنے کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں ۔

(ا) فیڈرل پروگرام Implementation Unit کی چھٹی نمبر PHC,F12.56/97 مورخہ 31 اکتوبر 1998 کی رو سے یونٹوں کو یکجا کرنے کی تجویز دی گئی ۔

(۲) چونکہ LHWs کی تعداد 70 ہے اور پروگرام قوانین کے مطابق 100 LHWs سے کم یونٹ کو پروگرام کی طرف سے کلرک مہیا نہیں کیا جائیگا جبکہ ڈی ایچ او آفس میں بھی کوئی کلرک ایسا نہیں لہذا دفتری خط و کتابت نہ ہونے کے برابر تھی ۔

(۳) پروگرام کے قوانین کے مطابق ڈی ایچ او آفس میں مناسب جگہ فراہم کرنی ہوتی ہےمگر ڈی ایچ او آفس میں کوئی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے ہسپتال کے مردہ خانہ میں جگہ دے گی مگر مردہ خانہ کا کام متاثرہ ہونے کی وجہ سے یہ جگہ بھی خالی کرنا پڑا۔

(۴) دیر بالا ایک دشوار گزار علاقہ ہے Field Visit کے لئے 4X4 گاڑی ضروری ہے مطلوبہ گاڑی کی عدم دستیابی کی وجہ سے Field Visit میں دشواریاں ہوتی تھیں۔

جناب حمید اللہ : شکریه، په دے الف کښې سر دوی لیکلی دی چه په دے کښې یوه ضلع کښې هم ډسټرکټ کوآرډینیټر منظور شده پوسټ نشته۔ په "ب" کښې نے هم دغه خبره کړے ده سر۔ په "ج" کښې سر دوی وائی چه دا دیر بالا دُشوارگزار ه علاقه ده، په دے وجه باندے دلته کښې مونږه د کوآرډینیټر پوسټ نه شو لګولے۔ او د لاندے ضلع سره مو شامل کړے دے، زه دا وایم چه په دے بره ضلع کښې د مخکښې نه دا پوسټ وو، دوی ورکړے وو نو دوی ترے اوس ولے واغستو چه دُشوارگزار ده نو بیا دا پوسټ پکښې ضروری دےاو که نه دے، دغه خبره کوم۔

Mr. Acting Speaker: Honourable Minister for Health.

وزیرصحت : اس کا جواب دیا گیا ہے اس میں مزید کوئی معلومات چائیں تو حاضر ہوں۔

جناب قائمقام سپیکر : وزیر صاحب وہ جواب دہرا دیں، جواب دہرانے سے آنریبل ممبر کی تسلی ہو جائے گی۔

وزیرصحت : جواب اس میں یہ ہے کہ یہ پوسٹ جیسے کہ ابھی انہوں نے خود پڑھا ہے کہ پوسٹ Sancation ہوئی ہے -----

جناب فتح محمد خان (وزیر جنگلات) : دا ضروری نه ده ۔جواب چه کوم ورکړے شوے وی هغه جواب موجود وی جی۔

جناب قائمقام سپیکر : Thank you for the guidance آپ وہ جواب دہرا دیں۔

جناب حمید اللہ : جناب سپیکر صاحب! ما له جواب ھغوی راکوی نو د دوی پکښې څه کار دے، زه څه خبر یم چه د دوی به پکښې څه کار وی ---قہقہے---

وزیرصحت : جواب انہوں نے خود ہی Read out کیا ہے کہ یہ پوسٹ Sanction نہیں ہے جو موجودہ ڈاکٹرز ایم اوز ہمارے پاس ڈی ایچ اوز کے چارج میں ہوتے ہیں

انہی میں سے کسی کو اضافی چارج دیا جاتا ہے اور کیونکہ یہاں پر وہ Facility موجود نہیں ہے، نہ جگہ ہے نہ گاڑی کا بندوبست ہے تو کوشش کریں گے کہ اگر ان چیزوں کا ہمارے پاس بندوبست ہوجائے تو ہم یہ پوسٹ بھی اضافی چارج میں -------

جناب قائمقام سپیکر : یعنی یہ چارج ہی دیں گے، یہ پوسٹ نہیں دیں گے ۔

وزیر صحت : پوسٹ دے نہیں سکتے ہیں ۔

جناب قائمقام سپیکر : جناب نجم الدین خان صاحب!

جناب نجم الدین : جناب سپیکرصاحب ! کہ تاسو د دے سوال نوعیت ته اوگورئی او بیا په دے کښې د دوی دے جوابونو ته اوگورئی نو حیران به شئی۔

Mr. Acting Speaker: Supplementary Question please.

جناب نجم الدین : دا جی سپلیمنټری کوئسچن دے، تاسو پرے پوهه کومه، ما سوال اووے، چه دے سوال ته اوگورئی او بیا ئےجواب ته اوگورئی نواوس په هغے Detail کښې راروان یم سر۔ زما عرض دا دے چه دوی دا لیکلی دی چه ډی ایچ او آفس کښې د دے Sanction پوسټ نشته۔ هلته کښې یو ایډیشنل چارج یو ډی ایچ او یا یو میډیکل افسر ورکوؤ۔ بیا دلته کښې دوی یو میډیکل افسر له چارج ورکړے دے او هغه چارج یو کال چلیدلے دے، بیا په څه وجوهاتو باندے ختمیږی جی۔ اوس دا زمونږه بد قسمتی ده چه هغه غریزه علاقه ده۔ غریبان یو، روډونه نشته نو د دغه وجے که د حکومت څه پروګرام راځی نو که بجلی نه وی نو مونږ ته به هغه سهولت نه ملاویږی ۔که روډ نه وی نو مونږ ته به هغه سهولت نه ملاویږی۔ دوی دا لیکلی دی چه کلرک نشته۔ د کلرک د وجے نه مونږه هسپتال بند کړے دے۔ بیا دا لیکی چه دفتر نشته دے۔ د دفتر د وجے نه مونږه پراجیکټ بند کړے دے۔ بیا لیکی چه دا دُشوار گزار علاقه ده او په دے وجه باندے مونږه د دے نه دا Facilities اغستی دی۔ زه یو درخواست کومه چه ګاډی نشته، هلته کښې په دیر بالا کښې دلته کښې جهانزیب خان ناست دے۔ پنځه شپږ ګاډی د دے وزیراعظم پروګرام لاندے په بره علاقه کښې شته، لیډی سپروائزر شته۔ دوی

مخکښې هلته کښې دفتر کهُلاو کړے دے۔ هلته کښې دفتر ښه په Function
کښې دو د ډاکټر او د ډی ایچ په خپل مینځ کښې خبره راغلے ده۔ د دغه وجے
نه نے دفتر بند کړے دے۔ زه مسنټرصاحب ته دا درخواست او دا ورته سوال
کوم چه پردے حق صرف په دے وجه باندے چه هغه دُشوار گزار علاقه ده۔ په
دے وجه باندے مونږه هغه له دا دفتر نه ورکوو، نو بیا خو د دے مطلب دا دے
چه مونږه په هر حق کښې نا محرومه یو۔ دوی د په دے باندے سپیشل مهربانی
اوکړی۔ د دے خبرے تپوس دِ اوکړی او په دغه علاقه چه د دوی پرے څه
Sanction پوسټ نشته دے نو هغه ډی ایچ او او یا یو میډیکل افسر له دِ دا
اختیار ورکړی چه د هغوی هغه کار اوشی۔

جناب قائمقام سپیکر : آنریبل اورنگ زیب خان آپ ضمنی کوئسچن پر ہیں۔

جناب محمد اورنگزیب خان : ضمنی سوال ہے۔ یہ "ج" جز کے جواب میں، جواب نمبر دو ذرا ملاحظہ فرمائیں جی، یہ چونکہ ایل ایچ ڈبلیوز کی تعداد ستر ہے۔ وزیر صاحب ذرا یہ وضاحت کریں کہ یہ ایل ایچ ڈبلیوز آپ کے محکمہ صحت میں کونسی پوسٹیں ہیں۔

وزیر صحت : یہ لیڈی ہیلتھ ورکر کی پوسٹ ہے اور اس میں مزید کوئی ایسی معلومات حاصل کرنی ہیں، تو مجھے ان کے تکالیف کا احساس ہے۔ میں آنریبل ممبر کے ساتھ بیٹھ جاؤنگا کسی وقت سارے مسئلے کو Sort out کرلیں گے۔

جناب قائمقام سپیکر : نہیں، جو مثلاً نجم الدین صاحب نے آپ کے جواب کے حوالے سے ایک سپلیمنٹری کوئسچن کیا ہے کہ آپ نے خود Admit کیا ہے کہ گاڑی کی ضرورت ہے اور آپ کے پاس فنڈز نہیں ہیں اور جب فنڈز ملیں گے تو وہ علاقہ دور دراز ہے، Hard area ہے تو وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اس میں اس علاقے کا قصور نہیں ہے۔ فنڈز کا مہیا کرنا اور تمام صحت کی سہولتیں مہیا کرنا تو حکومت کی ذمہ داری ہے، اس پر آپ کا کیا جواب ہے۔

وزیر صحت : جی وہی میں نے گزارش کی کہ ہم بیٹھ کر اس مسئلے کو Sort out کرلیں گے کہ کس طرح ہم اس پر عمل درآمد کر سکتے ہیں۔

جناب قائمقام سپیکر : یعنی اگر فنڈز کی کمی ہے تو نجم الدین صاحب کے لئے کیا طریقہ اختیار کریں گے۔

وزیر صحت: فنڈز کی کمی ہے تو پھر ہم انریبل ممبر سے Donation مانگ لیں گے یا اور کوئی حل نکال لیں گے --(قہقہے)

جناب نجم الدین: سر! زما ریکونسټ دا دے، ما مخکښے هم دا مسئله منسټر صاحب ته ورمخکښے کړے ده او ورغلے یمه- که دفتر نه وی نو زه ذمه واریم، دفتر ورله پیدا کوم- که کلرک نه وی زه ورله بل چا ته سوال کومه هغه به ورله دا ټائپ کوی- هلته کښ به ناست وی، خو که په دے وجه باندے وی چه هغه د لاندے ډی ایچ او او د هغه دغه په مینځ کښ خبره وی نو منسټر صاحب ته ما مخکښ هم په دے باندے درخواست کړے دے او منسټرصاحب ډیر ښه سړے دے، دے مونږه ډیر نه چیړو - ځکه چه دوی خبره منی-

جناب قائمقام سپیکر: منسټر صاحب ښه سړے دے-

جناب نجم الدین: بالکل ښه سړے دے چه کوم سړے ټهیک وی نو هغه ټهیک وی-

جناب قائمقام سپیکر: نو بیا زما یو تجویز دے چه تاسو او حمیدالله خان دوارو چرته کښ زما چیمبر کښ کینئی او دا مسئله حل کړئ-

جناب نجم الدین: حل به شی جی-

جناب قائمقام سپیکر: ټهیک ده-

جناب نجم الدین: داسے نه چه هغه ډاکټران دوی ونیل چه د روژے نه وروستو به کیږی، هغه او نه شو- بیا هغه مسئله ترے جوړه نشی-

Mr.Acting Speaker: Thank you very much. Janab Muhammad Shoaib Khan, MPA Dir, to please move his Question No.916

*916 - جناب محمد شعیب خان: (ملاکنڈ) کیا وزیرصحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ میڈیسن کوآرڈینیشن سیل MCC نے اپنی فہرست کی سیریل نمبر 130 میں درج ذیل *Infusion* Dextran کی سپلائی ریٹ مبلغ 210 روپے مقرر کیا ہے جوکہ پورے ملک میں عدم دستیاب ہے؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دوائی سپلائی کرنے والی فرم نے کوٹیشن میں

دانستہ نئی پرائس لسٹ مہیا نہیں کی ہے جو کہ کوٹیشن کے کھلنے پر واضح ہوئی۔

(ج) اگر (الف) '(ب) 'کا جوابات اثبات ہیں ہوں تو کوٹیشن کے ساتھ دانستہ طور پر پرائس لسٹ منسلک نہ کرنے اور مذکورہ دوائی کی بازار میں عدم دستیابی کے باوجود مذکورہ ریٹ کیوں منظور کیا گیا ؟ جو کہ Single quoted rate تھا اور صوبائی سطح پر تمام ڈی ایچ اوز اور ایم ایس کی سطح پر مذکورہ دوائی سپلائی کر کے سرکاری خزانے کو کیوں نقصان پہنچایا گیا۔ مکمل وضاحت کی جائے ؟

وزیر صحت : (الف) یہ درست ہے کہ Infusion dextran کا ریٹ مبلغ 210 روپے مقرر کیا گیا ہے مگر یہ درست نہیں کہ یہ دوائی عدم دستیاب ہے ایسی کوئی رپورٹ محکمہ کو موصول نہیں ہوئی ہے کیونکہ اگر کوئی سپلائی آرڈر ملنے پر دوائی سپلائی نہیں کرتا تو مذکورہ ڈی ایچ او یا ایم ایس محکمہ صحت کو اطلاع دیتا ہے اور محکمہ سپلائیر کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کرتا ہے جس میں اس کی کال ڈپازٹ مبلغ ایک لاکھ روپیہ ضبط کرنااور فرم کو بلیک لسٹ کرنا شامل ہے۔

(ب) مذکورہ فرم نے پرائس لسٹ مہیا کی ہے جسکی نقل منسلک ہے۔

(ج) اس دوائی کے لئے پہلے والے کوٹیشن میں دو کمپنیوں نے ریٹ دیئے تھے جس کو پرچیز کمیٹی نے نامنظور کرتے ہوئے دوبارہ ٹینڈر کے لئے آرڈر دیا۔ جس پر تین کمپنیوں نے ریٹ دیئے جن میں سب سے کم ریٹ 102 روپے فی بوتل کانٹینٹل انٹر پرائزز B.Broun کا ریٹ دیا جسے پرچیز کمیٹی نے منظور کیا (کاپی منسلک ہے)
حکومت کے خزانے کو نقصان نہیں بلکہ فائدہ پہنچا ہے پر چیز کمیٹی نے 210 روپے فی بوتل منظور کیا جبکہ ریٹیل پرائس 248 روپے ہے اور ٹریڈ پرائس 210.80 روپے ہے یعنی یہ دوائی ٹریڈ پرائس سے بھی 80 پیسے (فی بوتل) کم ریٹ پر خریدی گئی ہے۔
(تفصیل لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں)

جناب محمد شعیب خان (ملاکنڈ) شکریہ جناب سپیکر صاحب! سوال نمبر 916 کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے ؟ آیا یہ درست ہے کہ میڈیسن کوآرڈنیشن سیل ایم سی سی نے اپنی فہرست سیریل نمبر 130 میں درج Infusion Dextran کا سپلائی ریٹ مبلغ -/210 روپے مقرر کیا ہے جو کہ پورے ملک میں عدم دستیاب نہیں ہے ؟

داسے پکښې جې راخې خو په هغې کښې ما له جواب راکړے شوے دے۔ زه دا منم او دا وايمه چه منسټر صاحب شريف سړے دے۔

جناب قائمقام سپیکر : ښه جی ۔

جناب محمد شعیب خان : (ملاکنډ) مونږه نے عزت کوؤ، زمونږه هم عزت کوی ۔ خو چونکه دا محکمه چه ده ۔ دوی نه ډیپارټمنټ دا ډیره پته ساتلے ده ۔ دوی سره چه کوم لسټ دے ۔ دا د کراچئی B.Broun کمپنی ده او د دے د 1st July 1997 لسټ ما سره دے، نو زه ورته وایم چه په دے کښ دا آئټم نشته، د چا نه چه دوی پر چیز کړے دے ۔ دوی چه ما ته دغه لسټ رالیږلے دے ۔

جناب قائمقام سپیکر : دا آئټم C.19 تاسو گورنی ۔

جناب محمد شعیب خان : (دیر) سر ! 19 تاسو اوگورنی ۔

جناب قائمقام سپیکر : C.19 دے ۔

جناب محمد شعیب خان : (دیر) بالکل دا دے، جلوپوسن ۔

Mr. Acting Speaker: No, No.

جناب محمد شعیب خان : 19 په دے کښ دے ۔

Mr. Acting Speaker: Dextran-70 Rs. 210.80

جناب محمد شعیب خان : دا جی Original list چه کوم دے ۔

جناب قائمقام سپیکر : دغه لسټ نه مختلف دے ۔

جناب محمد شعیب خان : دغه لسټ بوگس دے ۔

جناب قائمقام سپیکر : دا بوگس دے ۔

جناب محمد شعیب خان : دا د دے منسټر صاحب نه پټ شوے دے، چونکه دا د ډیپارټمنټ خبره ده ۔ سر ! دا آئټم نمبر 18 جیلوپوسن اوگورنی، دا چه کوم دے 168.44 روپے په دے Orignal list کښ تاسو اوگورنی نشته، د دے په لسټ کښ په پته نه پوهیږم، چه یره دا لسټ د کوم خانے نه جوړ کړے دے شه نے پکښ کړی دی ۔ تاسو جی دغه لږ اوگورنی ۔

جناب قائمقام سپیکر : تاسو ما ته راکړنی ۔

جناب محمد شعیب خان : دا د محکمه هیلته بوگس لسټ او بیا دوایانے د انسان د ژوند سره تعلق ساتی ۔ اکثر دا د غریبانو ضرورت وی نو دا څومره د افسوس

خبره ده۔

جناب قائمقام سپیکر: اس کی اور کاپی آپ کے پاس ہے۔

جناب محمد شعیب خان: بالکل میرے پاس Original ہے۔

جناب قائمقام سپیکر: تاسو دغه وزیر صاحب ته ورکړئ۔

جناب محمد شعیب خان: دا جی بل زه وزیر صاحب له ورکوم۔ وزیر صاحب مونږه وایو چه شریف سړے دے۔

جناب قائمقام سپیکر: آنریبل منسٹر صاحب! اس میں پوائنٹ یہ ہے کہ Answer کے ساتھ جو لسٹ دی گئی ہے اس میں 18 نمبر کا جو آئٹم ہے۔ اس کے بعد 19 نمبر کے دو آئٹم ہیں جبکہ Original list میں 18 کے بعد جو 19 ہے وہ بھی یہاں ہے اور آپ نے جو لسٹ دی ہے اس میں دو نمبر ہیں تو 19 نہیں ہو سکتے ہیں۔ آنریبل ممبر جو کہہ رہے ہیں وہ بات صحیح ہے کہ Original list میں 18 کے بعد جو 19 ہے وہ ایک الگ دوا ہے لیکن جو ہمیں Provide کی گئی ہے اس میں 19 دو دفعہ ہے تو یہ ایسا لگتا ہے کہ وہ خالی جگہ میں بھر دیا گیا ہے۔

وزیر صحت: میری اطلاع کے مطابق تو تھوڑی Different اس کی Detail ہے۔ بہرحال آنریبل ممبر کو شکایت ہے تو ہم بیٹھ کر اگر یہ ثابت کر دیتے ہیں تو میں کسی کو بھی معاف نہیں کرونگا۔

جناب قائمقام سپیکر: آنریبل منسٹر ذرا آپ یہ لسٹ دیکھیں جو انہوں نے Provide کی ہے۔ آپ کے پاس ہے۔ (مداخلت) پلیز یو منٹ، ما ته لږ پرېږده سر۔

جناب محمد شعیب خان: ما سره دے جی۔

جناب قائمقام سپیکر: ما ته لږ پرېږده۔ Let me explain۔

Minister for Health: Right Sir.

جناب قائمقام سپیکر: آپ کی جو لسٹ ہے جو Official documents کے ساتھ Provide کی گئی ہے اس میں C Plasma substitute جو ہے اس میں 18,17 اور 19 ہیں اور پھر ڈی میں Amino acid solution پھر 19 ہے جبکہ Original list ہے اس میں Plasma substitute میں صرف 17 اور 18 ہے اور Amino Acid میں 19 ہے تو یہ 19 دو دفعہ کیسے ہو سکتا ہے ایک سیریز میں، چونکہ Original list

میں 19 صرف ایک دفعہ ہے اور وہ خانہ خالی ہے ۔ میرا خیال ہے کہ اس قسم کی انفارمیشن اسمبلی میں Circulate کرنا اسمبلی کو Mis-guide کرنا ہے تو ایک زبردست قسم کی Irregularity ہے۔

وزیر صحت : سر! ہم بیٹھ کر فیصلہ کرلیں گے ۔

جناب قائمقام سپیکر : نہیں ، آپ تو بیٹھ کر فیصلہ کرلیں گے لیکن سوال یہ ہے کہ ایک غلط چیز آپ کو خود بھی Admit کرلینی چاہئے کہ یہ غلط Documents circulate کیا گیا ہے اور The matter should be referred to the Committee کہ Investigate کریں۔

وزیر صحت : جناب ! میں معزز ممبر کے ساتھ بیٹھ کر دیکھ لونگا اگر یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ یہ غلط ہے اور اس میں کوئی گڑبڑ ہے تو-----

جناب قائمقام سپیکر : No ، آنریبل منسٹر ایسا ہے کہ یہ لسٹ تمام ممبروں کو Circulate کی گئی ہے This is property of the House ، آنریبل ممبر نے Original list provide کی ہے تو میرے خیال میں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ارباب صاحب Standing Committee کے چیئرمین ہیں ، اگر آپ کو اعتراض نہ ہو تو یہ کیس Refer کر دیا جائے ----

وزیر صحت : مجھے بالکل اعتراض نہیں ہے ۔

جناب قائمقام سپیکر : ٹھیک ہے۔(مداخلت) نور څه غواړے دا کونسچن Refer کړو که نه؟

جناب محمد شعیب خان : نه جی یو عرض مے کوؤ چه دومره غلط Price list-

Mr. Acting Speaker: Is it the desire of the House that Question No. 916 moved by Mr. Muhammad Shuaib Khan (Dir) may be referred to the Standing Committe.

(The motion was carried.)

Mr. Acting Speaker :" Ayes" have it, the Question is referred to the Standing Committe for Health. Thank you very much.

Mr. Karim Khan Babak, MPA, to please move his question No.

*954 ۔جناب محمد کریم بابک: کیا وزیرصحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) میرے حلقہ نیابت پی ایف 63 بونیر میں کل کتنے ہسپتال اور بنیادی صحت کے مراکز ہیں؟

(ب) مذکورہ مراکز میں کل کتنے ڈاکٹرز اور دیگر عملہ بمعہ درجہ چہارم تعینات ہیں تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب وجیہہ الزمان: (وزیرصحت) : (الف) معزز رکن صوبائی اسمبلی کے حلقہ نیابت پی ایف 63 میں مندرجہ ذیل ہسپتال اور بنیادی مراکز موجود ہیں۔

(۱) سول ہسپتال = 2۔

(۲) مرکز انسداد منشیات =4۔

(۳) دیہی مرکز صحت 4۔

(۴) بنیاد مراکز صحت: 10۔

(۵) سول ڈسپنری 5۔

جناب محمد کریم بابک : جناب سپیکر صاحب! شکریه، منسټر صاحب ډیر شریف انسان هم دےاو ورسره د کارسړے هم دے۔

جناب قائمقام سپیکر : پرون پورے وزیر صاحب ډیر معصوم وو اوس شریف شو۔

جناب محمد کریم بابک: دا کوم تفصیل چه دوی د دے سره منسلک کړے دے۔ زما په دے باندے اعتراض نشته، زما صرف گزارشات دوی ته دا دی چه دا 19 مراکزصحت چه کوم دی په دے واحد طوطالئی کښ سول هسپتال دے چه په هغے کښ په اُتو کښ شپږ کسان په Detailed post باندے تلی دی، دغه شان دا 19 مراکز دی په دے کښ بالکل لیډی ډاکټرے یا ډسپنزرے نشته نو زه خواست کوم چه یره دوی به ما سره۔ څه سلوک کوی اوس په دے خبره کښ۔

Mr. Acting Speaker: **Honourable Minister.**

وزیرصحت : سر! میں نے ابھی گزارش کی ہے کہ Detailments اور جنرل ڈیوٹیاں

ہم ختم کر دیں گے۔ میں نے پہلے بھی ہدایت دی ہے اور میں چیک کرلونگا کہ کیوں ابھی تک اس کی Implementation نہیں ہوئی اور ان کی مزید جو شکایات ہیں انشاءاللہ ہم عنقریب ان کا بھی ازالہ کرنے کی کوشش کریں گے۔

جناب محمد کریم بابک : نو که په دے سیشن کښ تاسو ما ته دا تسلی راکولے شی چه یره زه دا -----

جناب قائمقام سپیکر: ٹھیک ده۔

جناب محمد کریم بابک : ډیره مهربانی۔ شکریه۔

Mr. Acting Speaker: Thank you. Now Muhammad Shoaib Khan, M PA, to please move his Question No.992.

*992۔ جناب محمد شعیب خان: (ملاکنڈ) کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) یہ درست ہے کہ میڈیسن کوارڈینیشن کونسل صوبہ سرحد کو مندرجہ ذیل ادویات صرف ایک ڈسٹری بیوٹر "ندیم ٹریڈرز" پشاور سپلائی کر رہا ہے۔

(i)S No.62 Inj. Cetizonxine(500mg) cefizox.

-----do----- (1 mg) --do--

(2) S No.54 B.Inj. Cephalaxin(500mg) Ceporex)

(3)S No. 85 Inj. Aaztreonom (500 mg) Azactam.

(4) S No.163 Cap. Ce fixime (400 mg) cefspon.

Susp: cefixime.

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بالا ادویات کے لئے متعلقہ دوا ساز کمپنی نے صرف میسرز ندیم ٹریڈزر کو ایبٹ کوٹ کرنے کی اجازت دی ہے جس کی وجہ سے Single rate کوٹیشن موصول اور منظور ہوئے ہیں اور کروڑوں روپے کے گھپلے ہوئے ہیں۔

(ج) اگر (ب) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا Single کوٹیشن کی منظوری قواعد کے خلاف ورزی نہیں ہے؟

(د) اگر "ج" کا جواب اثبات میں ہو تو بتایا جائے :۔

(۱) کہ ایم سی سی نے کن قوانین کے تحت سنگل ریٹ کوٹیشن منظور کئے ہیں۔

(۲) آیا حکومت متعلقہ ذمہ دار حکام بشمول چیئرمین ایم سی سی کے خلاف قانونی کارروائی

کرنے کا اراہ رکھتی ہے۔
(۳) اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں ؟۔

وزیر صحت: الف۔ جی ہاں۔
جی ہاں یہ درست ہے کہ ندیم ٹریڈرز کو۔
(ب) Authorized ایجنٹ ان کمپنوں نے مقرر کیا ہے یہ دوائیاں صرف ایک ہی کمپنی بناتی ہے یعنی کمپنی کا Proprietory item ہے ہر ایک دوائی کے ساتھ Proprietory Certificate منسلک ہوتا ہے چونکہ دوائیاں صرف ایک کمپنی بناتی ہے۔ اس لئے اگر اسے جتنی بھی بار Advertize کیا جائے تو صرف وہی کمپنی ریٹ دے گی۔ حکومت کو کافی فائدہ پہنچاہے۔ ہر ایک دوائی کے دو ریٹ ہوتے ہیں، ایک ریٹیل اور دوسرا ٹریڈ پرائس۔ یہ سب دوائیاں ٹریڈ پرائس سے بھی کم قیمت پر خریدی گئی ہیں۔ بار بار Advertize کرنے سے بھی فائدہ حکومت کو پہنچاہے۔
(ج) جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے چونکہ یہ دوائی ایک کمپنی بناتی ہے لہذا اگر بار بار بھی Advertize کیا جائے تو وہی کمپنی ریٹ دے گی، کوئی خلاف ورزی نہیں کی گئی ہے۔
(د) جز"ب" کے جواب کی تفصیلاً وضاحت کی گئی ہے۔
(ii) چونکہ سارا کام قانون کے مطابق ہواہے اس لئے کسی کے خلاف کارروائی کی ضرورت نہیں۔
(۳) مکمل تفصیل جز"ب" میں دی گئی ہے۔

جناب محمد شعیب خان: (ملاکنڈ) شکریہ سپیکر صاحب! پہ دے کبن جی دا

(1) S.No.62 Inj: Celizoxine -----(500 Mg)

(2) S.No.54 B Inj: Cephalaxin----(500 Mg).

دا کوم ریٹس چہ دی نو دا جی **Monopoly rates** دی او د دے د پارہ قاعدہ او قانون دا دے چہ دا کوٹیشن دوہ یا درے نہ وی راغلے نو هغه ریٹ نہ شی **Approve** کیدے۔ د دوی سرہ ، یہ تمام دوائیاں **Non -essential** ہیں کیونکہ منسٹری آف ہیلتھ اسلام آباد کی طرف سے سارے ملک کے لئے جاری شدہ **Essential drug list** میں یہ دوائیاں درج نہیں ہیں۔ نو حی چہ د فیډرل گورنمنټ سرہ دا پہ لسټ نشته، او دلته دوی دا واغسته او **Approve** ئے کړہ۔ نو د دوی سرہ

دلته Substitute چه د هغے سره باقاعده جی، Injection Cephalxine کا موثر متبادل Cepradine 500 mg او د دے جی دوئیم نمبر دا گورنمنٹ ایم سی سی صوبہ سرحد کے Approve drug list میں ٹینڈر اور کوٹیشن کے مروجہ قانون یعنی کم از کم تین کوٹیشن کی ضرورت پوری کرتے ہوئے موجود تھے، دوی جی بیا دا ولے Purchase کو ؤ۔

جناب قائمقام سپیکر : آپ کون سے Documents پڑھ رہے ہیں۔ یہ کیا ہے جو آپ پڑھ رہے ہیں۔

جناب محمد شعیب خان: (ملاکنڈ) دا جی دا کونسچن دے۔

جناب قائمقام سپیکر : نہیں، یہ جو دو چار چیزیں آپ نے پڑھی ہیں کہ وہ اس کی ---

جناب محمد شعیب خان : (ملاکنڈ) دا جی Monopoly rate دا کوم دی چه Ceforex دا اغستے دی۔ دا یو آئتم دے، د دے نه ٹینڈر شوے دے، نه ئے کوٹیشن شوے دے، هم دغه شان دوی اغستے دی۔

Mr. Acting Speaker: Honourable Minister please.

وزیر صحت : اس میں گزارش یہ ہے کہ Proprietory certificate صرف M/S Nadeem ندیم کو ملا ہوا ہے اور یہ ایک ہی کمپنی ہے جو یہ دوائیاں بناتی ہے اور اس میں جتنی دوائیاں خریدی گئی ہیں وہ Trade Price سے کم ریٹ پر خریدی گئی ہیں ۔ لہذا اس میں ایک طرح سے Advertisement پر جو خرچہ ہے وہ بچا ہے اور اگر یہ ثابت کر دیں کہ وہ مارکیٹ سے مہنگی لی گئی ہیں تو پھر ہم اس کے ذمہ دار ہیں۔

جناب محمد شعیب خان : (ملاکنڈ) دا جی Monopoly rate دے، د دے جی Substitute نور شته، منسٹر صاحب، دا اوس فرض کړه که دا Monopoly ---

جناب اکرم خان درانی : پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر صاحب! منسٹر صاحب اووے چه دا یو کمپنی، دا د دے سوال متعلق دے۔ طریقه کارخو دا دے چه Advertise کیږی به۔ آیا دوی ته څه داسے قانونی اجازت شته چه دوی یو کمپنئی ته ورکوی۔ که هغه په کم ریټ هم ورکوی۔

وزیر صحت : سر! میں نے گزارش کی ہے کہ اس کمپنی کے Proprietor rights ہیں M/S Nadeem کے پاس اور جتنی دفعہ مرضی ہے آپ ایڈورٹائز کریں، یہی آگے آئیں

گے اور جو ٹریڈ Price ہے اس سے کم میں دوائیاں خریدی جا چکی ہیں۔ اگر یہ ثابت کر دیں کہ دوائیاں Trade Price سے یا Retail price سے مہنگی ہیں تو پھر تو ہم قصور وار ہیں۔

جناب قائمقام سپیکر: اصل میں ممبر صاحب جو بات کرنا چاہتے ہیں، وہ تو آپ نے ٹھیک کہا کہ Proprietor rights ہیں اس کے اور وہ ایک ہی Manufacturer ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان دواؤں کا Substitute بھی ہے اور وہ میرے خیال میں فیڈرل گورنمنٹ کی کوئی لسٹ، میں نے اس لئے ان سے پوچھا ہے کہ آپ یہ کہاں سے پڑھ رہے ہیں کہ ان دواؤں کا کوئی Substitute ہے جو اس سے سستا ہے۔

وزیرصحت: سپیکرصاحب! سوال میں انہوں نے کوئی ایسا Document پیش نہیں کیا ورنہ ہم اس پر نظر ثانی کر لیتے۔

جناب محمد شعیب خان: (ملاکنڈ) دا جی Cefizox ,Cephalaxin and Ceptadone دا چه کوم دے دا درے Substitute دی۔ او د دے نه ارزان هم دی۔ هم دغه Antibiotic دا هم دی او داهم دی۔ پکار ده چه گورنمنټ باقاعده درے خله کوټیشن ورکړے وو او دے گورنمنټ M.C.C Approve کړے دی۔ نو دوی چه دا یو آئټم اغستو---

جناب قائمقام سپیکر: شعیب صاحب! زما تجویز دا دے که تاسو آنریبل منسټر صاحب سره ملاؤ شئ، دا Document ورکړئ and he will look after .

جناب محمد شعیب خان: نه جی، دا چونکه ډیره اهم خبره ده--

جناب قائمقام سپیکر: اهم خبره ده، هغه د پاره پکار دا ده--

جناب محمد شعیب خان: نه جی، دا دِ کمیټئ ته او لیږی، ولے چه دے کښې ډیر لوئے گند دے۔ دے کښې ډیر لوئے گند دے۔ اوس جی په دے کښې فرض کړه یو خیز دغه نه وی لکه انجکشن Pathadine,Morfeen یا Halothane دا داسے یو Drug دے چه دا بغیر د گورنمنټ د لائسنس نه یو کیمسټ نهٔ شی خرڅولے۔ د دے که هیڅ هم وی نو پرواه نشته۔ خو د دغه خو Substitute نشته۔ زه ستاسو په وساطت منسټر صاحب ته ریکونسټ کوم چه دا د کمیټئ ته حواله شی۔

جناب قائمقام سپیکر: شعیب خان! آپ نے خود بھی کہا ہے کہ وزیر صاحب بڑے

شریف ہیں ۔

جناب محمد شعیب خان: جی میں مانتا ہوں'

جناب قائمقام سپیکر: میری بات سنیں'

جناب محمد شعیب خان: جی سر'

جناب قائمقام سپیکر: جہاں تک آپ کا کوئسچن ہے اس کا انہوں نے بڑا صحیح جواب دیا ہے ۔ آپ جو انفارمیشن اب دے رہے ہیں وہ نہ اپنے کوئسچن میں آپ نے Include کی ہے اور نہ ان کو Provide کیا ہے لیکن وہ چونکہ بہت شریف ہیں' وہ کہتے ہیں کہ میں ابھی بھی تیار ہوں کہ آپ میرے چیمبر میں یا کسی جگہ اسمبلی میں بیٹھ کر یہ انفارمیشن ان کو دیں اور وہ صحیح ایکشن لیں گے اگر کوئی غلط کام ہوا ہو گا ۔ کیونکہ جہاں تک سوال کا جواب ہے انہوں نے آپ کو بڑا صحیح جواب دیا ہے۔جناب محمد شعیب خان: زما جی یو گذارش دے، دا جی د ټولے صوبے په سطح باندے د لکھونو او کروړونو روپو Medicine supply کیږی، نو که دا سټینډنګ کمیټئی ته اولیږی'---

جناب قائمقام سپیکر: You come with a new question, fresh question

جناب محمد شعیب خان: هیڅ فرق نه پریوځی ، دا زه Request کومه ستاسو په وساطت وزیر صاحب ته--

وزیرصحت: معزز ممبر جب چاہیں ہم بیٹھ جائیں گے اور ان کی شکایات دور کریں گے ۔

جناب محمد شعیب خان: نه دا دِ سټینډنګ کمیټئی ته او لیږی۔

جناب طارق خان سواتی: میری ایک گزارش ہے جی کہ آپ نے متعدد بار یہ کہا کہ وزیر صاحب بڑے شریف آدمی ہیں تو یہ بھی تو شریف آدمی ہیں ۔

جناب قائم مقام سپیکر: انہوں نے بھی کہا ہے ۔

جناب محمد شعیب خان: میں اب بھی کہہ رہا ہوں کہ شریف آدمی ہے ۔جناب سپیکر صاحب! یوخبره جی، دا چونکه د دے صوبے سره تعلق ساتی، د دے غریبانانو خلقو سره تعلق ساتی ،دلته د صوبے Already Financial position دا دے، زما ریکونسټ دا دے چه دا دِ سټینډنګ کمیټئی ته حواله شی۔ دا ډیره اهمه خبره ده جی۔

جناب قائمقام سپیکر: دا د هاؤس مرضی ده که دا کونسچن سټینډنګ کمیټئی ته

لیزل غواړی، لیکن زما Opinion دا دے چه تا نه جواب صحیح ملاؤ شوے دے۔

جناب نجم الدین: ارباب صاحب له پکار دی چه هغه Suo -moto واخلی، چه هغه---

جناب محمد شعیب خان: د صوبے قسمت سره دا تعلق ساتی۔

Mr. Acting Speaker: Honourable Member insits that the Question should be referred to the Committee, shall I ask the House. Your reply is O.K.

Minister for Health: If you feel like asking the House I don,t have any objection.

Mr. Acting Speaker :No , if you are agree then the House will decide .

Minister for Health : I do not have any objection .

Mr . Acting Speaker :O . K . Is it the desire of the House that Question No . 992 moved by Muhammad Shoaib Khan may be referred to the standing Committee for Health.

(The motion was carried.)

Mr. Acting Speaker: "Ayes" have it Question No. 992, moved by Muhammad Shoaib Khan , MPA is referred to the Standing Committee for Health with majority .Thank you .

جناب محمد شعیب خان: (ملاکنڈ) ډیره ډیره مهربانی ستاسو او د دے وزیر صاحب ډیر مشکور یم۔

جناب قائمقام سپیکر: جناب محترم عبد الحلیم قصوریہ صاحب کوئسچن نمبر 1079۔

* 1079۔ جناب عبد الحلیم قصوریہ: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائینگے کہ:۔

(ا) آیا یہ درست ہے کہ سول ہسپتال ڈیرہ اسماعیل خان میں سال 1997 تا 1999ء کے دوران کلاس فور ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں۔؟

(ب) اگر (ا) کا جواب اثبات میں ہو تو:۔

(1)مذکورہ بھرتیاں کس طریقہ کار کے تحت عمل میں لائی گئی ہیں۔
(2) بھرتی شدہ افراد کی تعداد اور عہدہ کی تفصیل فراہم کی جائے۔
(3) مذکورہ بھرتی شدہ ملازمین کے نام پتے اور قابلیت کی مکمل تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

وزیر صحت: (ا) جی ہاں۔
(ب) (1) کلاس فور کی آسامیوں پر متعلقہ ایم پی اے صاحبان کی سفارش پر بھرتیاں کی گئی ہیں۔
(2) کل 10 کلاس فور بھرتی کئے گئے ہیں جن میں 3 وارڈ اردلی، 6 سویپرز اور ایک کلینر ہے۔

(3) نام و پتہ	عہدہ	قابلیت	سفارش کنندہ
(1) شفقت علی ولد حشمت علی محلہ حیات اللہ DIK۔	وارڈ اردلی	انڈر میٹرک	جناب ثناء اللہ ایم پی اے
(2) سید مرکز عباس ولد غلام مرتضیٰ محلہ جمعہ شاہ ڈیرہ	"	میٹرک	"
(3) محمد یونس ولد الہ داد سکنہ ایاز شہید ڈیرہ	"	"	"
(4) محمد اسحاق ولد غلام عباس سکنہ 5 بستی استرانہ جنوبی	سویپر	انڈر میٹرک	"
(5) منور علی ولد فضل حسین جھوک قریشی ڈیرہ	"	مڈل	"
(6) شاہد مسیح ولد پرویز مسیح محلہ جوکیا لوالہ ڈیرہ	"	انڈر میٹرک	والد کی جگہ پر بھرتی کیا گیا۔

(7) خورشید بی بی بیوہ جان مسیح " ناخواندہ جناب عبد الحلیم؛ ایم پی اے۔1

T&T کالونی ڈیرہ

(8) محمد یسین ولد مصلح الدین " " " "

محلہ دیوان صاحب ڈیرہ

(9) شادی خان ولد اللہ بخش " " " "

دولت پورہ ڈیرہ

(10) محمد جاوید ولد شیر دین کلینر مڈل " "

گیلانی گاؤں ڈیرہ

جناب عبد الحلیم قصوریہ : شکریہ جناب سپیکر ! میں آپ کا مشکور ہوں ۔ کیا وزیرصحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ

(ا) آیا یہ درست ہے کہ سول ہسپتال ڈیرہ اسماعیل خان میں سال 1997 تا 1999ء کے دوران کلاس فور ملازمین بھرتی کئے گئے ۔اس کا جواب ہے' جی ہاں' ٹھیک ہے جی ہیں اس سے مطمئن ہوں ۔جناب سپیکر! سوال کے " ب" جز میں تیسرے جز کے جواب سے میں مطمئن نہیں ہوں ۔میں یہ چاہتا ہوں اور ملتمس ہوں کہ اسے سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجا جائے تاکہ صحیح صورت حال سامنے آجائے ۔

جناب قائمقام سپیکر ، آپ مطمئن نہیں ہیں تو کوئی وجہ تو بتائیں کہ کیوں مطمئن نہیں ہیں ۔

جناب عبد الحلیم قصوریہ : اس میں جو تفصیلات دی گئی ہیں وہ ٹھیک نہیں ہیں ۔تو میں چاہتا ہوں کہ یہ سٹینڈ نگ کمیٹی کو جائے ۔

Mr. Acting Speaker: Honourable Minister for Health.

جناب فتح اللہ خان میاخیل: محترم جناب سپیکر صاحب! میرا اس میں ایک ضمنی سوال ہے ۔

جناب قائمقام سپیکر: جناب میاخیل صاحب ۔

جناب فتح اللہ میاخیل : شکریہ جناب سپیکر صاحب ۔ گزارش یہ ہے کہ یہ ڈیرہ اسماعیل خان کا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہاسپیٹل ہے اور اس میں بھرتیاں کی گئی ہیں۔ ڈی آئی خان ڈسٹرکٹ میں چار ایم پی ایز ہیں ان میں سے دو ایم پی اے صاحبان کو تو اس

Proforma میں دکھایا گیا ہے کہ جناب ثناء اللہ خان ایم پی اے اور حلیم خان قصوریہ 'ان دونوں کے دس بندے لگے ہیں جن میں سے پانچ ان کے اور پانچ ان کے ہیں لیکن حلقہ نیابت پی ایف 56 اور پی ایف 54 جاوید اکبر خان چونکہ ہم بھی ڈی آئی خان ڈسٹرکٹ سے تعلق رکھتے ہیں تو یہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کی جو آسامیاں تھیں اس میں ہمیں کوئی حق نہیں ملا۔ تو وزیر صاحب یہ وضاحت کریں کہ آیا ہمیں ایم پی اے نہیں سمجھا گیا یا ان پر کوئی خاص نوازشات کی گئی ہیں ۔

<u>جناب عبد الحلیم قصوریہ</u> : سپیکر صاحب ! میں اس تفصیل سے مطمئن نہیں ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

<u>جناب قائمقام سپیکر</u> : وہ تو آنریبل منسٹر نے بھی اپوز نہیں کیا ہے لیکن چونکہ میانخیل صاحب نے میرے خیال میں میانخیل صاحب آپ کو بھی کمیٹی میں بلالیا جائے گا ۔

<u>جناب عبد الحلیم قصوریہ</u> : معزز ممبر نے بھی یہی بات کی ہے سر ۔

<u>وزیر صحت</u> : جناب گزارش ہے کہ یہ جو بھرتیاں ہوئی ہیں اس وقت ثناء اللہ میانخیل صاحب خود منسٹر تھے ۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی ایسا گلہ تو نہیں ہونا چاہئے ۔ بہر حال اگر ہے تو مجھے کمیٹی میں جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

<u>Mr. Acting Speaker:</u> Is it the desire of the House that Question No.1079 moved by Abdul Haleem Qasooria, MPA, may be referred to the standing Committee for Health?

(The motion was carried.)

<u>Mr. Acting Speaker:</u> "Ayes"have it Question No. 1079, moved by Abdul Haleem Qasooria is referred to Standing Committee for Health .Thank you .I will request the Chairman of the Standing Committee for Health to please include Mr. Javed Akbar and Mr. Fateh Ullah Miankhel, MPA, in the committee, when you probe the matter .Thank you .

سپیکر! میں آخر میں تمام آنریبل ممبرز کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جو مجھے اچھے الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ اور اللہ کرے کہ میں ان کی توقعات پر پورا اتر سکوں۔

<u>جناب قائمقام سپیکر</u> : **Thank you** جی۔ جناب اکرم خان درانی صاحب **Please move**

your Question No 1071, the last Question of the day .

*1071۔ جناب اکرم خان درانی: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:۔

(ا) آیا یہ درست ہے کہ حال ہی میں ڈسپنسرز اور ڈارک روم اسسٹنٹ کے لئے انٹرویوز ہوئے تھے اور ان آسامیوں پر لوگوں کو بھرتی بھی کیا گیا ہے۔

(ب) مذکورہ آسامیوں کے انٹرویوز کے لئے کل کتنے امیدوار حاضر ہوئے تھے ان تمام امیدواروں کے نام بمعہ ولدیت اور پتہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔

(ج) مذکورہ آسامیوں پر بھرتی کرنے کا طریقہ کار اور کس بنیاد پر تقرریاں کی گئی ہیں، کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔

جواب:

وزیر صحت:۔ (ا) جی ہاں

(ب) ڈسپنسرز کے انٹرویو کے لئے کل 225 امیدوار حاضر ہوئے جبکہ ڈارک روم اسسٹنٹ کے انٹرویوز کے لئے کل 352 امیدوار حاضر ہوئے۔باقی تفصیل ساتھ منسلک ہے۔

(ج) طریقہ کار کی کاپی ساتھ منسلک ہے۔ (تفصیل لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں)

جناب اکرم خان دُرانی: جناب سپیکر صاحب! اس میں مَیں نے جز "الف" میں یہ پوچھا تھا کہ آیا یہ درست ہے کہ حال ہی میں ڈسپنسر اور ڈارک روم اسسٹنٹ کے انٹرویو ہوئے تھے۔ ان آسامیوں پر لوگوں بھرتی بھی کیا گیا ہے۔انہوں نے جواب دیا ہے کہ "ہاں"۔ اور نیچے میں نے پوچھا تھا کہ یہ کس طریقہ کار کے تحت بھرتی کئے گئے ہیں۔ اس کا طریقہ کار مُنسلک ہے اور کہا ہے کہ ہم نے میرٹ پر کئے ہیں اور ساتھ دوسرے صفحے پر ایک نوٹ میں لکھا ہے کہ فی الحال وزیر اعلیٰ کے آرڈر سے ڈسپنسروں کا آرڈر عارضی طور پر ملتوی کیا گیا ہے۔ میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھوں گا کہ اگر آرڈر ہوئے ہیں اور ہسپتالوں میں ضرورت ہے۔ اسی لئے انٹرویو بھی ہوئے تھے۔ تو وزیر اعلیٰ صاحب نے کیوں اسکو عارضی طور پر بند کیا ہے۔ کیونکہ ہر ایک ہسپتال میں تکلیف ہے ۔اور ایک Assurance مجھے یہ دیں گے کہ آیا اگر میرٹ پر نہیں ہوئیں اور اس میں کوئی ایسی غلطی ہم نے نکال لی کہ اس میں میرٹ پر صحیح Appointment نہیں ہوئی ہے تو کیا وہ اس کے لئے تیار ہیں کہ جس کی بھی میرٹ کے بغیر تقرری ہوئی ہے وہ اس کے حقدار کو ملے گی جو میرٹ پر آتا ہے۔

Mr. Acting Speaker: Honourable Minister.

وزیرصحت : اس میں سر یہ جو آرڈر Hold کیا گیا ہے اس میں کچھ Confusion create ہوئی تھی ' Provincial Cadre کا اور Divisional Cadre کا ' Divisional cadre بعد میں Abolish ہو گیا تھا اس کی وجہ سے Provincial میں یہاں پر انٹرویوز وغیرہ ہوئے اور اس میں کچھ Appointments بھی ہوئیں۔ لہذا اس Confusionپر ہم غور کر رہے ہیں اور انشاء اللہ عنقریب حل ہو جائے گا اور جس طرح درانی صاحب نے کہا اگر یہ ثابت کریں کہ کوئی غلط کام ہوا ہے تو میں سمجھوں گا کہ یہ میرے ساتھ بہت بڑا تعاون ہے ۔ میں اس میں ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کروں گا ۔

جناب اکرم خان درانی: اس میں ایک غلطی تو یہ ہے اور وہ میں منسٹر صاحب کے نوٹس میں لاتا ہوں کہ پہلے ڈسپنسرز کی Appointing Authority ڈویژنل ڈائریکٹر تھا تو پھر ایس اینڈ جی اے ڈی نے فیصلہ کیا کہ ڈویژنل ڈائریکٹر کے جو اختیارات ہیں وہ مقامی ڈی ایچ او کو دے دیئے جائیں ۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ یہ ڈائریکٹوریٹ کے علاوہ ڈسٹرکٹ سطح پر ' کیونکہ ہر ایک ڈی ایچ او کے پاس اس کے اختیارات ہیں۔ تو ایک Violation تو یہ ہے کہ وہ قانوناً ڈائریکٹر ہیلتھ صوبہ سرحد کر بھی نہیں سکتا ہے ۔ اس کے اختیارات مقامی ڈی ایچ او کے پاس ہیں ۔ اگر اس کے متعلق بھی وہ ہمیں کچھ بتا دیں کہ آیا ان کے جو آرڈر ہو رہے ہیں وہ صحیح ہو رہے ہیں یا اس میں کچھ غلطی ہے کہ واقعی یہ ڈی ایچ او کے اختیار میں ہے ۔

وزیرصحت : یہ Confusion create اس لئے ہوا ہے سر ' جس طرح میں نے ابھی کہا ہے کہ Divisional Cadre کیونکہ Abolish ہو گیا ہے۔ اس میں یہ Confusion آ گئی ہے کہ کوئی کہتا ہے District Cadre کی پوسٹیں ہیں ' ڈسٹرکٹ میں ہونا چاہیئے اور کوئی کہتے ہیں پراونشل ہیں پراونشل میں ہونا چاہیئے ۔ اب Decide ہم نے یہ کرنا ہے کہ آیا ہم نے ان کو ڈسٹرکٹ لیول پہ بھیجنا ہے یا پراونشل میں ان کی بھرتیاں کر کے ان کو Per District quota دینا ہے ۔ تو وہ جس طرح Decision ہوا ' انشاء اللہ اس کے مطابق ہم ان کو تقسیم کریں گے ۔

حاجی عبد الرحمان خان: جناب سپیکر صاحب! یو ضمنی سوال پہ دے کښں دے'

جناب اکرم خان درانی : اس میں یہ ہے کہ اگر واقعی قانوناً ڈی ایچ او کا اختیار ہے تو ہم منسٹر سے ریکوئسٹ کرتے ہیں کہ وہ جو بھی قانونی طریقہ کار ہے وہ اپنائیں۔

مرکزی حکومت دے، نو په هغے جناب، د هر یو با اختیاره حکومتونه دی، هر یو خپل ټیکسیشن کولے شی، هر یو خپل Expenditure هم کولے شی او د دوئ اختیار پخپله باندے د هغے کونسل وی لکه څنګه چه صوبائی اسمبلی ده، قومی اسمبلی ده، داسے د لوکل کونسلو هم خپل یو کونسل وی۔ هغوی خپل ټیکسیشن هم کوی او خپل اخراجات هم کوی لیکن جناب، په دے فیصله کښ ما دا تصور اولیدو چه د جمهوریت یوه حصه مکمل کټ کړے شوه۔ په داسے طریقه باندے کټ کړے شوه چه هغه اداره مکمل په دے طریقه باندے شوه چه د هغے نه د ټیکسیشن اختیارات واخستلے شو او یوه محکمه پاتے شوه لکه څنګه چه سی اینډ ډبلیو محکمه، ایریګیشن محکمه وه چه هغے له به د فیډرل ګورنمنټ نه پیسے راخی او د هغے خرچ به کوی نو زما دا عرض دے چه دا کوم طریقه کار دوئ کړے دے نودا د واپس کړی۔ دا جناب، داسے ادارے دی، بذات خود که زه تاسو ته دا اووایم او په دے سټیج باندے ولاړ یم نو زه د دغه یونین کونسل، ډسټرکټ کونسل پیداوار یم او دلته راغلے یم۔ نن په صوبائی اسمبلئ کښ هم ناست یم۔ نو زما دا عرض دے جناب، چه یوه اداره د دے د پاره ختمول چه په هغے باندے کارخانو ته د فائده اورسی، کارخانه دارو ته د فائده اورسی او بیا یوه جمهوری اداره ختمول او د هغے نه د ټیکسیشن اختیارات اخستل، جناب، دا د جمهوریت اوبیا زما دا هم عرض دے چه دا ډائریکټ د صوبے Under دی، په صوبائی خودمختارئ کښ ئے ډائریکټ مداخلت کړے دے نو زه جناب، د دے خبرے جواب د دوئ نه غواړم چه تاسو خو د جمهوریت دعویدار یئ، د جمهوریت خبره کوئ او تاسو دا وایئ چه صوبائی اسمبلی د فعال وی، صوبائی حکومت کښ او په مرکزی حکومت کښ د جمهوریت وی نو په دے لوکل ګورنمنټ د جمهوری ادارے د ختمولو کوشش ولے کوئ؟ دویم جناب، زه په مرکزی بجټ کښ، دلته مالاکنډ دویژن والا ناست دی او زه په ریکارډ باندے د راوستلو د پاره دا خبره کووم، زمونږ مالاکنډ ډویژن د ټولے صوبے پسمانده علاقه ده، هلته نه مونږ په میرټ راتلے شو۔ نه هلته کارخانے شته، نه دومره زمکے شته دے او دغه خبره د انګریزانو د وخت نه وه او بیا دے حکومتونو دا یو طریقه کار

جناب قائمقام سپیکر: ٹھیک ہے

جناب اکرم خان درانی: اس کے لئے وہ تیار ہیں؟ اگر ڈی ایچ او کا اختیار ہے تو ڈی ایچ او کو ہونا چاہئے' اگر ڈائریکٹر ہیلتھ کا اختیار ہے تو اس کو ہونا چاہئے اور یہ Assurance دے دیں کیونکہ لوگ اس کے لئے بڑے منتظر ہیں۔ یہ پوری فائل ان لوگوں کی ہے۔ میرے خیال میں آٹھ سو پچیس امیدوار ڈسپنسر کے لئے آئے تھے اور تین سو باون اسسٹنٹ کے لئے آئے تھے۔ تو یہ سارے لوگ اپنی تقرری کے منتظر ہیں۔ کب وہ یہ فیصلہ کریں گے؟ یہ تو کافی دنوں سے التوا میں پڑا ہے۔ کچھ تاریخ بتا دیں کہ اس تاریخ تک 'مہینہ پندرہ دن' یہ بتا دیں کہ اس میں ہو جائے گا۔

جناب قائمقام سپیکر: میاں افتخار صاحب' سپلیمنٹری کوئسچن؟

میاں افتخار حسین: او جی' سپلیمنټري کونسچن دے، دوی دا یوه خبره اوکړه چه دا دویژن کیډر دے، دا به روستو خبره کیږي، د دے باقاعده اشتهار شوے دے۔ ایډورټائزمنټ نه پس ټیسټ انټرویو شوے ده، د هغے نه پس د هغوی سلیکشن شوے دے۔ سپیکر صاحب! زه توجه غواړمه۔ نو په دے باندے بیا Appointment letter, issue شوے دے، د هغے نه پس دوی بیا د وزیراعلیٰ په حیثیت دا ونیلی دی چه دا Held in abeyance ، زه اوس دلته دے کښ دا ضمنی سوال کوم، مختلف کیډرز دی، خو میډیکل ټیکنیشن په دے کښ یو داسے دے چه دا د ډیر وخت نه خالی راروان دی او په دے باندے چه دا دوی اوس وائی چه Detailment زه ختموم، دا خکه نه شی ختمولے چه د میډیکل ټیکنیشن پوسټونه خالی دی او کوالیفائیډ خلق شته دے او دوی نے نه اخلی خکه چه په یو دور کښ ډسپنسر دومره زیات بهرتی شوے وو چه د میډیکل ټیکنیشن Against ډسپنسر کار کوی نو دوی د ډسپنسر د پاره میډیکل ټیکنیشن نه اخلی۔ نو چه نه نے اخلی نو Detailment به څنګه ختموی؟ نو زه ترے دا سوال کوم چه کوم پوسټ خالی وو د هغے د پاره خلق اغستے شوے وو، د هغے د آرډر Held in abeyance ضرورت څه وو؟

جناب قائمقام سپیکر: جناب آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر صحت: اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے ہم نے فنانس کو ریکوئسٹ کی ہے کہ

ہمیں کچھ سیٹیں دیں کیونکہ ہمیں اس صوبے میں بہت زیادہ Required ہیں اور اب جو موجودہ حال ہے اس میں ہمارا گزارہ نہیں ہو پا رہا۔ اگر وہ سیٹیں Sanction ہو جاتی ہیں تو یہ تمام مسئلہ حل ہو جائے گا۔

میاں افتخار حسین: سپیکر صاحب ! بیا ترینہ خبرہ جوړیږی، سوال د هغوی دے، دا جی Sanction پوسټونه دی، دوی سره د میډیکل ټیکنیشن پوسټونه خالی پراته دی۔ کوم خلق چه دوی د دے سیټونو Against اغستے دی دا د هغه پوسټونه نه دی نو فنانس به هغوی له څنګه منظوری ورکوی؟ چه د کوم سړی کوم پوسټ دے هغه سړے پرے دوی اخلی نه او دا په اخباراتو کښں باقاعده راغلی دی، په 29-8-98 باندے اشتهار راغلے دے، په 15-12-98 باندے انټرویوګانے شوے دی، بیا د میډیکل ټیکنیشن پکښں په 4-1-99 شوے دی، په 26-2-99 باندے تقررنی شوے دی او بیا معطلی پکښں په 18-3-99 شوے ده۔ دا اوسننی تازه هسټری ده ۔ نو پوسټونه وو او د هغے خلقو انټرویونے پرے اغستے ده۔

<u>Mr. Acting Speaker:</u> Honourable Minister.

<u>وزیر صحت</u>: سر ! اس میں گزارش یہ ہے کہ 94 سے 96 تک کچھ Irregullar appointments ہوئی تھیں، جن کو ہم اب تھوڑا Legal shape دینے کے لئے، کیونکہ ان میں کافی ایسے لوگ ہیں جن کی Qualifications پوری نہیں تھیں، دوبارہ ان سے ٹیسٹ لے رہے ہیں، اگر وہ Qualify کرتے ہیں تو ان کو ہم Regularise کر دیں گے اگر وہ Qualify نہیں کرتے تو پھر ہمیں انہیں Terminate کرنا پڑے گا۔ تو انشاء اللہ جلد ہی اس مسئلے کو حل کر دیں گے۔

<u>جناب قائمقام سپیکر</u>: جناب وزیر صاحب ! ایک میرا بھی سپلیمنٹری کوئسچن ہے۔ (قہقہے) ایک تو یہ ہے کہ ایسا لگتا ہے کہ آپ کے سوالوں کے جوابات، جیسے حاجی سلیم سیف اللہ خان نے کہا ہے کہ ڈارک روم میں لکھے جاتے ہیں اور دوسرا یہ ہے کہ ڈارکروم تو پھر بھی ہم جانتے ہیں کہ کیا ہے۔ یہ "ڈراک روم" کیا ہوتا ہے؟ یہ ڈریکولا کا کمرہ ہے کیونکہ دو تین جگہوں پر لکھا ہے "ڈراک روم"۔

<u>آوازیں</u>: "ڈارک روم" ہی ہے۔

جناب قائمقام سپیکر : نہیں دیکھیں، "ڈراک روم" لکھا ہوا ہے تو اسلئے میرا یہ سپلیمینٹری کوئسچن ہے کہ یہ کیا ہے؟

وزیر صحت : میں Correction کراؤں گا' In future انشاء اللہ ایسا نہیں ہو گا۔

Mr. Acting Speaker: Thank you very much.

جناب اکرم خان دُرانی : سپیکر صاحب ! مجھے ٹائم کا نہیں بتایا گیا کہ کب کریں گے جی۔

جناب قائمقام سپیکر : وزیر صاحب نے آپ کو یقین دہانی کرائی ہے کہ آپ جب کبھی بھی محسوس کریں کہ میرٹ اور رولز کے مطابق یہ لسٹ نہیں ہے تو آپ ان کو بتائیں' آپ جب بھی بتائیں گے تو وہ اس پر عمل کریں گے۔

جناب اکرم خان درانی : وہ تو ٹھیک ہے لیکن جو Held in abeyance ہوا ہے' وزیراعلیٰ صاحب نے اس کو رکوایا ہے' یہ کب ہو گا' اس کا وہ جواب دیں۔

جناب وزیر صحت : جناب سپیکر ! میری کوشش یہ ہے کہ Transparency پورے محکمے میں جہاں بھی ممکن ہو سکے' وہ ہو یہ جہاں جہاں نشاندہی کریں گے' انشاء اللہ فوراً ہم اس کا ازالہ کریں گے اور عنقریب انشاء اللہ ہم ان کی شکایت کا ازالہ بھی کردیں گے۔

رخصت کیلئے معزز اراکین کی درخواستیں

جناب قائمقام سپیکر : تھینک یو جی۔ ان معزز اراکین نے رخصت کے لئے درخواستیں دی ہیں' جناب قیموس خان صاحب نے 3-6-99 سے لیکر 4-6-99 تک' -----

جناب قیموس خان : نہ جی زہ راغلے یمہ'

جناب قائمقام سپیکر : ہمارے پاس تو آپ کی درخواست آئی ہوئی ہے۔

جناب قیموس خان : او جی ما پرون چھتنی لہ Apply کڑے وہ خو نن واپس راغلم۔

جناب قائمقام سپیکر : یہ آپ کی درخواست آئی ہے (قہقہہ) چلیں تین کو آپ غیر حاضر تھے تو ان کے لئے صرف تین تاریخ تک۔ جناب باز محمد خان نے 4-6-99 یعنی آج کے لئے' جناب زرین گل خان صاحب نے 3-6-99 کے لئے' جناب ملک نقیب اللہ خان صاحب نے 4 اور 5 جون کے لئے اور جناب آفتاب احمد خان شیرپاؤ صاحب نے آج کے

لئے تو آیا ان کی درخواستیں منظور کرلیں؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب قائمقام سپیکر : شکریہ۔

جناب نجم الدین : پوائنٹ آف آرڈر سر، خما یو ریکونسٹ دے سر ستاسو په خدمت کښې۔

جناب قائمقام سپیکر : جناب نجم الدین خان صاحب! اعلان سے پہلے تو پوائنٹ آف آرڈر نہ کریں۔ اس کے بعد کرلیں۔

جناب نجم الدین : سر! ما یوے اهم مسئلے ته ستاسو توجه راګرځوله،

جناب قائمقام سپیکر : ستاسو مسئله به یقیناً اهم وی، په دے پسے به ته اووائی کنه۔

جناب نجم الدین : خما درخواست دا دے چه پاکستان ټیلیویژن باره کښې به مخکښې هم مونږ دا چغه وهله چه د پاکستان په خبرونو کښې خمونږ د صوبائی اسمبلئی خبرونه نه راځی، لیکن اوس حالات دے ته راورسیدل، پرون که تاسو لوکل خبرونه کتلے وی، په هغے کښې اپوزیشن والا خپلے خبرے کړے دی، د هغے متعلق هیڅ قسم ذکر نشته او د حکومت د وزیرانو خبره پکښې راځی، په دے باندے څه نوټس واخلئی کم ازکم دومره خو په دے اسمبلئی کښې خمونږ کارکردګی، مونږ له هم دا حق شته دے چه هغه دِ خمونږ خلق واوری - پرون په لوکل خبرونو کښې د سره د یو اپوزیشن ممبرنوم هم نه دے اغستے شوے۔ او بل طرف ته که د وزیرانو خبره راشی نو د سبحان خان ئے ګهینټه تقریر اوښائیلو، د هغه بل خان ئے ګهینټه اوښائیلو۔ نو کم ازکم په هغه نیشنل خبرونو کښې خو ټهیک ده چه بند ئے کړو، هغه خو خلق وائی چه بهتې نواز شریف نامه ده، خو دے کښې خو دِ خمونږ څه نه څه حصه کوی چه د اپوزیشن پکښې څه حصه راځی۔

جناب قائمقام سپیکر : جناب ایوب جان صاحب!

جناب محمد ایوب جان : جی سر، تهینک یو سر۔ جناب سپیکر صاحب! نجم الدین صاحب خبره خو ټهیک اوکړه، خو زه دا وایمه چه پرون خکه دا

خبرے رانغلے چه الیکٹرانک میډیا یا د پریس او د وزیرانو خپلو کښې د هغه جنگونو ذکر به کوی که ستا ذکر به کوی۔ هغه ټولو اخبارونو کښې داسے وو چه کیبینټ ممبرانو خپلو کښې جهگړه اوکړه، اخبارونو کښې راغلل او هله ګُله وه، نو هغه فری کال وو نو اخبار والا ته پاتے نه شو چه اپوزیشن والا او د صوبے Development څه کارونه نے وئیلی وو۔

جناب فتح محمد خان : (وزیر جنگلات) یو منټ جی، جناب سپیکر صاحب! که اجازت کوئی، یو منټ ---

میاں افتخار حسین: جناب سپیکر صاحب،

جناب قائمقام سپیکر: میاں صاحب یو منٹ، جناب فتح محمد خان صاحب۔

میاں افتخار حسین: ښه جی۔

وزیر جنگلات: خمونږ نجم الدین خان ګِله اوکړه چه په پی ټی وی کښې خمونږ Coverage نه کیږی او د منسټرانو ډیر زیات کیږی۔ زه به ورته دا عرض اوکړمه چه تیر کال د پاکستان او د هندوستان د هاکئی یو میچ وو، او چیف منسټر په هغے کښې مهمان خصوصی وو۔ هغوی مهربانی اوکړه ماته نے اووئیل چه ته لاړ شه، د هغوی دلته کښې څه کارونه وو۔ زه لاړم او په هغه تصویر کښې چه ما د شپے کتل نو هغه یو کهلاړی دغه به راغے او بیا به ئې کیمره دے بل طرف ته واړوله، بیا به د دے بل کهلاړی راغلل، بیا خمونږه افسران چه څومره وو د هغوی ټولو تصویرونه راغلل ، خما تصویر غائب وو--- (قہقہے) --ما وئیل (قہقہہ) ما ته ډیره سخته ګِله اوشوه، خو هغه بیا بله یوه موقع کښې پیهور هائی لیول کینال Opening Ceremony له پرائم منسټر راتلو، په هغے کښې خمونږه غفور خان هغه سپاس نامه پیش کوله او خاص د ده انتظام وو۔ ټوله سپاس نامه هم ده پیش کړه او ټول انتظام هم د ده وو، ټول هر څه د ده وو۔ بیا چه تصویرونه راتلل ، د پینځلس شلو کسانو راغلل او غفور خان بلیک آوټ وو---(قہقہے)---بیا د پینځلسو راغے او غفور خان پکښې، نو دا شکایت خمونږ د ټولو دے، مونږه هسے ---(قہقہے) .

جناب احمد حسن خان: جناب ډپټی سپیکر! مسنټر صاحب خمونږ مشر ورور

دے، دلته یوه بله واقعه ده د دوی د یو فنکشن متعلق ور یادومه۔ یو ډیر ښه افسر دے چه هغه څه د بهادرئی کار کړے وو او حکومت هغوی له تمغه منظور کړے وه او هغه چیف منسټر صاحب اوزګار نه وو نو چونکه دوی یو سینئر ترین شخصیت دی او محترم شخصیت دے نو هغه مناسب دا ګڼړله چه د هغه په ځانے باندے دوی لاړشی۔ خو چه کله ټی وی والا ته پته اولګیده چه چیف منسټر صاحب نه راځی او فتح محمد خان راځی نو مونږ له او دوی ټی وی والاؤ ته انتظار کوؤ نو چه یوه ګهینټه انتظار مو اوکړو نو ما ورته پټ د ورانی نه سوال اوکړو چه د دے کیمرے انتظار مه کوه دا فنکشن شروع کړه -----(قہقہے) --خو دوی ډیره مهربانی اوکړه هغه فنکشن،نو دا پکښې مزید ما اضافه کوله۔

<u>**Mr. Acting Speaker:**</u> **Honourable Minister .**

<u>وزیر جنگلات</u>: هغه خبره ما ځکه او نه کړه چه دا بیا په اخبارونو کښې راغلے وه، په هغه وخت کښې ما خپل چه څه معروضات وو هغه ما په هغه وخت کښې عرض کړے وو۔

<u>جناب قائمقام سپیکر</u>: میاں صاحب! آپ بھی ٹی وی کے، جی بی بی!

<u>بیگم نسیم ولی خان</u>: محترم سپیکر صاحب ! خما دا خیال دے چه دا دومره اهمه خبره اوشوله۔ اپوزیشن خو د ژړا عادت وی، خمونږ خو حکومت هم ژړا اوکړه (قہقہہ) خما دا خیال دے چه که دا حکومت او اپوزیشن د دے پی ټی وی خلاف یو مشترکه د مذمت قرارداد پیش کړی نو دا به یو ډیر ښه کار وی ځکه چه دا خو نن وزیران هم لګیا دی او فریاد کوی او مونږه هم فریاد کوو نو دا پی ټی وی دے د چا ؟ یعنی چه خمونږه او نه شوه او د دوی اونه شوه ، خمونږ خو دا خیال وو چه خمونږ نه دے نو د دوی دے۔ هغوی اودریدل چه خمونږ هم نه دے نو مونږه لږ تپوس کوو، مونږ ته دِ د دے والی او وارث اوښائی چه دا دے د چا ؟ آیا د دے صوبے دومره حق هم نیشته، مونږ دا منو چه پاکستان ټیلی ویژن کارپوریشن د مرکز د لاندے دے خو چه مونږ چښے وهو چه دا صوبه لا وارثه ده د دے د تپوس څوک نیشته، والی وراث نے

نیشته نو نن پخپله حکومت د دے خبرے، پخپله نے دا خبره اوکړله چه ردینتیا خبره ده چه هغه محکمے چه په مرکز کښ دی په هغے کښ که حکومت دے او که مونږه یو، یو شان حصه ده، نو خما خو دا Suggestion دے که دوی راسره ملګرتیا کوی، یو د مذمت قرارداد خو چه کم ازکم د دے پاکستان ټیلی ویژن خلاف چه یو متفقه ئے کړو پیش کړو نو دا به ډیر ښه وی۔

وزیر جنګلات : زه یو درخواست کوم بی بی صاحبے ته چه چونکه اوس مونږه به بیا پکښ ګناه ګاریږو، خبره دلته کښ اوشوه ---(قہقہے) خبره اوشوه په دے خانے باندے به ئے پریږدو۔ (قہقہہ)

بیګم نسیم ولی خان : ما دا خاص په خصوصیت د ټولو وزراء کرامو . خو په خصوصیت د فتح محمد خان د پاره خما په زړه کښ ډیر عزت دے، د هغه د مشکلاتو مدنظر ما خپل Suggestion واپس واغست۔ (قہقہے)

جناب قائمقام سپیکر : میاں صاحب !

میاں افتخارحسین : جناب سپیکر صاحب! د دے مسئلے یو حل دا دے چه کله دا موجوده وزیراعظم د وزیراعلیٰ په منصب وو نو دوی دا ډیمانډ کړے وو چه د هرے صوبے د خپل ټی وی سټیشن وی نو که دا خپل ټی وی سټیشن هرے صوبے ته حواله شو نو په دے باندے به دا ټول شکایتونه بیا به وخت هم وی او اختیار به هم وی او دا کار به پرے ډیر آسان شی۔

جناب قائمقام سپیکر : جناب سلیم خان اېډوکیټ !

جناب محمد سلیم خان : (اېډوکیټ) محترم سپیکر صاحب! زه د استحقاق یوه اهمه مسئله دے ایوان ته راوړمه، پرون نه هغه بله ورځ -----

Mr. Deputy Speaker : You are on a point of order.

جناب محمد سلیم خان : (اېډوکیټ) ہاں I am on a point of order.

Mr.Deputy Speaker : There is no privilege motion today.

جناب محمد سلیم خان : (اېډوکیټ) نه جی۔

Mr.Deputy Speaker: You are on point of order.

جناب محمد سلیم خان : (اېډوکیټ) په پوائنټ آف آرډر باندے وایم،

جناب قائمقام سپیکر: ځه جی،

جناب محمد سلیم خان: (ایډوکیټ) پریویلج موشن وړاندے کوم، د هغے د پاره مطالبه ----

میاں گل اسفندیار امیرزیب: (وزیر تعلیم) نه جی، په پوائنټ آف آرډر باندے، استحقاق مجروح شوے وو خما په خیال -

جناب محمد سلیم خان: (ایډوکیټ) نه نه جی،

Mr. Deputy Speaker: How can you predict.

جناب محمد سلیم خان: (ایډوکیټ) په پوائنټ آف آرډر سر زه خبره کوم، په اخبارونو کښ د هغوی کوم رپورټنګ چه راغلے دے، کوم قرارداد چه اپوزیشن پیش کړے وو، بشیر بلور صاحب، او هغے باندے ووټنګ شوے وو، متعلقه رولز Suspend شوے وو، د هغے متعلق رپورټنګ په مختلفو اخبارونو کښ راغلے دے خو په جنګ اخبار کښ پرون، چه هغه ډیر سنجیده اخبار خان ته وائی او دے هم ډیر سنجیده اخبار، هغے کښ دا دی چه "ډپٹی سپیکر کے روئیے کے خلاف سرحد اسمبلی سے حکومتی ارکان کا واک آوٹ، قواعد معطل کرکے قرارداد لانے کی اجازت دینے پر حکومتی ارکان باہر چلے گئے۔ په هاؤس کښ خو هر ممبر چه پاسی هغه Rules, Suspension د پاره Move کولے شی او چه اکثریت ورسره وی او اکثریت اووائی چه Rules دِ Suspend شی بیا هغه قرارداد پیش کولے شی هغے باندے ووټنګ شوے دے۔ نو دا کومه تضحیک آمیز طریقے سره چه نے کړے دے---

Mr. Acting Speaker: Minister is on point of order.

جناب محمد سلیم خان: (ایډوکیټ) کوم تضحیک آمیز طریقے باندے چه کړے دے نو ما اول خو دا precedent شته چه سپیکر داسے استحقاق تحریکونه په پوائنټ آف آرډر باندے هغه ساعت هم Admit کړے دی خو که دا نه وی نو ما ته متعلقه رولز دِ Suspend کړے شی، ما ته دِ اجازت راکړے شی چه زه، ولے چه دے سره دِ ټول ایوان یواځے سپیکر چه وی نو دا د ټول ایوان Custodian دے او دا، هغه هم وایم۔ شهزاده صاحب! زه پوائنټ آف آرډر

باندے یم---

Mr.ActingSpeaker: Let him finish, let him finish.

جناب محمد سلیم خان: (ایڈوکیٹ) Precedent داسے شته چه تاسو ماته اوس هم اجازت راکولے شئی او دا Rules, Suspension نه بغیر، خو که داسے وی نو متعلقه Rules, Suspend کړئی او ماته اجازت راکړئی چه زه د ټول ایوان د طرف نه دا یو تحریک استحقاق د دے اخبار خلاف پیش کړم۔

جناب قائمقام سپیکر: مسٹر اسفندیار امیرزیب۔

وزیر تعلیم: جناب سپیکر صاحب ! چه د پوائنټ آف آرډر Definition یو ځل دے هاؤس ته اوشی چه دا پوائنټ آف آرډر څه وی۔ اوس ماته وئیل چه Some one is already on point of order, that is for you to determine whether the point of order is valid or not or whether he should talk on a point of order or not? نو څما پوائنټ آف آرډر دا وو چه دوی دا اووئیل چه دلته روایات وی چه په پوائنټ آف آرډر باندے پریویلج موشن اغستے شوے دی دا بالکل غلط دے And this is what I wanted to point out. رولز کښ دا دی چه سپیکر سره اختیار دے چه هغه Suomoto privilege motion اغستے شی، هغے کښ دا اختیار نه وی چه پوائنټ آف آرډر باندے پریویلج موشن اغستے شی۔

سید منظور حسین باچا: محترم سپیکر صاحب !

جناب قائمقام سپیکر: جی آنریبل شاہ صاحب!

سید منظور حسین باچا: په پوائنټ آف آرډر باندے به زه خبره اوکړم چه پرون خمونږ-----

جناب قائمقام سپیکر: ارباب صاحب ! آپ کی ہم نے بڑی تعریف کی ہے، شاہ صاحب بڑی اہم بات کر رہے ہیں۔

سید منظور حسین باچا: پرون خمونږ محترم او فاضل د اسمبلئی ارکانو متفقه طور دا فیصله کړے وه د نن ورځے په باره کښ چه د Questions hour نه بے علاوه بل څوک هیڅ موشن نه پیش کوی، نو د سلیم خان خبره ټهیک ده

دوی دِ خپل پریویلج موشن پیش کړی۔ بله ورخ له به نے بیا دغه اوشی۔

جناب قائمقام سپیکر: معزز اراکین اسمبلی میں آپ کی جانب سے اور اپنی جانب سے خیبر یونین جرنلسٹ کے جو سالانہ انتخاب ہوئے ہیں اور اس میں ہمارے صحافی ساتھی سہیل قلندر صاحب دوبارہ صدر منتخب ہوئے ہیں۔ میں ان کو اور ان کی تمام ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ کل ایوان کے اپنے ٹیلی ویژن سسٹم مانیٹرنگ سسٹم کے متعلق بات ہوئی تھی میں نے آج ان سے معلومات حاصل کیں، تو مجھے یہ بتایا گیا کہ اس سسٹم میں کوئی ٹیکنیکل خرابی تھی اور وہ خرابی آج دور ہو گئی ہے کوئی ٹیکنیکل خرابی تھی۔ امید یہ ہے کہ یہ ٹیلیویژن کیمرہ جو ہے اس کا رخ اب آپکی طرف زیادہ رہے گا' انشاء اللہ۔

وزیر تعلیم: جناب سپیکر صاحب! کیا اس خرابی کی وضاحت کریں گے کہ خرابی یہ تھی کہ وہ صرف آپ کی طرف Fix تھا یا اس کے علاوہ کوئی خرابی تھی۔

میاں افتخار حسین: سپیکر صاحب! د هغے خرابی دا وہ چه د دوی مخ پکښں نه ښکاریدو، نوره کیمره ٹهیک وه جی۔

جناب قائمقام سپیکر: اسوقت مجھے بتایا گیا ہے کہ دو کیمرے ہیں۔ ایک کا رخ شاید سپیکر کی کرسی کی جانب ہوتا ہے اور دوسرے کا رُخ اس مقرر کی طرف ہوتا ہے اس معزز رکن کی جانب ہوتا ہے جو کہ خطاب کر رہا ہو تا ہے تو اتفاق سے خرابی اسی کیمرہ میں تھی۔

جناب احمد حسن خان: او جناب سپیکر! دوی ته دا هم پته ده چه د مفاد عامه په خاطر باندے د کیمرے رخ همیشه د دوی طرف ته وی۔۔(قہقہہ)

جناب قائمقام سپیکر: اور اگر ہمارا بس چلے تو، معزز اراکین اس وقت ہم اپوزیشن کی جانب سے دیئے گئے ایجنڈے کے پہلے آئیٹم پر بحث کریں گے جو کہ جاری ہے چونکہ کافی اراکین اسمبلی نے اپنے نام دیئے ہیں میں پڑھ کر آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں جناب عبدالسجان خان کا نام ہمارے پاس لسٹ میں ہے۔ جناب عبدالرحمان خان صاحب کا ہے، جناب اورنگزیب خان صاحب کا ہے۔ جناب توفیق محمد خان صاحب کا نام ہے، محمد کریم بابک صاحب کا نام ہمارے پاس ہے، فرید خان طوفان صاحب کا نام ہمارے پاس ہے، سید منظور باچہ صاحب، جناب بشیر احمد بلور جناب علی افضل جدون صاحب، محمد ہاشم خان صاحب (چارسدہ)، جناب بہادر خان صاحب آف دیر، ارباب سیف

الرحمان صاحب، جناب احمد حسن خان صاحب، ارباب محمد ایوب جان صاحب اور جناب فتح محمد خان صاحب، لیکن اس اسمبلی کے ایجنڈے کو آگے بڑھانے کے لئے ٹریژری بینچز کی جانب سے بھی ان کا مشکور ہوں، اپوزیشن کی جانب سے بھی ان کا مشکور ہوں۔ یہ تجویز آئی ہے کہ ٹریژری بینچ کی جانب سے صرف جناب وزیر قانون علی افضل جدون صاحب Wind up کریں گے بحث کو اور اپوزیشن کی جانب سے صرف دو حضرات اپنے خیالات کا اظہارکریں گے اور بحث میں حصہ لیں گے ایک جناب احمد حسن صاحب اور دوسرے جناب فرید خان طوفان صاحب۔ تو میں ٹریژری بینچز کا بھی مشکور ہوں اور اپوزیشن کا بھی مشکور ہوں کہ اسمبلی کی کارروائی کو آگے بڑھانے نے کے لئے انہوں نے اپنے ممبروں کے نام، جو خواہشمند تھے واپس لے لئے تو اب میں جناب احمد حسن خان صاحب سے -----

ارباب محمد ایوب جان: جناب سپیکر صاحب! آپ نے اس دن میرے ساتھ مہربانی کی تھی، میرا ایک کال اٹنشن نوٹس تھا اسی سلسلے میں تو آپ نے فرمایا تھا کہ آپ لاء اینڈ آرڈر کے مسئلے میں Discuss کر لیں گے لیکن آج آپ مجھے موقع نہیں دے رہے ہیں تو میری ریکوئسٹ ہو گی آپ سے کہ وہ کال اٹنشن نوٹس میرا پھر دوسرے دن Monday کو آپ لے لیں تو آپ کی مہربانی ہو گی۔

ملک بھر میں امن عامہ کی خراب صورتحال پر بحث

جناب قائمقام سپیکر: جناب احمد حسن خان صاحب! آپ اس پر بحث کا آغاز کریں۔

جناب احمد حسن خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر۔ د ایجنڈے دا آئتم چه کوم زیر بحث دے، په دے باندے خما نه مخکښې دومره پوهه دوستانو رونړو، ملګرو دومره مفصل بحث کړے دے چه خما په خپل خیال د هغے پیش نظر زه په دے پوزیشن کښې نه یمه چه د هغوی نه څه بهتر صورتحال وړاندے کړم۔ دا د قاند حزب اختلاف او خمونږ د مشرے د محترمے بی بی صاحبے د صحیح پارلیمانی کارکردګئی عکاسی ده چه هغوی په میټنګ کښې همیشه صورتحال کنټرول کړی او دا صورتحال جوړ شو چه د اپوزیشن د طرف نه لکه څنګه چه تاسو اوفرمائیل چه فرید طوفان صاحب او زه اظهار خیال اوکړم۔ جناب سپیکر! د هرے یوے مسئلے یا د

ټولو مسائلو په پس منظر کښې څه عوامل وی او د هغې په وجه باندے هغه مسائل او هغه مشکلات پیدا کیږی - د ښه حکومت او د ښے انتظامیے بیا دا سوچ وی چه هغه د هغې مسائلو یا د هغې مشکلاتو د مستقبل د تدارک د پاره په هغې عواملو باندے سوچ کوی چه د کومے نه دا مشکلات پیدا شوے وی او چه په هغې سوچ او نه شی نو دا مشکلات او دا صورتحال د کنټرول کیدو په ځائے یا د کمیدو په ځائے باندے دا د زیادتئی په طرف باندے روان وی او نن صورتحال په دے ملک کښې داسے دے جناب سپیکر او په دے باندے خما سره دحزب اختلاف سره سره د حزب اقتدار ټول رونړه متفق دی، دا بیله خبره ده که وزراء کرام کښې ټول یا د هغوی د طرفه د حکومت د طرفه د نمائندګئی په شکل کښې هغوی دا خپله مجبوری ګنړی چه حقائق پیش کړی خو حقیقیت دا دے چه په دے صورتحال کښې دا ټول Otherwise ملګری په دے خبره باندے متفق دی چه موجوده حکومت چلولو کښې د لیډر شپ فقدان دے او دا بُنیادی کمزوری ده، دوَنیم کاله تیر شولو او نن چه مونږ حالاتو ته ګورو نو په دے ملک کښې داسے معلومیږی لکه د لړائی مارکټائی یو ډرامه چه روانه وی په دے ملک کښې یو مونږ نے تماشه کوؤ او مسلسل دے دوه نیم کاله کښې داسے صورتحال جوړ کړے دے چه عوام بشمول انتظامیه عوامی نمائندګان وحکمرانان دومره بے حسه شوے دی چه د لوئے نه لوئے واقعه رونما پذیر کیدو باوجود څه واضحه Reaction نه راځی- دا د دے یو نفسیاتی اثر دے په قوم باندے لکه ستاسو پیش نظر د کراچئی د سمندر د تباهئی واقعه ده، ستاسو پیش نظر یو آئیل ټینکر په سړک باندے د ټکراؤ واقعه ده او هذا لقیاس دغه شانتے کښې نور واقعات دی- د مهنګائیئ په سلسله کښې د خلقو د خود سوزنیاو د خودکشئی واقعات دی جناب سپیکر او که تاسو مجموعی صورتحال اوګورئی نو دا نتیجه نے جوړیږی چه چا ته ژاړے، چا ته فریاد کوے او چا ته مسئله راچوے او څومره کوشش کوے، په چا باندے څومره اثر انداز کیږی نو تاسو چه سوچ کوئی نو نتیجه نے صفر راځی- نو په دے وجه باندے په دے قوم کښې د بے حسئی یو عنصر کار فرما دے- خدائے مه کړه ، خدائے مه کړه، خدائے مه کړه او خدائے دِ کله او نه

کړی چه هغه د دے ملک د تباهئی طرف ته روان دے او خکه مونږ دا غواړو چه د هغے مونږ نشاندهی اوکړو او حکومت په هغے باندے غور اوکړی او نن جناب وزیر قانون صاحب مونږ ته یو Comparative statement وړاندے نه کړی، کوم چه دوی ته انتظامیے ورکړے دے هغه خبرے چه کومے دوی سره په بلیک اینډ وائټ کښې راغلے دی یا کومے دوی ضروری گنړلے دی او هغه خبرے کومے چه یا انتظامیه پخپله د پوشیده ساتلو کوشش کړے دے یا ئے حکومت دپوشیده ساتلو کوشش کوی- لهٰذا جناب سپیکر ! د دے ملک په دے موجوده صورتحال کښې لکه څنګه چه ما په شروع کښې اووئیل په پس منظر کښې د وسائلو کمے او د مسائلو بهتات، د بے روزګارئی او د مهنګایئی چه نن کوم رُخ دے، دا پکښې بُنیادی عناصر دی- بیا جناب سپیکر ! د حکمرانانو په قول و فعل کښې تضاد، دوه نیم کاله مخکښې په فروری 97ء کښې چه کله حکومت جوړ شو او بیا یو نیشنل ایجنډا ورکړے شوه نو د هغے نیشنل ایجنډے په بنیاد باندے سهانے خواب او تصوراتی محلاتو یو تصویروړاندے کړے شو او په هغے کښې یو اهم خبره دا وه چه وی آئی پی کلچر به ختمیږی، نن جناب سپیکر! زه د حکومت نه په دے تپوس کولو باندے حق بجانب یم چه آیا وی آئی پی کلچر ختم شو؟ آیا د دے غریب ملک امیر ترین وزیر اعظم د امریکے د صدر برابر مراعات نن نه استعمالوی جناب سپیکر- نن د هغے نه زیات نه استعمالوی جناب سپیکر، نو هغه یو خاص بوئنګ جهاز چه په هغه جهاز کښې د هغه د واک د پاره جناب سپیکر، چه په هغے کښې سوئمنګ پول د حده پورےبندوبست کیږی- جناب سپیکر ! خما ورورسید احمد خان صاحب دلته نن نشته دے او هغوی به تاسو ته صحیح صورتحال ونیلے وو که خما په خانے نن هغوی وے، هغه بله ورځ په چترال کښې د دے وزیراعظم صاحب جلسه وه او وائی چه په ټول کال کښې چترال کښې دومره گاډی نه دی تلی لکه په دےیوه ورځ چه د جناب نواز شریف وزیراعظم صاحب د دورے نه مخکښې چترال ته څومره لینډ کروزرز او جیپان او گاډی تلی دی- جناب سپیکر، دا د دے ملک سره د حکمرانانو د قول او د فعل تضاد واضح نخه ده، واضح نشاندهی ده او چه دا

جاري وي جناب سپيکر نو ما او ته به ژاړو د دے غريبۍ او ام په دے غم باندے او څوک به ئے پُرسان حال نه وي، خکه چه هغوی ته د خپل اقتدار له طوالت ورکولو طريقه ورخي، د اقتدار د حاصلولو طريقه ورخي. جناب سپيکر، د اپوزيشن د بدنامولو طريقه ورخي، د سياسي انتقام سره اپوزيشن د وړاندے کولو طريقه ورله ورخي، د پريس د دباوولوطريقه ورله ورخي، تر دے پورے چه د سياسي مخالفينو د زبان بندئي په خانے باندے د هغوی د زبان د کټ کولو طريقه ورله ورخي. جناب سپيکر، او د هغے نه وړاندے دا بله ورخ په خپل شان کښ او په خپل اندازکښ څمونږ يو بهادر ملګری، نجم الدين خان احتجاج کړے دے، خو نن زه داوايمه چه يو مقيد او قيدي سياسي ليډر، د يو ملک د يو سابقه وزيراعظم خاوند، جناب سپيکر، چه د هغه سره په جيل کښ دا صورتحال کيږي اونن تاثر دا جوړيږي جناب سپيکر، چه ټول ملک يو طرف ته روان دے او د ټول ملک په مقابله کښ يو صوبه بل طرف ته روانه ده. جناب سپيکر، او بيا دا تاثرجوړيږي جناب سپيکر بعضِ حقائق داسے دي چه هغه د تاريخ حصه ده او که هغه تاسو مخے ته نه راړونی او په هغے بحث نه کوني او د هغے په بنياد کښ چه کوم نتائج راغلے دی او په هغه عواملو باندے سوچ نه کونی نو دے ته خواب خرګوش وائی، ته به اوده پاتے شے او ملک تباهی ته به راوان وی جناب سپيکر - خلق نن دا وائی چه د يوے صوبے عدليے د بلے صوبے وزيراعظم د پهانسئی فيصله اوکړه - د يوے صوبے د عدليے د بلے صوبے د وير اعظم د حکومت د بحالئی فيصله او نه کړه د جونيجو صاحب په معامله کښ او نن دا وائی چه که د يوے صوبے عدليے د بلے صوبے د وزير اعظم د پهانسئی فيصله اوکړه نو نن ئے د سياست نه د هغه صوبے عدليے هم د هغے صوبے عدليے د بلے صوبے د يوے سياسي ليډرے د يوے سابقه حکمرانے د سياست د ختمولو فيصله اوکړه دا به زبان زد عام ده خبره جناب سپيکر - دا که څوک دا وائی چه دا مونږ نه اوورو که څوک دا وائی چه دا نن په قصه خوانی کښ دا خبره نه کيږي که دا وائی چه دا نن د چارسدے په چوک کښ نه کيږي او که څوک وائی چه دا نن په چوک يادګارکښ يا په جناح پارک کښ نه کيږي که څوک دا وائی چه نن په

موچی گیټ کښې نه کیږی۔ جناب سپیکرنو هغه" ثُمٌّ بُکمٌ عمیٌ فَهُمْ لا یَرجِعُوْن"
هغه د الله حکم دے او د هغے تعمیل نه کول زه، جناب سپیکر، هغه خو بیا
راندے دی، کانړے دی هغه بیا نه راګرخیدونکی۔ جناب سپیکر ! بیا د وسائلو
غیر منصفانه تقسیم دے۔ آیا ما ته وزیر قانون صاحب پخپل اختتامی تقریر
کښې نن دا او نه ښائی چه په چترال کښې ټریکټر یو لاکھ روپئی ارزان
ملاویږی، یو لاکھ د صوبه سرحد په مقابله کښې، یو بیا خیر ټهیک ده پنجاب د
دے ملک امیر ترین صوبه ده، باون فیصد آبادی او د هغے په وسائلو باندے
قابض صوبه ده۔ جناب سپیکر ! خو بیا آیا دا صوبه سرحد د بلوچستان په شان
غریبه صوبه نه ده ؟ چه په بلوچستان کښې جناب وزیراعظم صاحب د پنجاب
د دغے مراعات په بدله دا بهانه کوی چه دا صوبه پخپله په **Ex-chequer** باندے
ورکوی۔ د هغے په مقابله کښې بلوچستان له **Remedy** ورکوی او د فیډرل
ګورنمنټ نه پیسے ورکوی۔ او هلته یو لاکھ روپئی ارزان ټریکټر ورکوی،
ولے صوبه سرحد د دے حق دار نه دےجناب سپیکر؟ او هغه بله ورځ د بی
بی په مشرئی کښې په یو کمیټئی کښې مونږ له دا خبره راغله او مونږ د دے
خپل غفعور جدون ورور نه همیشه دا ګِله مند یو چه دا خمونږ یو ایماندار
ورور دے، یو بهادر پختون ورور دے اود **Co-operative** په سلسله کښې
همیشه مونږ دوی ته مسائل وراندے کړے دےخو دے همیشه د هغے خپلے
لاندے عملے په هدایاتو باندے تلے دے۔ خمونږ د ورورولئی په هدایاتو باندے
دوی عمل نه دے کړے - هغه بله ورځ د یو سوال په بدل کښې دا خبره راغله
چه په پنجاب کښې د پنجاب حکومت په امداد باهمی په قرضو باندے د خپلو
ذرائعو او وسائلو نه سود معاف کړے دے۔ جناب سپیکر ! د یو انسان او د بل
انسان په مینځ کښې دا تفریق، دا خو به د څه حده پورے قابل برداشت شی خو د
یوے صوبے او د بلے صوبے په ملک کښې، د یو فیډرل یونټ او د فیډرل
یونټ په مقابله کښې جناب سپیکر، یو طرف ته که نن دے ماله هم د خپلے
بجلئی په مد کښې خما د آمدن حصه راکړی، نن خما دا حکومت هم د دے قابل
کیدے شی چه د یو لاکھ روپو په ځائے باندے خپل غریب زمیندار ته یونیم
لاکھ روپئی معاف کړی، خو ما له خو خپله حصه نه راکوی چه ما ته خپل

حصه نه ملاوېږي جناب سپيکر، نو زه به څنګه د خپل غريب سره مرسته اوکړم. دا هغه عوامل دي چه په کوم باندے زه تشويش کوم، او د دے متبادل تجويز دا دے چه په دے دوی عمل اوکړی او سوچ دِ پرے اوکړی او مونږ له دِ دا خپله حصه راکړی۔ جناب سپيکر! بيا په پنجاب کښې ترقياتی عمل، ما ته هغه بله ورځ خما يو ممبر ورور خبره کوله، وانی شپږ مياشتے مخکښې زه فيصل آباد ته تلے وومه او فيصل آباد يو بنجر، لاهور خو به پرېږدو چه هلته انير پورټ جوړېږی، لاهور خو په پرېږدو چه هلته رِنګ روډ جوړېږی، لاهور خو به پرېږدو چه هلته ماډل ټاؤن دے، لاهور خو به پرېږدو چه هلته د تبليغی مرکز سره يو بل رائے ونډ محلاتی علاقه هم شته جناب سپيکر، هغه خو به پرېږدو خو --خو وانی چه شپږ مياشتے مخکښې زه فيصل آباد ته تلے وومه او فيصل آباد د يو بنجر ښار نشاندهی کوله او چه شپږ مياشتے پس زه لاړمه ، وانی چه زه په عقل فکر لاړمه، خمونږ ممبرانو په دے اسمبلئی کښې ما ته خبره کړے ده قابل اعتماد ممبرانو ، جناب سپيکر ! که تاسو وايئی نو زه ئے نوم ښو دلے شم او زه ئے پاسولے شم، ستاسو په خدمت کښې چه هغوی ګواهی اوکړی ، وانی شپږ مياشتے پس د هغه فيصل آباد صورتحال بدل وو، نن شپږ مياشتے پس يا دونيم کاله پس د صوبه سرحد صورتحال دا دے جناب سپيکر، چه مونږ ستادے اسمبلئی ته د خپلو کلو نه راځو نو مونږ خپل سر او د ملا درد د پاره اول ګولئی ګورو. څکه چه د سړکونو کوم حال دے هغه خدائے ته پته ده او مونږ ته پته ده۔ جناب سپيکر، چونکه دوه مقررين تقرير کوی، نورو مقررينو خپل نومونه واپس اغستے دی نو که تاسو ما له د لسو منټو په ځائے يوه ګهينټه راکړئی نو زه به ډير زيات مشکور يم--(*تالياں*) جناب سپيکر! بيا د وسائلو غير منصفانه تقسيم ما اوونيل، بيا د افرادو په، بيا د علاقائی په بنياد --(*تالياں*) د ترقياتی عواملو کښې تاسو اوګورئی چه په صوبه سرحد کښې ترقياتی عمل څه دے؟ د پشاور ډويژن څه صورتحال دے ؟ د مردان ډويژن څه صورتحال دے ؟ د ملاکنډ ډويژن څه صورتحال دے؟ يا د هزارے ډويژن څه صورتحال دے ؟ نو بيا به ستاسو مخے ته راشی که زه تاسو ته تفصيل بيان کړم، پروسګنئی اے ډی پی

راواخلئی، Foreign Aided Loans Projects راواخلئی ، جناب سپیکر ! او راروانه اے ډی پی به انشاء اللّٰه و تعالیٰ، او بجټ هم په دے راروانو لس، آتو ورځو کښې تاسو اوګورئی چه څه صورتحال وړاندے کیږی- بیا جناب سپیکر ! د انتظامیے او د حکومت ، د حکومت انتظامیه او عدلیه د پولیټیکل Mileage د استعمالولو د پاره دا یو بدترین خبره ده- جناب سپیکر، د انتظامیے د ښه کارکردګئی په بنیاد باندے د چا تقرری نه کیږی، هغوی ته پوسټونه نه ورکړے کیږی بلکه د سیاسی مقاصدو د حصول د پاره د انتظامیے تقرری کیږی- او په دے وجه باندے په انتظامیه کښې دننه احساس محرومی روانه ده، که هغه پولیس دے، که هغه د ایډمنسټریشن بل برانچ دے او که هغه د عدلیے، او چه کله هغه د احساس محرومئی شکار وی، زه جناب سپیکر ! خما رونړه په دغه ځائے کښې د پولیس په حواله سره چه خبره کوی نو تیزه خبره کوی نو زه په دے وجه باندے د پولیس په حواله سره نرمه خبره نه کوم چه ګنی خما په زړه کښې دا دهچه شاته به ستاسو سره په ګیلرئی کښې آئی جی ناست دے نو ګنی زه د ویرَے د وجه نه دا خبره کوم، زه دا وایم چه د هغوی دا احساس محرومی ده چه نن هغوی په دے پوزیشن کښې بالکل نه دی چه Honestly هغوی پخپله ، Honest officer د خپلے منصوبے مطابق اولګوی، دا نن د هغوی کمزوری ده او دا نن د هغوی بے بسی ده، خو اے کاش که په دے صوبه کښې داسے افسران پیدا شو چه هغوی د حقیقت پسندانه فیصلو باندے د عمل درآمد کولو د پاره یو ځل خپل عهدے قربان کړی، بیا به هیڅ نه وی، معامله به بالکل ټهیک ټهاک وی- جناب سپیکر ! دا خو ابتداء ده- ښه جناب سپیکر ! بیا د انصافپه بنیاد باندے، د انصاف عدم فراهمی او په سیاسی انتقام باندے هغه خوما ستاسو په خدمت کښې عرض اوکړو او بیا بدترین خبره دا ده جناب سپیکر عدلیه، په کوم ملک کښې انصاف نه ملاویږی او په کوم ملک کښې چه غیر جانبداره انتظامیه نه وی او په کوم ملک کښې چه د سیاسی وابستګنی په بنیاد باندے د عدلیے تقرری کیږی، جناب سپیکر ! ځکه چه کوم ملک کښې اَمن و امان وی یا په کومه صوبه کښې امن و امان نه شی کیدے او په کوم ملک کښې عدلیه آزاده نه وی او انصاف نه

شی فراهم کیدے د هغے ملک حکمرانان جناب سپیکر د حکمرانئی کولو حق نه لری۔ جناب سپیکر! په دے ملک کښې دا شے روان دے، نن چه د ججانو د تقررئی په سلسله کښې د سپریم کورټ فیصله، جناب سپیکر! نن دا تاسو ته پته ده چه دا صورتحال دے۔ بیا که ځوک دا وائی چه مونږ د ججز په Conduct باندے خبره نه کوو خو د ججز فیصلے د تاریخ یوه حصه ده، د هغے په دے معاشره باندے اثر دے، په هغےباندے بحث نه کول د حقائقو نه سترګے پټول دی۔ جناب سپیکر! د عدلیے خپل تاریخ او کردار هم قابل فخر نه دے۔ جناب سپیکر! کم از کم زه د یوآزاد شهری، د یو مسلمان بچی او د یو پختون زلمی په شکل کښې دا خبره کومه بیا نورے فیصلے خو لا پریږده۔ جناب سپیکر! ستاسو په خدمت کښې د یو څو فیصلو مثال وړاندے کومه۔ د ګورنر جنرل غلام محمد او د مولوی تمیز الدین په کیس کښې چیف کورټ سندھ چه کومه فیصله کړے وه، فیډرل کورټ جسټس منیر چه کومه فیصله اوکړه د هغے تاسو ته علم دے چه څه فیصله ئے اوکړه نو ضرورت څه وو، جناب سپیکر! هغه د چا نه پټه نه ده۔ بیا په دو هسو کیس کښې جناب سپیکر د عظمیٰ ګیلانی په کیس کښې د ایوب خان مارشل لاء جائزه اوګرځولے شوه، هر چا چه اوګرځولے شوه ځکه چه زه د هغه جج Conduct نه بیا نوم، زه د عدلیے کردار بیانول غواړم دهغے مثال ستاسو په خدمت کښې راوستل غواړم، د ایوب خان مارشل لاء جائز اوګرځولے شوه او د یحییٰ خان په مارشل لاء کښې د عظمیٰ ګیلانی په کیس کښې جناب سپیکر چه د یحییٰ خان حکومت ختم شولو نو هغه ئے غاصب اوګرځوو، چه ختم شولو نو غاصب ئے اوګرځوو۔ اوس جناب سپیکر! یو قاتل چه مړ شی نو که زه ورته قاتل اووایم او که زه ورته ظالم اووایم، حق خو دا جوړیږی چه هغه ژوندے وے چه زه ورته قاتل او ظالم اووایم او زه ورته عدلیه او د قانون په ذریعه باندے لاس ورواچوم۔ بیا جناب سپیکر ! د ضیاء الحق او د نصرت بهټو په کیس کښې جسټس یعقوب خان چه څنګه ریټائرډ شو او د جسټس انوار الحق په ذریعه چه څنګه فیصله اوشوه، هغه ستاسو نه پټه نه ده۔ جناب سپیکر! بیا د جونیجو په اسمبلئی کښې د سیف الله کیس کښې جناب سپیکر، د

تحریر فیصله چه څنګه سپریم کورټ اوکړه هغه ستاسو نه پته نه ده او چه د ریلیف ورکولو نه څنګه انکار اوشو، وے چه دا حکم ناجائز وو، د اسمبلئ دا تحریر غیر آئینی او غیر قانونی وو خو مونږ ریلیف اوس څکه نه شو ورکولے چه اوس الیکشن شوے دے، نوے حکومت راغلے دے، په هغے باندے خرچ شوے دے، دا عوامل خو د عدالت کار نه دے جناب سپیکر! د عدالت کار خو دا دے چه سړی ته انصاف ملاؤ شی او "انصاف ملتا ہوا دکھائی دیا جانا چاہیے" چه هغے خلقو ته پته اولګی- لیډر آف دی اپوزیشن د شروع نه لګیا ده چه د دے، پینځو، شپږ، اووو، آته ججانو نه علاوه په دے ملک کښې په سوونو نور ججان دی چه هر چا ته نے حواله کونی خو د دے متعلق خما ذاتی تحفظات دی، ذهنی تحفظات دی، خما پلار د قتل معامله په دے کښې شامله ده، د پهانسئ معامله په دے کښې شامله ده، په دے کښې نور عوامل شامل دی، د ججانو د تقررنی مسائل په دے کښې شامل دی- جناب سپیکر! او نه، حکومت وانی چه نه، او احتساب بینچ وانی چه نه، او د احتساب بینچ مشر سینیټر سیف الرحمان وانی چه نه، چه هم دغه جذبه نے کوی- جناب سپیکر، اوس زه تاسو ته د احتساب بینچ د یوے پارټئ نمائنده او د وزیر اعظم پارټنر وی، جناب سپیکر! نو هغه به اپوزیشن ته څنګه انصاف ورکړی، دا خبره د چا عقل منی، دا خو د یو معصوم سړی په معصومیت باندے خو جناب وزیر قانون ته اعتراض کیږی- خو زه خو وایم دا خو یو معصوم سایه چه د بچی په شکل کښې وے، معصوم سړے چه هغه کم پوهه کولو په شکل کښې، هغه هم په دے پوهیږی چه هغه انصاف نه شی ورکولے- بیا جناب سپیکر! پیپلز پارټئ ته د طارق رحیم په کیس کښې سپریمکورټ د غلام اسحاق صاحب صدارتی حکم صحیح اوګرخوؤ، خو بیانواز شریف په کیس کښې په دونیم ځل د هغے هغه اقدام نے هم غلط اوګرخوؤ او دا نے جائز اوګرخوؤ- د نواز شریف په حق کښې چه کومه فیصله وه، هغه نے جائز اوګرخوله خو د هغے نه د دغے محترم غلام اسحاق فیصله چه د پیپلز پارټئ د حکومت په فیصله کښې کومه وه، جناب سپیکر! نو هغه نے ناجائزه اوګرخوله-

جناب قائمقام سپیکر: آنریبل ممبر سے ریکوئسٹ ہے کہ آپ کو تقریباً بیس منٹ دیئے گئے ہیں ممبروں کی تعداد کی کمی کی وجہ بھی یہی تھی کہ ہمارے پاس وقت کم ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ----

جناب احمد حسن خان: ٹھیک ہے۔

جناب قائمقام سپیکر: تو آپ تقریباً بیس منٹ بولے ہیں۔

جناب احمد حسن خان: صرف پانچ منٹ اور۔

جناب قائمقام سپیکر: نہیں، میرے خیال میں صرف ایک منٹ آپ کو اور دوں گا۔ پلیز۔

جناب احمد حسن خان : ښه جناب سپیکر! نو ښما بنیادي عرض دا دے چه په دےملک کښې د دے مسائلو، د دے مار دهاړنه ډکے د دے ډرامے دا صورتحال، دا دلیډرشپ فقدان، د ادارو تباهي، جناب سپیکر! Political mileage حاصلول او د وسائلو بے جا او غیر منصفانه طریقے سره د هغے تقسیم دا مختلف دي. نو تر ټو پورے چه خونږ حکمرانانو دا سوچ نه وي کړے، او زه همیشه دا وایم، دلته ټول خونږ رونړه ناست دي او دا ښه خبره ده چه په دے ټائم کښې دلته کښې لیډر آف دي هاؤس هم راغے او هغه هم ناست دے، زه په هغه کسانو کښې یمه چه کوم سړے دا خواهش لري چه حکومتونو له پکار ده چه خپل وخت نے پوره کړے وے او پکار ده چه دا حکومت هم خپل وخت پوره کړي خو په صحیح فیصلو باندے د عمل د رآمد کولو په شکل کښې او په دے صورت کښې که چرے نه کیږي نو بیا به صورتحال څه جوړیږي؟ ستاسو مخے ته خبره دغه شانتے ده، جناب سپیکر! نن هغه خو زه نه شم ونیلے، تاسو نننے اخبار راواخلئ، صرف یو نننے اخبار راواخلئ یا د پوره هفتےتاسو اخبار راواخلئ او په هغے کښې د جرائمو صورتحال اوګورئ، ښما په خپل خیال چه بالکل ستاسو ذهن به ماؤف شي چه دا څه صورتحال په دے ملک کښې روان دے. دا څه په دے ملک کښې خو تاسو به ورته وائے چه Rich of the governemnt نشته دے، په دے ملک کښې د قانون حکمراني نشته، په دے ملک کښې د ادارو مضبوطي نشته، د هغے

خلاف عمل روان دے۔ نو که حکومت دا سوچ او نه کړی، په دے لار لاړ نه شی، جناب سپیکر! نو انجام به ئے بد ترین وی، خمونږ ورسره مینه ده، دا دے د خپل بد تر انجام نه خان اوساتی او دا دے صحیح فیصلو ته راشی که په صحیح فیصلو باندے عمل نه کوی نو خمونږ خو به ورسره مینه وی، تشه مینه به وی، ورسره خو د دوی انجام به ښه نه وی۔

Mr.Acting Speaker: Thank you very much. Thank you.

جناب احمد حسن خان : تھینک یو مسٹر سپیکر سر۔ دا داسے موضوع ده چه په دے باندے ډیره وړخ بحث کیدے شی، ځکه چه دا ما تش عوامل اوونے، د دے چه څه نتائج دی هغه ما او نه وئیل، د دے د پاره چه څه تجاویز دی هغه ما او نه وئیل چه څه Proposal وړاندے کول دی، هغه ما وړاندے نه کړل، خو جناب سپیکر! زه بیا هم ستاسو مشکور یم چه تاسو ما له کافی وخت راکړو۔

Mr . Acting Speaker: Thank you . Now I will request Farid Khan Toofan to please address.

جناب فرید خان طوفان : یو خو فرید احمد خان، ما وئیل---

جناب قائمقام سپیکر : فرید خان طوفان ۔ میرے خیال میں آپ کی دوسرے سوچ میں تھے ۔ فرید خان طوفان،

جناب فرید خان طوفان : جناب سپیکر صاحب ! زه ستاسو ډیر مشکور یم چه تاسو ما ته د Law and order مسئله چه په هغے کښې نورے ډیرے مسئلے همدی، خودکشی، لوټ مار او دا ټولے خبرے چه دی دا پکښې دی۔ تاسو ما ته موقع راکړه خو ما نه مخکښې احمد حسن چه کوم مدلل او مفصل تقریر اوکړو، په دے موضوع باندے چه څومره خبرے کیدے شوے هغه تقریباً هغوی اوکړلے۔ جناب سپیکر صاحب! زه به خبرے ډُهراوم نه او کوشش دا کومه چه زه هغه خبرے ډُهراؤ نه کړم چه کومے احمد حسن خان کړے دی خو ځنے خبرے داسے دی چه هغه کیدے شی پکښې راشی نو مخکښې نه زه ستاسو نه معافی غوارم۔ ما به نن د امن و امان دا مسئله چه کومه ده، دا دے خائے نه شروع کوله چه په ملک کښې امن و امان خراب شی نو د حکومت د

پاره د ټولو نه لوئے چیلنج مسئله چه کومه ده هغه دا ده چه هغه د خلقو د پاره د سر او د مال تحفظ یقینی کولو د پاره اقدامات اوکړی او حکومت چه څوک چلوی د هغے ټولو نه لوئے ذمه دار چیف ایگزیکټیو چه کوم دے هغه په صوبه کښې چیف منسټر وی او په ملک کښې پرائم منسټر وی۔ زه چونکه د صوبائی اسمبلئی ممبر یمه او زه دا خبره کومه، شکر دے او ما به جی نن تجویز کوؤ او زه خوشحاله یمه چه خما په تقریر کښې خوونږ د صوبے چیف منسټر صاحب په اول ځل باندے نن تشریف راوړو۔ شکر دے مونږ ورته، دا دے صوبے د امن و امان د پاره زه اولنے نیک فعال گڼرمه چه هغه د دومره غیر حاضرنی نه پس نن دلته کښې حاضر شولو، تشریف ئے راوړو، خو دا خبره زه کومه چه ما به دا ونیلے چه زه نن د دے اسمبلئی ممبرانو ته وایمه چه خمونږ صوبه بے مالکه کور دے، خمونږ صوبه بغیر د چیف ایگزیکټیو چلیږی او د امن و امان صورتحال به زه بالکل به راخم او To the point تقریر کومه۔ خما په لاس کښې اخبار دے۔ زه به دا ټول تفصیل بیانومه خو ما وے چه زه به نن د اسمبلئی ممبرانو ته وایمه چه د دے امن و امان چه خراب شوے دے ، د دے درستگئی د پاره مونږ چنده اوکړو چه په ټیلی ویژن یو اشتهار اوکړو چه خمونږه بے وطنه چیف منسټر صاحبه راشه خپل وطن ته ---(تالیاں) اشتهار ورکړو په ټیلی ویژن باندے چه چیف منسټر صاحب دِ مهربانی اوکړی۔ را دِ شی خو خمونږ د اشتهار موقع هغوی مونږ ته را نه کړه، هغوی نن پخپله باندے راغلل۔ زه جناب سپیکر صاحب ! دا خبره کومه چه خما په لاس کښې دا اخبار دے، یو منټ د پاره زه ستاسو توجه دے طرف ته راگرځومه چه په دے کښې چه تاسو اوس امن و امان مسئله ده۔ وائی " *تنگی میں قومی لشکر پر نامعلوم افراد کی فائرنگ ، دو افراد ہلاک۔ اکوڑہ پولیس کے مقابلے میں اشتہاری اہلکار ، او اکوڑہ خٹک میں تین افراد کو بے دردی سے قتل کر دیا گیا۔ بڈھ بیر میں مسلح افراد کی فائرنگ سے ایک شخص ہلاک۔ امان گڑھ میں ڈاکوؤں نے سکول ٹیچر کو قتل کر دیا۔* " دا جی د یو ورځے خبرونه دی۔ زه تاسو ته د قتل و غارت گرنی متعلق دے د پاره خبره نه کومه چه زه دلته کښې خوف و هراس پیدا کول غواړمه۔ دلته کښې خو تر اوسه پورے خلق مره کیږی

او ګاډی تختیږی، دا خبرے به دے د پاره کیدے چه دا خانے نه او بیا په دے Recovery کښ به حکومت یا پولیس چه ناکام کیدو، ونیلے چه دا خی- نن نوے یو صورتحال پیدا شوے دے، پرون په اخبار کښ وو چه په پیښور ښارکښ رکشے ډرائیور سره دوه مسلح خلق کیناستل او هغوی رکشه اوتختوله- زه جناب سپیکر صاحب ! دے شی ته حیران یمه چه دا رکشه به دوی چرته بوخی، دے ښار نه خو نے بهر استولے نه شی، دا حالات چه کوم دی، زه ستاسو او د دے هاؤس توجه دے طرف ته راوستل غواړمه چه د امن و امان دا مسئله چه کومه ده دا داسے نه پیدا شوے چه یکدم په یو ورځ کښ، دا د ملک معاشی حالات، اقتصادی حالات، سیاسی حالات چه داسے شی چه په هغے کښ د عام شهری ژوند تیرول مشکل شی نو دا پرامن ښاریان په دے باندے مجبوره شی چه راشی او هغوی ډاکے ته لاس واچوی، ټوپک ته لاس واچوی، پوډرو خرخولو ته لاس واچوی، هغه ذرائع استعمال کوی چه هغه قانونی نه وی- جناب سپیکر! خمونږ دا موجوده حکومت چه راغے د ټولو نه مخکښ پرائم منسټر صاحب اعلان نے اوکړو "قرض اتارو ملک سنوارو" د هغے د پاره او بیا نے ونیلے چه خود انحصارئی پروګرام شروع کوؤ او مونږه به قرضه نه اخلو او زه وایمه چه اے د خدائے سریه هغه کچکول آباد چه در پدر دِ ګرځوم تش دِ راوړمه- جناب سپیکر صاحب ! هغه کچکول چه کوم دے هغے سری راواغستو، هغه حکومت راواغستو چه هغے نوم ورکړو چه زه خود انحصاری کومه او زه دا وائم جناب سپیکر صاحب، چه دا خود انحصاری ده چه خما چیف منسټر صاحب په صوبه کښ نه کیښنی او بهر ګرځی-----

جناب یوسف ایوب خان (وزیربلدیات) سپیکر صاحب! میرا خیال ہے فریدخان صاحب چیف منسٹر کے دفتر جاتے نہیں ہیں، رات کو ٹی وی پر یا خواب میں ضرور نظر آتے ہونگے، کیونکہ ان کو اتنا زیادہ Miss کر رہے آپ لوگ---

جناب فرید خان طوفان: نہیں، آپ کو کیا تکلیف ہو رہی ہے، اگر چیف منسٹر صاحب سامنے بیٹھے ہوں اور میں بات کر رہا ہوں تو آپ کیوں خوف زدہ ہو رہے ہیں، آپ کو کدڑی بکیمہ نہیں کرنی چاہیے- میں کہتا ہوں کہ چیف منسٹر صاحب کو یہاں ہونا چاہیے، انکے

احکامات ہیں تو پورے صوبے میں سرکاری افسران گریڈ 18 کے ہیں، ایک رات میں وہ Dismiss ہو جاتے ہیں، تو آپ ذرا ان کو کہیں کہ وہ آئیں، تشریف لائیں ہم ان سے بات کرنا چاہتے ہیں، اگر ملک میں امن و امان کا مسئلہ ہے، تو چیف ایگزیکٹیو کو یہاں ہونا چاہیے یہ کوئی، جناب سپیکرصاحب، ما ونیل چه زه خپل تقریر د امن وامان مسئلے پورے اوساتمه۔ بله ورځ تاسو کتلی دی چه په دے پیښور ښارکښ د دے چیف منسټر د پوزے لاندے، تهکال کښ خلقو د شکلو اوبو د پاره سحر د لسو بجو نه تر دولسو بجو پورے روډ بند کړے وو۔ جناب سپیکرصاحب! دا ټولے زه د امن وامان خبرے کومه، دے خانے ته دا خبره راوستل غوارمه چه دا مسئلے چه کومے دی، که خمونږه د ملک خزانه خالی نه وے، خمونږه وسائل ټهیک طریقے سره استعمال کیدلے، اقتصادی حالات ټهیک وے، نو نه به د امن وامان مسئله پیدا کیده، نو زه هغه خبره چه ما کومه کول غوښتل، چه د دے وجوهات چه کوم دی، دا هغه پالیسئی دی د حکومت چه دکومو په وجه باندے د عام سړی هغه د روزګار مسئله چه کومه ده، هغه ختمه شوے ده۔نن د دے ملک په نوکرو پابندی ده۔ نن د عامو خلقو د پاره د روزګار مواقع نشته دے، نن جناب سپیکرصاحب ! دا شریف ښاریان چه کوم دی، په هغوی باندے مختلفے پابندیانے دی، جناب سپیکرصاحب! ما ستاسو توجه دے طرف ته راګرځول غوښتل چه هغه د امن وامان مسئلے چه په کومو خمونږه صرف د چیف منسټرصاحب یا د هغوی، برابر ته یو دوه دریوکسانو دلچسپی وی، هغه مسئله خو حل شی، تاسو اوکتل جناب سپیکرصاحب! چه تجوړی‌بنوں کښ چه کله د جمیعت علماءٔ اسلام کارکنان اغواء شول او هغه سپیشل ټاسک ته حواله شول نو هغه خو Recover شو خو د دے پیښور ښار نه چه د چیف منسټرصاحب د پوزے لاندے نه خلق تختولے شی، درے درے میاشتے کیږی چه هغه تر اوسه پورے ناست دی ،جناب سپیکرصاحب !دا مسئلے چه نن په کومے طریقے حل کیږی دا هغه زړه طریقه چه هغے ته " ګستاپو" دا طریقه چه ده دا فسطائی ریاست کښ چلیدے شی، تاسو جناب سپیکرصاحب، دے خبرے ته اوګورئی، چه د چیف منسټر صاحب په طبیعت باندے یو سړے ټهیک نه وی، د هغے د پاره بیا دوی طریقے اختیار

کړی، هغوی ته د سزا ورکولو کومے طریقے ورکوی- پرون چه ځمونږه په دے هاؤس کښې یو منسټر صاحب پاڅیدو او هغه په کومه طریقے سره، د هغه سرکاری ملازمینو متعلق دا جواب اوکړو، چه دا خو درے دی، چه مونږه درے سوه، داد هغوی الفاظ نه دی جی، دا د هغوی خبره نه ده، خنے داسے وزیران صاحبان شته دے چه چوسنیٔ ورته واخلمه چه خله کښې ورکړمه چه ماشومان یئی، تاسو دا رَوے، او نوره تاسوله د خبرو کولو څه طریقه نه درځی- دا طریقه ده، د سرکاری افسرانو د Dismiss کولو، جناب سپیکرصاحب ! چه مونږه کومه خبره په دے هاؤس کښې کوؤ نو د هغه خبره سبا په اخباراتو کښې نه وی، هغه دوی څنګه طریقے سره لری کړی- نن د امن وامان متعلق ما دا خبره کول غوښتل جناب سپیکرصاحب! چه د پیښور اردګرد نه، په ټوله صوبے کښې، په ډی آئی خان کښې، په سوات کښې، په هزاره کښې، پرون چه د دے هاؤس یو معزز ممبر اودریدو، هغوی د مانسهرے کوم صورت حال پیش کړو، جناب سپیکر صاحب! دا حکمران جماعت، د وزیراعظم د داماد د ضلعے کوم صورت حال چه هغه پیش کړو، جناب سپیکرصاحب! په ملک کښې حالات داسے دی، چه د امن وامان د پاره پرامن ځائے جیل وو، جناب سپیکر صاحب! په ملک کښې خو بهر څوک پاتے کیدے نشی، امن وامان چه خراب شی نو سړے به جیل ته ځی- نو جیل کښې دا حالات شو، چه جیل کښې هم ته په حفاظت سره نه شی پاتے کیدے-یو معززسیاست دان سره چه کوم سلوک اوشی- مونږه دا خبره کوؤ چه قیدی د حکومت په رحم وکرم باندے وی، هغه چه هر څه صورت حال شوے دے، هغوی سره چه څومره ظلم شوے دے، که هغوی خپل ځان سره دا کړی دی، نو دا د حکومت د رویے په وجه باندے، جناب سپیکر صاحب! نه جیل محفوظ دے، نن ځما په صوبه‌کښې بهر کور محفوظ دے،پرون په دے کوهاټ روډ کښې غل ورغلے دے او د کور ټول خلق ئے تړلی دی او بیا ئے ډاکه ترے کړی ده، او بیا تلی دی، جناب سپیکر صاحب! په حیات آباد کښې زه اوسیږمه، ځما د کور سره جوخت کور دے، په هغے کښې د افغان مهاجر کور ته ماښام،مازیګر قضا، او ماښام کیدونکی وخت کښې سړی ورغلل او هغه

يتول کور والا ئے Fallen کړل او بيا ورته ئے اووئيل چه ديوال ته مخ کړئی او بيا هغه اولګيدل، د هغوی په مخ کښ ئے دغه ځامن مړه کړل او دا غله چه کوم دی دا د تهانړے په طرف په منډه لاړل، چا ترےپوښتنه او نه کړله، زه ورغلمه د تعزيت د پاره، ما ترے پوښتنه اوکړه، ما ورته اووئيل تاسو له څوک د حکومت خلق راغلی دی، څوک پوليس افسر درته راغلے دے، ما ته ئے اووئيل چه ځما دوه ځامن خو ئے مړه کړل، څوک راغلی نه وو، خو ځما د کورخوا کښ چه يو کور دے، د دے نه ټيلی ويژن پټ شوے وو، او هر ماښام به پوليس والا راتلل، ټيلی ويژن چه پټ شی، میں یہ نہیں سمجھ رہا کہ سردار صاحب کیا فرما رہے ہیں، لیکن جب میں تقریر ختم کروں، اگر وہ جواب دینا چاہے تو پھر دیں۔ نو جناب سپيکر صاحب! ما دا خبره کول غوښتل چه په حيات آباد کښ دا صورت حال پيدا شی، دا خو د بهر حال شو، ځما د حيات آباد حال شو، ځما د جيل حال شو۔ ځما د پيښور ښار حال شو، خو اسمبلی هم اوس محفوظه پاتے نه شوه۔ جناب سپيکر صاحب! په دے اسمبلی چيمبر کښ دوه وزيران په جنګ شو، (قہقہے) امن وامان حالات دومره خراب دی، حالات دومره خراب دی چه ځما په اسمبلئی کښ وزيران جنګيږی----

جناب یوسف ایوب خان: (وزیر بلدیات) سپیکر صاحب! اگر اجازت ہو۔ یہاں تو سارے وزیر بیٹھے ہیں۔ بقول فرید خان کے اور ان کے منہ میں چوسنی ہونی چاہیے۔ لڑائی جھگڑے تو ہونگے۔ فرید خان ادھر آجائیں جی' یہ بھی وزیر بن جائیں تو میرے خیال میں ساری چیزیں درست ہو جائینگی۔

جناب قائمقام سپیکر: آپ کیسے بول رہے ہیں۔

جناب فرید خان طوفان: آپ کو پتہ ہے کہ میں وزیر تھا اور میں نے وزارت چھوڑ دی ہے' میں جان کر نہیں جاؤنگا' میں وزارت چھوڑ کر جانا چاہتا ہوں' اور یہ بھی میں آپ کو بتا دوں کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں' حقیقت پر مبنی بات کر رہا ہوں۔ میں کسی کی توہین کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ میں حقیقتاً کہہ رہا ہوں یہ طریقہ ٹھیک نہیں ہے' یہ جو میں کہہ رہا ہوں کہ آپ کی اسمبلی میں پرسوں کیا ہوا؟ اب ایک حکومت ذمہ دار ہوتی ہے امن و امان کے لئے تو کل حکومت کہاں تھی؟ اس جمہوری دور میں ایک حکومت کے لئے طاقت کا سرچشمہ جو ہے وہ اسمبلی ہے۔ حکومت اسمبلی سے باہر چلی گئی۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں

سردار مہتاب عباسی' چیف منسٹر صاحب سے کہ اب آپ کو کیا حق ہے حکومت کرنے کا' اب آپ آئینی طریقے سے اور قانونی طریقے سے آپ کو کیا حق پہنچتا ہے کہ آپ کی حکومت کے سب لوگ اس ایوان سے واک آؤٹ کر گئے' یہ دنیا کی پارلیمانی تاریخ کا ایک انوکھا واقع ہے۔ پوری دنیا کی پارلیمانی تاریخ میں کہیں ایسا نہیں ہوا کہ حکومت اسمبلی سے باہر جائے' اور اپوزیشن یہ تو ہماری لیڈرشپ کی ہمارے ممبران کی شرافت ہے کہ ہم نے حکومت بنانے کا اعلان نہیں کیا' ورنہ میں کہنا چاہتا ہوں کہ اس کے بعد اگر چیف منسٹر صاحب مجھے ڈسٹرب کر رہے ہیں لیکن میں ان کو کہتا ہوں کہ میں جو باتیں کہنا چاہتا ہوں' شاید وہ کچھ لوگ آپ کے سامنے نہ کہیں۔ اس لئے نہیں کہ مجھے چیف منسٹر' سردار صاحب سے ہمدردی ہے' مجھے اس چیف منسٹر کی کرسی سے ہمدردی ہے' کہ یہ جو کرسی ہے یہ ہمارے صوبے کے چیف منسٹر کی کرسی ہے اس پر جو بھی آدمی بیھٹتا ہے' اس پر لازم ہے کہ وہ اس صوبے کے مفادات' اس صوبے کے وزیر اعلیٰ کی یثیت سے' اس صوبے کے عوام کی خاطر یہاں کی فکر کریں' یہ میں اس لئے دُھرانا اہتا ہوں کہ ہمارے چیف منسٹر جو ہیں صوبے سے اکثر غیرحاضر رہتے ہیں' میں اس چیز دوبارہ اس لئے آرہا ہوں کہ وہ بار بار' سر! آپ مجھے گھنٹی دے رہے ہیں' میں آپ سے رض کرونگا' کیونکہ صوبے کا چیف منسٹر مجھے ڈسٹرب کر رہا ہے۔ تو آپ مجھے وقت دیجئیے' ، بات کرنا چاہتاہوں' صرف آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ پرسوں جو حکومت نہیں تھی ر آج جو یہاں حکومت بیٹھی ہے' اس طریقے سے' نن چه دے کرسو باندے عاجزان ۔یبانان د سکول د ماشومانو غوندے کیښنو لی دی، دا چاکیښنو لی دی، دا ۔ف منسټر په یو ټیلی فون باندے، خما د وزیرانو صاحبانو چه حکومت به ۔ی امن وامان به قائمه وی او دا نظام حکومت به چلوی۔ د هغوی سره ۔نړه همدردی ده چه عاجزانو سره څه اختیار نشته دے، پرون چه دوی ۔یدل نو د دوی د حل د پاره د بهر نه سړے راغلو، چه هغه نه ممبر دے، نه ۔ دے نه وزیرعلٰی دے۔ جناب سپیکر صاحب! دا عاجزان وزیران چه دی، دومره اختیارات د دے د پاره غواړی چه امن وامان قائم شی، دا رات چه غوارمه خان د پاره نه غوارمه، دا خما عاجزان وزیران چه دی ۔ی وائی چه زه د درے په خائے باندے درے سوه اوباسمه، دے عاجز ۔تیار کوم خائے کښی دے۔ ماته پته ده چه د خپل ډیپارټمنټ وزیرانو ته

سیکرټریان وائی چه بهرکیښېنئ، خمونږه انتظار اوکړئی- دا اختیارات زه ده د پاره غوارمه چه د وزیر یو خپله Dignity ده، د وزیر یو خپل عزت دے، د دے وزیر عزت به د چیف منسټر د لاسه به د هغوی عزت قائمیږی، ګنی نو د چیف منسټر په صوبه کښې،د چیف ایګزیکټیو دا طریقے چه کوم ئے خوښ وی، که هغه ممبر نه وی، قوم به ووټ هم ورله نه وی ورکړے، حکومت به هغه خلق کوی چه چا له ووټ نه وی ورکړے، وزیر به کابینه کښې هله حلف اخلی یو، او اختیار به د غیر منتخب سړی سره وی- جناب سپیکر صاحب! زه دا خبرے خکه کول غوارمه چه نن خمونږه صوبے ته ډیرے مسئلے ورپیښے دی-تاسو اوګورئی چه په قومی لیول باندے خما د Net Porfit خبره ده، احمدحسن خان اوکړه زه ئے دهُراوُمه نه، دا دلته د پی اینډ ډی میټنګ شوے دے- په دے اسمبلی پی اینډ ډی کمیټئی کښې، خمونږه د پی اینډ ډی سیکرټری چه کوم دے، هغه وائی چه مونږه له ئے پیسے نه دی راکړی، خما د صوبے د وزیراعلیٰ صاحب دا حق جوړیږی چه د دے صوبے د حق د پاره، د کرسئی پرواه او نه کړی، دریو اسمبلو چه د مسلم لیګ، پیپلز پارټئی، د جمیعت ممبران،او نور د ټولو پارټو ممبران ورکښې شامل وو، هغوی اوونیل چه دا کالاباغ ډیم مه جوړه وه، جناب سپیکر صاحب، زه دا خبره دے د پاره کول غوارمه چه میاں نوازشریف چه کوم دے هغه د ټول پاکستان وزیراعظم دے، میاں نوازشریف چه دے هغه د ټول پاکستان، خان ته د ټولو عوامو لیډر وائی او مسلم لیګ دا دعویٰ کوی چه واحد دا لیډر دے چه ټولو صوبو کښې ورته د خلقو سپورټ حاصل دے، زه ورته وایمه چه اے خما جمهوری وزیراعظم صاحب، په دے ملک کښې د څلورو یونټونو، د څلورو صوبو مشتمل یو مملکت دے او درے اسمبلئی تاته وائی چه کالا باغ ډیم مه جوړه وه او تاته یوه د پنجاب اسمبلی سفارش کوی چه دا کالاباغ جوړ کړه، زه تانه، جمهوری وزیراعظم صاحب پوښتنه کوم چه درے اسمبلئی چه درته وائی چه ډیم ئے جوړه وه، ته د چا خبره منے،چه ته د پنجاب خبره منے،او د دریو نه منے، زه مجبور یمه دا حقیقت زه بیان کومه، چه نن ته په خپلو پالیسو باندے خان صرف او صرف د پنجاب

وزیراعظم ثابترے، او که ته د پنجاب وزیراعظم نه ئے او ته جمهوری وزیراعظم ئے نو ته به د دریو صوبو خبره منے۔ جناب سپیکر صاحب! زه دا خبره د دے د پاره کومه چه نن خما د پنجاب د خلقو سرګ همدردی ده، خما د پاکستان سره همدردی ده، خما د پنجاب 60% Population د پاکستان دے، پاکستان پنجاب دے، زه د پنجاب خلقو ته دا وایمه چه اے دپنجاب خلقو، تاسو ته موجوده حکمران چه کوم دے دخپلو پالیسوپه وجه باندے آیا چه تاسو چه ورله ووټ ورکړے دے چه دشمنان جوړ کړی، چه ستاسو دشمنان شی نو دا به د سالیمت ته خیرشی؟ جناب سپیکرصاحب دا داسے خبرے دی چه زه ئے خکه کول غوارمه، چه دا داسے یوخانے دے چه په دے کښ وزیراعلی صاحب ناست دے زه ورته وایمه، چه ته په کالا باغ ډیم باندے پابند ئے تا ما سره ووټ کړے دے، تا په کالاباغ ډیم باندے په 1985 کښ ووټ ورکړے دے، ستا په پارټی په 1988ء کښ ووټ ورکړے دے، ستا پارټی په 1990ء کښ ووټ ورکړے دے، تا ماسره په معاهده دستخط کړے دے، که بل څوک نه منی نوازشریف دِ نه منی، پنجاب دِ وانی چه جوړ دِ کړی، ته د دے خبرے پابند ئے، د شرافت د اخلاقو دا تقاضا ده چه بحیثیت د پاکستان دیو غیرتی شهری، ته اودریږے او ته اووانے چه دا خما اخلاقی امتحان دے، په دے کښ په کرسئی باندے خما پرواه نشته، نواز شریف دِ خفه شی، پرائم منسټردِ خفه شی، او دا ماته پته ده جناب سپیکر صاحب! چه د پرائم منسټر اوخما د صوبے د چیف منسټر صاحب په مینځ کښ څومره اختلافات دی، هغه خبرے زه نه کول غوارمه چه کوم د دے خانے مناسب نه دی، زه د دے نه هم خبر یمه چه د پرائم منسټر، جناب سپیکر! تاسو ته زه عرض کول غوارمه، دا خبرے زه خکه کومه چه خما د صوبے چیف منسټر دے، زه ورته وایم چه که ته Behaviour کوی۔ خما د صوبے چیف منسټر ئے، مونږه تا سره یو، د پرائم منسټر پرواه مه کوه، ته اودریږه، ته غیرت اوکړه، ته پښتو اوکړه، ته د دے صوبے سرے شه، ته دلته کښ اودریږه او دے پرائم منسټر ته دا خبره اوکړه چه کالا باغ نامنظور خما اسمبلی ونیلی دی، چه تر څو پورے خما اسمبلئی سره تا خبره نه وی کړی، ته ئے نه شی جوړه ولے،

خما دا Net profit چه کوم دے، ما سرہ تا ایگریمنټ کړے دے، نواز شریف صاحب ما سره ایګریمنټ کړے دے، خما د پارټئی دا نره بی بی ناسته ده، دا اے جی این قاضی په فارموله باندے هغوی مونږ ه سره دا فیصله کړے ده، نن سبا د هغه فارمولے د بدلولو کوشش کیږی جناب سپیکر صاحب! زه تاسو ته دا وایمه، وانی چه خزانه خالی ده ---

میاں گل اسفندیار امیر زیب: (وزیر تعلیم): جناب سپیکر! دا په لاء اینډ آرډر باندے بحث روان دے۔

جناب فرید خان طوفان: زه په لاء اینډ آرډر باندے بحث کومه، دوی له خو تاسو که هغه خما خبره مو منلے وے چه چوسنی مو ورله ورکړے وے نودے به آرام سره ناست وے۔ چوسنی چوپه او ته دا دومره خبرے څه د پاره کوے، که ماله بیا راپاڅی، بیا به زه دا خبرے ورسره کوم، جناب سپیکرصاحب! زه تاسو ته دا عرض کول غوارمه، چه دا خبرے زه دے د پاره کوم چه نن په پاکستان کښ مسئلے د دے روزګار، د امن و امان، لاء اینډ آرډر، دفیډریشن د بچ کولو دا خبره راپیدا شوے ده، دا خبره په دے انداز باندے ده، چه په پاکستان کښ نورو دریو صوبو ته دا تاثر ورکړے کیږی چه تاسو د پاکستان په مملکت کښ هیڅ حیثیت نشته دے او چه دلته هره څه فیصله کیږی، اول به د پنجاب نه پوښتنه کیږی، دا که د هغوی خوښه وی خو ټهیک ده او که د هغوی خوښه نه وی نو هغه که ته تلاوت کوے، که ستا هغه ملا دِ قبول نه دے، که تا ته جمات د هغوی قبول نه دے نو دا خبره ستاسو په خدمت کښ عرض کول غوارمه جناب سپیکر صاحب! دا خو خما د ملک حالات دی، خما د اسمبلئی دا 83 ممبران چه دی، چه هغوی د دے صوبے حکومت جوړه وی په هغوی کښ څومره بے چینی ده - جناب سپیکر صاحب! وزیراعلیٰ صاحب دلته ناست دے، زه د هغوی په نوټس کښ دا خبره راوستل غوارمه چه دا په کوم قانون کښ لیکلی دی چه تاسو چه راغلئی او تاسو په دے اسمبلئی کښ اعلان اوکړوجناب سپیکر صاحب! زه د وزیراعلیٰ صاحب توجه دے طرف ته راګرځول غوارمه چه تاسو راغلئی او

تاسو دلته کښې اعلان اوکړو چه په دےصوبه کښې به هیچا سره به بے انصافی نه کیږی۔ د هغه علاقو سره چه کومے پسمانده پاتے شوے دی، د هغوی سره به انصاف کیږی۔ زه تاسو نه دا پوښتنه کومه چه آیا تاسو ته ډی۔ آئی خان، بنوں، لکی، کرک، کوهاټ بونیر او دیر د هزارے نه زیات ترقیافته ښکاری ؟ تاسو د دے علاقو سکیمونه په کوم انصاف لاندے د ټولو نه شفټ کوئی؟ آیا جناب سپیکر صاحب! تاسو په کوم قانون باندے چه د مرکز نه مونږ کوم سکیمونه په Legal طریقه باندے Process کړے دی او شوے دی، تاسو هغه بدلوئی، په چارسده او په کرک کښې دا انتقامی کارروائی روانه ده۔ مونږه دا خبره نه کوؤ، بالکل سوال مونږه نه کړے دے او نه کوؤ او نه داسے مطالبه کوؤ چه مونږ باندے څوک احسان اوکړی، مونږ دا وایو چه یو خبره کوئی مه چه وایئی چه زه پیښور ، تاسو د ټولے صوبے وزیر اعلٰی یئی، پیښور، چارسده ، مردان، صوابئی ستاسو په دے صوبه کښې راځی، او کنه تاسو په دے انتقام کوئی چه زه به صوبه کښې په پیښور، مردان ، چارسده، صوابئی کښې مزدورکار همیکښې ناست وی، نن چه صوبه کښې ستا کوم قوت دے، د مسلم لیګ Active کارکنان دی هغه خو ستا په دے ضلعو کښې دی، ته د هغوی سره دُشمنی کوے او ته وائے چه زه هزاره کښې ګیښنم۔ ته ایبټ آباد، هری پور ته ځے، زه دا خبره خکه کول غواړمه چه نن، خمونږ خو دا خیال وو چه چارسده، مردان صوابئی او نوښار سره خصوصاً دا سلوک کیږی۔ خو اوس مونږ ته دا پته اولګیږ چه نه جناب سپیکر صاحب! په هزاره کښې هم صرف خما دا وزیراعلٰی صاحب او خمونږه سابقه ډپټی چیف منسټر صاحب خکه چه اوس د هغوی په ځائے یو بل ډپټی چیف منسټر راغلے دے، هغه عاجز سره دا یو بل ډیر ظلم شوے دے۔ زه دا وایم چه دغه ځائے کښې روان دے۔ طارق سواتی صاحب نه پوښتنه اوکړه، سخی تنولی صاحب نه پوښتنه اوکړه، دا چه کوم ممبران دی، دوی نه پوښتنه اوکړه چه هغوی سره څه روان دی، خما جناب معلومات دی چه د حکومتی پارلیمانی پارټئی کښې هم دا مطالبه کیږی چه د صوبائی اسمبلئی ممبرانو حق چه کوم دے صوبائی اسمبلئی ممبرانو قانونی ینی او د هغوی د حیثیت مطابق Status ورکولو چه کوم حقدے، د هغے د

حکومت تدارک اوکړی۔ ما ته یادیږی چه خمونږ وزیراعلٰی صاحب چه کله حلف واغستو، هغے نه پس هر ممبر ته به نے وے چه" اب میں نہیں چاہوں گا کہ کسی ممبر کے بغل میں فائل ہو اور وہ سیکرٹیریٹ میں گھومے پھرے یہ ایک ممبر کی توہین ہے، آج وہ ممبر بغل میں فائل لے کر سیکرٹیریٹ میں داخل نہیں ہو سکتا، داخل نہیں ہو سکتا، جناب سپیکر صاحب۔

جناب قائمقام سپیکر: جناب فریدطوفان صاحب! آپ کو 25 Minutes مل گئے ہیں لاء اینڈ آرڈر پر اور یہ موضوعات آگے ایجنڈا میں شامل ہیں۔

جناب فرید خان طوفان: زه تاسو دے طرف ته--- زه یو خبره کومه۔

وزیر بلدیات: سپیکر صاحب! یہ لاء اینڈ آرڈر کی بحث ہے ذرا Kindly you should give them directions.

جناب فرید خان طوفان: زه صرف یو خبره کول غوارمه۔

Mr. Acting Speaker: Only one minute.

جناب فرید خان طوفان: جناب سپیکر صاحب! تاسو اوس اوس +++*

وزیر بلدیات: سر! نقل اُتار کر یہ باتیں کرنا This should be expunged please

Mr.Acting Speaker: Expunged.

جناب فرید خان طوفان: کیا Expunge، میں دوبارہ کہوں گا---(قہقہہ)

جناب قائمقام سپیکر: وہ عمل Expunge ہے، باتیں تو---

جناب فرید خان طوفان : جناب سپیکر صاحب! دا خبرے چه ما تاسو ته کول غوښتل، هغه ما تاسو ته اوکړے۔ ستاسو په ذریعه باندے زه دا خبره دلته کښې په ریکارډ باندے راوستل غوارمه جناب سپیکر صاحب چه خما په دے امن و امان په مسئله کښې خما د صوبے د حقوقو په مسئله کښې، خما د دے وطن د غریبو او د پښتنو د مفادو په حواله کښې زه د خپلے صوبے وزیراعلٰی صاحب ته چه ننه پورے اوس دا خبره به هغه ثابتوی چه آیا دے د دے یو چیف منسټر چه کوم وی، جناب سپیکر صاحب! دا خبره ختموم که تاسو ما ته توجه

---

*بحکم جناب سپیکر صاحب حذف کیا گیا۔

راکړه، د چیف منسټر د ټولو نه لوئے طاقت د هغه پارلیمانی پارټی وی، بیا د هغه اسمبلی وی او بیا د هغه د صوبے عوام وی. زه ورته وایم چه تا سره د صوبے عوام نشته، تا سره د خپلے پارلیمانی پارټئی ممبران نشته، تا ته د دے اسمبلی ممبرانو، ما ته پته ده جناب سپیکر صاحب! که دے خما غونتےعام ممبر شی، دے Resign ورکړی، ځکه چه اوس اخلاقی جواز نے پرون ختم شوے دے، حکومت بهر وتے دے. دے د استعفیٰ ورکړی او دلته د راشی او بیا د Vote of confidence واخلی نو مونږ به هغه اول خلق یو چه مونږ به دے تسلیم کړو. زه ستاسو ډیره شکریه ادا کوم. ډیره مهربانی شکریه السلام علیکم۔

جناب قائمقام سپیکر: میں اب جناب علی افضل جدون صاحب، وزیر قانون و پارلیمانی آفیئرز سے درخواست کروں گا کہ وہ ایجنڈے کے اس آئٹم کی بحث میں حصہ لیں اور Wind Up کریں۔ آپ جتنی دیر چاہیں بول سکتے ہیں کیونکہ آپ نے مطالبہ کیا تھا کہ میں کم از کم میں زیادہ بولوں گا۔

ارباب محمد ایوب جان: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر سر! لاءمنسٹر اس وقت On behalf of Chief Minister جواب دیتے ہیں جب آنریبل چیف منسٹر صاحب اسمبلی میں موجود نہ ہوں۔ چیف منسٹر صاحب کے پاس ہوم ڈیپارٹمنٹ بھی ہے تو میری آپ سے یہ ریکوئسٹ ہو گی اور آنریبل چیف منسٹر صاحب سے بھی ریکوئسٹ ہو گی کہ شاید وہ اس پر زیادہ اچھے طریقے سے اور تفصیلا" ہاؤس کو مطمئن کر سکیں کیونکہ یہ محکمہ بھی چیف منسٹر صاحب کے پاس ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہو گی محترم ممبر صاحب کے جواب میں، یہ بات نہیں ہے ہم نے جناب والا! آپ کے حکم کے مطابق، آپ نے رولز آف بزنس کے تحت سپیکرز کی لسٹ مانگی تھی کہ کون کون کس جانب سے Participate کرے گا تو اس لئے وہ لسٹ آ گئی اور اس میں تاریخ گزر گئی ہے اور ہم چونکہ ایک بڑی جمہوری جماعت ہیں تو اقتدار کا ناجائز فائدہ نہیں اٹھاتے اس لئے ہم اس بات سے، تاہم چیف منسٹر صاحب کا اپنا ایک استحقاق ہے۔ (قطع کلامی)

جناب قائمقام سپیکر: ویسے اگر ہاؤس چاہے تو ہم Rules Suspend کر سکتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: تاہم میں Kindly ایوان کی نمائندگی نہیں بلکہ As a

Minister for Law and Parliamentary Affairs چونکہ اس وقت وہاں کوئی موجود نہیں تھا اس لئے میں آپ کے حکم کی تعمیل کر رہا ہوں اور میں جناب ارباب صاحب سے معذرت کے ساتھ یہ عرض کرتا ہوں ۔ اگرچہ یہ بہت اچھا ہوتا آپ محظوظ ہوئے ----

وزیر جنگلات : یہ ضروری نہیں ہوتا کہ ہر بات کا جواب چیف منسٹر دیں، کوئی بھی منسٹر جواب دے سکتا ہے جی ----- (شور / قطع کلامیاں)

وزیر بلدیات : سپیکر صاحب ! لاء اینڈ آرڈر پر جو باتیں ہوئی ہیں وہ Irrelevent باتیں تھیں، اور ہم نے آرام سے سنی ہیں اب میرا خیال ہے کہ جو Winding Up speech ہے وہ بھی آرام سے سنیں --- (شور / قطع کلامیاں)

جناب قائمقام سپیکر : میرے خیال میں جناب علی افضل جدون کی تقریر میں سب سے زیادہ مداخلت ہوتی ہے --(شور / قطع کلامیاں)-- انہوں نے تقریر شروع کرنی ہے، میں نے ان سے ریکوئسٹ کی ہے --(شور)-- پلیز ------ ارباب صاحب ! آپ بیٹھیں تاکہ وہ اپنی تقریر شروع کریں ۔ آپ بیٹھ جائیں پلیز ۔ ارباب صاحب There is no point of order during the speech, there is no point of order during the speech of honourable Minister . Honourable Minister Ali Afzal Jadoon Khan.

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب سپیکر ! میں جب بھی آتا ہوں تو کسی نہ کسی حادثے یا طوفان کا شکار ہوتا ہوں ----- (قہقہے)

جناب فرید خان طوفان : جناب سپیکر ! اب مجبور ہو کر میں ----

جناب قائمقام سپیکر : Please, No point of Order وہ یہ طوفان نہیں ہے ان کا آپ کی طرف اشارہ نہیں ہے، پلیز ----- (قہقہے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور : جناب والا ! جناب سپیکر ! میری مراد فرید خان طوفان اسم با مسما نہیں تھا میری طوفان سے مراد سیلاب ،آندھیاں ،طغیانیاں وہ طوفان تھا --- (قہقہے) --- اور میں صرف اتنا عرض کروں گا، آغاز سے پہلے، اپنے محترم بھائی اورنگ زیب خان سے معذرت کروں کے ساتھ ------

جناب محمد اورنگ زیب خان : آج جمعہ ہے جی ۔

جناب قائمقام سپیکر: آج جمعہ ہے تو آپ آذان دینا چاہتے ہیں۔ بیٹھ جائیں پلیز۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جی، بہت بہت مہربانی ہے کہ انہوں نے، کیونکہ میں نے کل جمعہ کہہ دیا تھا میں اپنے بھائی کا مشکور ہوں کہ انہوں نے یہ یاد کروا دیا ہے اور میں جناب اورنگ زیب خان سے معذرت کے ساتھ یہ کہوں گا کہ

خدا تجھے کسی طوفان سے آشنا کر دے
کہ تیری بحر کی موجوں میں اضطراب ہو

جناب قائمقام سپیکر: وہ ایک طوفان سے آشنا ہیں -----(قہقہہ)--

جناب محمد اورنگ زیب خان: میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں جی۔

کہیں لہو کی صلیبیں نہ آہ کی زنجیر
بجھا بجھا سا وہ کم حوصلوں کی بستی میں

(قہقہے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور: ماشاء اللہ، یہ بہت اچھا ہوا ہے کہ میرے محترم بھائی کو بھی کچھ شعر کہنے کا مزید موقع مل گیا ہے۔ اس لئے میں نے یہ شعر کہا تھا کہ ان کو بھی موقع ملے کیونکہ اس دفعہ آپ نے ان کو گفتگو کا ٹائم کم دیا اور میرے دل میں بطور میرے سینئر بھائی کے ہمدردی ہے۔ (قطع کلامی)

جناب قائمقام سپیکر: پھر بھی آپ کو مجھ سے گلہ ہے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور: جناب والا! نہیں آپ سے گلہ نہیں ہے۔ جناب! گلہ تو نہیں ہے میں شکوہ بھی نہیں کر سکتا۔ تو میں اپنی بات کا آغاز کرتا ہوں کیونکہ میرے محترم بھائیوں کی، آنریبل ممبرز کی تقاریر بڑی دھواں دار تھیں اور جہاں لاء اینڈ آرڈر ہو وہاں کلاشنکوف، ڈاکہ، اغواء اور یہ تمام چیزیں اس کا ایک حصہ بن جاتی ہیں تو میں صرف یہ کہوں گا کہ آخری جو تقاریر تھیں تو یہ آپ کا بڑا حوصلہ ہے اور میں تو اپنی، ہمارے ہزارہ میں ہندکو کی زبان میں جس کو پشاور کے لوگ بھی جن کو ہندکو سے واقفیت ہے، وہ سمجھتے ہیں کہ اس موضوع پر جب تقریر ہو رہی تھی تو غالباً جو موضوع تھا اس پر کم اور موضوع سے زیادہ جو بات تھی اس پر زیادہ زور دیا گیا تو میں یہ بات کر رہا تھا آنریبل ممبر سے کہ یوں پتہ چلتا تھا کہ

"انی پیوے تے ڈوری چٹے تے آٹا کیوں نہ کٹے"

اب اس کے ترجمہ کے لئے میں گزارش کروں گا ارباب صاحب سے کہ اگر آپ اس کا پشتو میں ترجمہ بھی کر دیں کیونکہ اگر کسی کو یہ سمجھ آئے تو اور محظوظ ہوں گے کہ

انی پیوے تے ڈوری چڑھے تے آٹا کیوں نہ کھٹے۔

ضروری سمجھتے ہیں تو چھوڑ دیں تو خیر ہے یہ ویسے ہی وقت ضائع ہو گا۔ جناب! یہ صرف اس لیے ہے تاکہ ہم اس ماحول کو اتنا Tense نہ ہونے دیں۔ اس ماحول کو Tense ہونے سے بچائیں کہ جس کا یہ شکار ہیں کیونکہ بات ہمارے مشرق سے شروع ہوتی اور شمال کے کسی دوسرے کونے میں جاکر ختم ہوتی ہے اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہم کسی کا Head and tail سمجھنے سے قاصر رہ جاتے ہیں۔ یہ بڑا اچھا موضوع تھا جناب والا! اور میں حزب اختلاف کے قائدین اور اراکین کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ موضوع جو کہ بڑی اہمیت کا حامل تھا اسے آج کی بحث کے لئے منتخب کیا اور اس میں قابل قدر مقررین نے بڑی اچھی تقاریر کیں، بڑی اچھی تجاویز آئیں اور یہ بڑا ضروری ہے کہ ہم اسمبلی کے ایوان کے ذریعے حکومت کی کارکردگی کے مختلف پہلوؤں کا نوٹس لیں۔ جناب والا! عوام کی جان و مال کا تحفظ کسی بھی اچھی اور ذمہ دار اور جواب دہ حکومت کا اولین فرض ہوتا ہے اور سرحد اسمبلی نے اس اہم بحث کو زیر تجویز لا کر ایک قابل تحسین کام کیا ہے اور اس میں میرے بہت سے بھائیوں نے بڑے مثبت اور موثر انداز میں اپنا مؤقف پیش کیا اور بہت کم حضرات نے ان مشکلات کو بھی مدنظر رکھا جو Law & Order enforce کرنے والی ایجنسیوں کو درپیش ہوتی ہیں، کیونکہ یہ اس صوبے کا اجتماعی معاملہ ہے، جہاں ہماری شکایات ہوں گی وہاں اس کے ازالے کا اہتمام بھی ہونا ضروری ہے اور اس کے لئے قابل احترام اراکین کی رائے ہم سب کے لئے قابل ستائش ہے۔ یہاں زیادہ اعتراض پولیس کی کارکردگی پر ہوا اور جو ہم نے اپنی ناقص عقل سے سمجھ سکا، ہو سکتا ہے میرے سمجھنے میں غلطی ہو، میرے کہنے میں بھی کچھ ابہام ہو، مگر اکثر مبہم کی شکایات صوبے کی عمومی حالت پر نہیں تھیں۔ اگر کوئی شکایت تھی تو وہ غالباً انفرادی حیثیت سے زیادہ تھی اور اس میں اجتماعی عنصر کم تھا۔ مثلاً اگر کسی خطہ میں کسی ایک آنریبل ممبر اور کسی ایک سرکاری مشیر کا آپس میں گھریلو اختلاف ہے تو یہ گھر کی بات ہے گھر کی باتیں آدمی گھر میں نمٹاتا ہے۔ تاہم مجھے اس سے کوئی اختلاف نہیں اور میں اس بات کے حق میں ہوں کہ ممبران اپنی جائز شکایات کا اظہار کرنے کے لئے اس فورم پر آتے ہیں۔ جناب والا! مجموعی مفاد سے الگ اگر صرف اپنی ذاتی وجوہ پر بات کی

جائے تو پھر وہ عمومی بحث کے لحاظ سے اپنا وزن کھو دیتی ہے' البتہ ہم ان تکالیف کو اسمبلی کے دیگر فورم' دیگر رولز و قواعد' ایڈجرنمنٹ موشن' کال اٹینشن یا پریویلج موشن کے ذریعے سے بھی پیش کر سکتے ہیں' مجھے بڑی خوشی ہوتی کہ یہاں اس کی مثبت تجاویز پیش ہوتیں۔ جناب والا ! اس پوری بحث کے دوران ہمارے ایک قابل قدر ممبر جس کا یہاں حوالہ بھی دیا گیا' انہوں نے اپنے ضلع کے بارے میں مخدوش صورت حال کا اظہار کیا اور جناب والا! میں یہ بھی عرض کرتا چلوں کہ جس وجہ سے یہاں یہ حوالہ دیا گیا میرے ایک آنریبل ممبر نے حوالہ دیا کہ حکومتی جماعت کا واک آؤٹ' حالانکہ حکومتی جماعت کا واک آؤٹ اس نوعیت کا نہیں تھا اور نہ ہم اس بات پر تکرار کرنا چاہتے ہیں کیونکہ **Issues are resolved and those issues which have been discussed and resolved should not be debated upon.** مگر میں اتنا عرض ضرور کروں گا کہ جہاں یہ ڈس کریڈٹ دینے کی کوشش کی جاتی ہے کہ ایک حکومتی جماعت کے رکن نے ایسا کیا تو وہاں اس جماعت کو کریڈٹ بھی دیا جائے کہ اس جماعت کے اندر جمہوریت کی روح کس قدر تازہ ہے' کس قدر جواں اور رواں ہے کہ وہاں اس جماعت کے ممبر اپنی پارٹی کے مفاد کے خلاف بھی بات کر جاتے ہیں---

(تالیاں) کیونکہ ہماری جماعت جناب والا معذرت کے ساتھ کسی ایک خاندان کی چھاپ کی جماعت نہیں ہے' وہاں عہدوں کی بانٹ دادا سے باپ' باپ سے بیٹا' بیٹے سے پوتا' پوتے سے پڑ پوتے پر نہیں جاتی' بھائی سے بہن کو نہیں جاتی' وہاں اس کے عہدوں کی تفریق عہدوں کی چناؤں کارکنوں کی مرضی سے اور کونسلروں کے انتخاب سے معاف کرنا میرا اس مراد کسی خاص جماعت پر تنقید کرنا نہیں' یہ میں اپنا موقف پیش کرتا ہوں اور جس جماعت کو آپ سمجھتے ہوں' اس کا میرے دل میں بڑا احترام ہے کیونکہ وہ میراث ہے' وہ جماعت میراث ہے' وہ میراث ہے ایک فلسفے کی اور اس میراث کو وہی چلا سکتے ہیں جو اس کے وارث ہوں' لیکن اگر دوسری جماعت بھی اس میراث کو اپنا سمجھے تو پھر مجھے معذرت کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ وہ میراث کیا تھی' پاکستان کو توڑنے کی پاکستان کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کرنے کی' پاکستان میں منافرت اور منافقت پھیلانے کی' پاکستان میں طبقاتی جنگ پیدا کرنے کی' پاکستان کو مالک اور مزارع سے لڑانے کی پاکستان کے بستے گھروں کو اجاڑنے کی' تو ہر ایک کی اپنی اپنی سیاست ہٹ اور خدا اپنی سیاست سب کو نصیب کرے' میرا اس پر کوئی گلہ یا شکوہ نہیں ہے کیونکہ جب لوگ اس

سیاست کو پسند کرتے ہیں تو پھر وہ ان کا ساتھ دینگے اگر ہمیں ان سے کوئی اختلاف ہے تو ہم اپنے اختلاف کی سزا بھگتنے کو بر وقت تیار ہیں دوسرا جناب والا میں یہ عرض کروں کہ لاء اینڈ آرڈر پر جتنی بھی بات ہوئی، وہ لاء اینڈ آرڈر پر کم، معیشت اقتصادیت، کسی عدالت کا فیصلہ، کسی مجرم کی عدالت میں حاضری اور غیر حاضری کی بات، کسی ملک کی دولت کو لوٹنے والوں کے تحفظ کی بات، کسی کے محاسبے کی بات اوروہ تمام سیاسی باتیں جو کہ ہم اپنی عمومی بحث میں بھی کر سکتے تھے، چاہے وہ جنرل بجٹ پر ڈسکشن کی بات ہو یا اپنے پارٹیز کے فورم پر بات ہو یا ہم جب کبھی کبھی واک آؤٹ کر کے باہر جاتے ہیں اور اخباری نمائندے، ہمارے بھائی، جب ملتے ہیں تو وہاں بھی آپ اپنے موقف کا کھلا اظہار کر سکتے تھے مگر اسمبلی کا فورم آپ سے بہتر تجاویز کا طالب تھا اور مجھے یہ خوشی ہے کہ کچھ لوگوں کی جانب سے اچھی تجاویز بھی آئیں اور جو اچھی تجاویز نہ پیش کر سکے ان کا مقدمہ بھی عوام کی عدالت میں ہے اور لوگ یہ سمجھتے ہے کہ کون کیا بات کرتا ہے، جناب والا! یہ ایک المیہ ہے کہ پولیس چاہے کچھ بھی کرے، اس کو اس کا کریڈٹ نہیں جاتا اور جناب والا! میں اس ضمن میں یہ عرض کرونگا کہ جن دنوں میں پنجاب یونیورسٹی لاہور کا پریذیڈنٹ تھا اور وہاں ہمارا ایک طالب علم ساتھی جو اس وقت شام کے وقت ٹیکسی چلاتا تھا اور وہ ایک مختلف کہانی ہے کہ وہ ایسا کیوں کرتا تھا وہ بعد کی بات ہے، اس کی پولیس والے کے ساتھ تکرار ہوئی اور اس کی گاڑی بند ہو گئی جیسے کہ آپ سب لوگ اورخصوصاً جناب فرید طوفان صاحب اور آپ جن لوگوں کی ابتدائی زندگی کالجز اور یونیورسٹی کے ماحول میں گزری ہو انہیں اس کی خبر ہوگی کہ اس وقت کا طالب علم چاہے وہ گھر سے کتنا ہی کمزور اور غریب ہو، وہ اپنے آپ کو بادشاہ سمجھتا ہے وہ کہتا ہے میں ہی سب کچھ ہوں۔ تو جب ہم نے یہ احتجاج کیا اور ایک بڑا لمبا اور طویل احتجاج تھا اور جب ہم سیکرٹریٹ میں گئے تو وہاں اس سیکرٹریٹ کے گیٹ بھی بند ہو گئے تھے اور یہاں صوبہ سرحد میں بھی جناب اعظم صاحب آئی جی پولیس رہ چکے ہیں وہ اس وقت وہاں آئی جی پولیس تھے، ہم نے کہا جناب ہم آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں کہ ہم ایس پی صاحب کو بھیجتے ہیں آپ ان سے بات کریں، ہم اس کانسٹیبل کو اور ہیڈ کانسٹیبل کو سزا دیتے ہیں جس نے آپ کے طالب علم بھائی کے ساتھ زیادتی کی تھی تو ہمارا جواب یہ تھا کہ آپ کون ہیں، یہ ہم ایس پی ویس پی کو کچھ نہیں سمجھتے، آئی جی خود باہر آئیں تو نتیجتاً آئی جی کو آنا پڑا، اس نے بات سنی۔ مگر جب بعد میں ہمیں یہ پتہ چلا اس سٹوری کا پتہ چلا کہ وہ ہمارا

طالب علم بھائی طالب علم تو ضرور تھا مگر طالب علمی کی آڑ میں وہ کیا کام کرتا تھا، ہمیں بھی اپنے کیے پر شرمندگی ہوئی اور جب ہم نے یہ ہڑتال کا نوٹس دیا تو مجھے اس وقت کے وائس چانسلر صاحب نے کہا تھا کو دیکھو اب تم تو یہ کہتے ہو مگر اندازہ لگاؤ اس سپاہی کا، اس وقت اس کی غالباً آٹھسو روپے تنخواہ تھی، کہ ایک آٹھ سو روپے ماہوار تنخواہ لینے والا سپاہی جب صبح سے شام تک ڈیوٹی دیتا ہے، دھوپ میں کھڑا رہتا ہے، بھوکا پیاسا ہوتا ہے، اس سے تم کیا توقع کرتے ہو کہ وہ اتنا شائستہ بن کر بات کرے گا، آخر وہ بھی انسان ہے، وہ بھی تنگ آ جاتا ہے اس لئے جناب والا، اس میں اچھے لوگ بھی ہیں، اس میں وہ لوگ بھی ہیں کہ جو کسی کے گھر حادثہ ہو، کسی کے گھر چوری ہو، کسی کا گرا ہوا پرس اس کے گھر تک پہنچاتے ہیں اور ان میں چند خراب لوگ بھی ہیں، جو لوگوں کو لوٹ بھی لیتے ہیں، اس لئے جناب والا، یہ ہمارا معاشرہ ہے اور یہ معاشرہ عکاسی کرتا ہے ہمارے اس ٹوٹل پروجیکشن کی۔ جناب والا میں صوبہ سرحد کی خوبیاں، دراصل موضوع یہ تھا کہ ملک بھر میں اور صوبے کے عمومی حالات تو اس میں جناب والا جتنی بھی باتیں ہوئیں میں پولیس اہلکاروں کی جانب سے اور پولیس کی اس خدمت سے، جناب والا! بحث کا موضوع تھا کہ ملک بھر میں اور ہمارے صوبے میں بھی امن و امان کی خراب صورتحال، بم دھماکے، اجتماعی قتل اور عصمت دری، چوریاں، ڈاکے، لوٹ کھسوٹ اور انصاف کے حصول سے محرومی کے نتیجے میں خودکشیاں اور اپنے آپ کو جلانے کے واقعات۔ اور جناب والا، میں اتنا عرض کروں گا کہ اس ایجنڈے کے بہت سے ایسے الفاظ ہیں جو غالباً پورے ملک کی بحث کو تو چھوڑیں، ہمارے صوبے کے لحاظ سے، یہ میں صرف ایک Collegiate بات کر رہا ہوں میرے وہ بھائی جن کا اس سے تعلق ہے، غالباً ان کو debatingable سمجھنے میں زیادہ آسانی ہو۔ ہمارے صوبے میں بم دھماکوں کی جو تشویش ناک حالت ہے۔ اجتماعی قتل اگر ہوئے تو ایک بڑی مثال نوشہرہ کے قتل کی تھی اور وہ بھی گھریلو معاملہ تھا اور جس کو فوری طور پر بھی حل کر دیا گیا۔ اور یہ بات کہ انصاف کے حصول سے محرومی کے نتیجے میں خودکشی اور اپنے آپ کو جلانا، جناب والا یہ تو ہو سکتا تھا کہ روزگار کے حصول کیلئے بیروزگاری کے خاتمے کے لئے، کسی کے بچے کو ملازمت دلانے کے لئے اگر خودکشی ہو تو یہ بات ہو سکتی ہے مگر انصاف کے حصول سے محرومی، تو جناب والا، انصاف سے کوئی محروم نہیں ہے، آج اس ملک کی اعلیٰ عدالتیں اس قدر طاقتور ہیں، اس قدر حصول انصاف میں اپنا کردار ادا کر رہی ہیں کہ ہر اس شخص کو جو عدالت کے کٹھرے میں

جاتا ہے، اس کو حکومتی نکتہ نگاہ سے الگ پراسیکیوشن کچھ کہے، پولیس کی سٹوری کچھ اور ہو، پراسیکیوشن کا اپنا کہنا مگر عدالتوں میں انصاف ملتا ہے اور میرے خیال میں یہ صوبائی حکومت کے خلاف کم اور غالباً عدالتوں کے خلاف زیادہ احتجاج ہے۔ اس لئے میں اس کی بھی نفی کرتا ہوں جو کہ اس وقت ایوان کے ایجنڈے میں شامل ہے۔ اس لئے جناب والا پولیس کا کردار اس صوبے میں اگر انتہائی قابل تعریف نہیں تو غیر اطمینان بخش بھی نہیں، کیونکہ ہماری صوبائی پولیس نے نامساعد حالات کے باوجود جسطرح کہ صوبہ گزشتہ چند سالوں سے بڑے مخدوش اور نامساعد حالات میں گھرا ہوا ہے اور جس کے افسران، جنرل امن و امان کی صورت حال کی وجہ سے پاکستان کے دیگر خطوں کی طرح، پاکستان کے دیگر علاقوں کی طرح یہاں بھی اس کے اثرات ہیں۔ مگر یہ ہمارا صوبہ اس لحاظ سے اس کی پہلی جنگ بندی اور پہلے فائر میں شامل ہے کہ یہاں افغان مہاجرین کی تقریباً پندرہ لاکھ تک کی آمد اور پھر اچھے مہاجرین کے ساتھ ساتھ ایسے لوگوں کی ان میں شرکت کہ جو اس ملک میں لاء اینڈ آرڈر کو خراب کرنے کا باعث بنتے ہیں، پھر جناب والا انصاف کے حصول میں دوسری رکاوٹ کے لئے **Extremely low conviction rate** میرے معزز بھائی جناب اورنگزیب اور دیگر میرے معزز وکلاء یہاں تشریف رکھتے ہیں اور جو مجھ سے زیادہ بہتر سمجھتے ہیں کہ کسی بھی عدالت میں قانونی کارروائی کو انجام تک پہنچانے کے لئے اور قانون کے تقاضے پورے کرنے کے لئے جب تک کلی طور پر اور جامع شہادت نہ ہوگی، اس وقت تک کسی ملزم کو سزا دینا ناممکن بن جاتا ہے **Low conviction rate** اب اس میں میں ججز کی بات نہیں کرتا، ہو سکتا ہے کہ پولیس کچھ گواہوں کے ساتھ خود مل جاتی ہے اور عین ممکن یہ ہے کہ فریق مقدمہ یا فریقین آپس میں ملکر گواہوں کو بٹھا دیتے ہوں، گواہوں کو پیش نہ کرتے ہوں، جہاں تک پولیس کی گواہوں کو نہ پیش کرنے کی بات ہے اس کے لئے صوبائی حکومت ذمہ داری قبول کرتی ہے کہ پولیس گواہوں کو پیش کرے مگر جو گواہ خود ہی اپنی ملی بھگت سے اپنی ایماء سے اور **Technical term** میں ہمارے کچھ دوست اسکو **Style Evidence** بھی کہہ دیتے ہیں **Style witness** بھی کہہ دیتے ہیں اگر وہ لوگ سامنے نہیں آتے تو یہ بھی انصاف کی فراہمی میں ایک رکاوٹ ہے پھر جناب والا! میں نے جیسے کہ عرض کیا اسلحہ کی بھرمار اور پھر **Institution** **weaknesses** اداروں میں کمزوری **Politicization** سیاسی مداخلت کی وجہ سے اداروں میں مداخلت اور سیاسی مداخلت کی وجہ سے اداروں میں کمزوری بھی ہماری انتظامیہ اور **Law**

Deputy پہلے میں کمزوری کا باعث ہے اور چوتھی بات جناب والا' اس سے and order Commissoner of the district was the captain of the team used to hold monthly meetings, calls all the adminstrative heads,judicial heads,magistrates and police and discuss matters.

اب ہماری ان نالائقیوں کے بعد وہ سٹرکچر' وہ ڈھانچہ جو کہ اس وقت ڈسٹرکٹ میں موجود تھا اسکا فقدان ہو گیا ہے۔

کیونکہ اختتام اجلاس کے بعد تو سب نے جانا ہے تو اکٹھے سب کا واک آؤٹ ہو جائے گا۔

جناب فرید خان طوفان: واک آوٹ به تاسو کوئی، مونږ نے ولے کوو۔

وزیر قانون: جی، ہم واک "O-capital"سے نہیں کریں گے ، واک O-capital" ہمارا نہیں ہوگا۔ "O مہو گا مگر Capital نہیں ہو گا۔ اسی طرح جناب والا! حزب اختلاف کی جانب سے آج میرے ایک محترم بھائی نے لاء اینڈ آرڈر پر تقریر فرماتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان کے اخراجات کی جانب زیادہ توجہ دی۔ تھوڑی دیر کے لئے میں بھول گیا کہ یہ Fiscal, financial مسئلہ ہے یا لاء اینڈ آرڈر ہے کیونکہ زیادہ زور وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کے اخراجات کی جانب دیا گیا۔ اخراجات کی تفصیل کا تو شاید آنریبل ممبر کو زیادہ پتہ ہو، مگر میں نے جو دیکھا ہے اور جو میرے علم میں ہے کہ میاں نواز شریف، ان وزیراعظموں میں سے ہیں، جو اپنی تنخواہ کا ایک پیسہ بھی وصول نہیں کرتے ہیں، حالانکہ یہ الگ بات ہے۔(تالیاں) یہ ان وزیراعظموں میں سے ہیں جو ایوان وزیراعظم کے کھانے پینے کے اخراجات اپنی جیب سے ادا کرتے ہیں اور یہ غالباً ان وزیراعظموں میں سے نہیں ہیں کہ جن کے شوہر نامدار نے ، شوہر عزت مآب نے وزیراعظم ہاؤس میں وزیراعظم کا خاوند ہونے کی حیثیت سے، گھوڑوں کے اصطبل بنائے اور پولو گراؤنڈز بنائے۔ اس لئے جب ہم کسی پر اعتراض کرتے ہیں تو ہمیں تھوڑا سا اپنے گریبان میں بھی جھانک کر دیکھنا چاہیے کہ ہم کیا بات کر رہے ہیں؟ ہم کن کے

ساتھ تھے ؛ اور آج ہم اس وزیراعظم کے متعلق بات کر رہے ہیں کہ جس کا دامن صاف ہے، جو اپنی تنخواہ نہیں لیتا، اور جو اپنا خرچہ اپنے جیب سے ادا کرتا ہے۔ اس لئے جناب والا! میں اصلاحِ ریکارڈ کے لئے یہ بات کرتا ہوں۔ پھر جناب یہاں وزیراعظم کے علاوہ اب چونکہ اس کا چھوٹا بھائی ہے وہ کیسے بخشا جا سکتا ہے، پھر وہ بھی پنجاب کا وزیراعلیٰ، تو جب تک ہم نفرت کی بات نہ کریں تو غالباً اللہ تعالیٰ کے حضور شاید ہمارا روزہ پورا نہیں ہوتا، اس لئے ہم نے پھر یہ بھی کہہ دیا کہ وزیراعلیٰ شہباز یہ کررہا ہے۔ جناب والا! یہ انتظامیہ اور عدلیہ کی -----

جناب فرید خان طوفان: ہمیں ذرا سمجھائیں کہ وزیر اعلیٰ شہباز کا نام کس نے لیا ہے؟ یہ کیا ہے، یہ کس کا ذکر کر رہے ہیں؟

جناب قائمقام سپیکر: آپ، پلیز۔

وزیر قانون: اچھا، وزیراعظم کا تو کسی نے لیا ہو گا، یہ ایک اچھی بات ہے۔ یہ ایڈمٹ کر گئے، شہباز کو میں نے جان کر Leading question کیا تھا کہ ممکن ہے آپ اُٹھ کر یہ کہہ سکیں کہ کیا ہم نے نام لیا تھا۔ (قہقہے) .So it is adimitted کہ بات صرف .... قہقہہ)، مہربانی۔

جناب قائمقام سپیکر: بعض خیالوں کو بھی پڑھا جاتا ہے، ایسی بات نہیں ہے۔

وزیر قانون: جناب والا! اور یہ وہ لوگ تھے، جناب والا! کرسی پکی جو ہے تو غالباً یہ وہ کرسی ہے۔ میاں صاحب یہ غالباً وہی کرسی ہے کہ جو ہر وقت پکنے کے انتظار میں رہتی ہے اس کو کوئی آتے ہی قبول نہیں کرتا۔ غالباً اورنگزیب صاحب کی یہ خواہش ہوگی کہ اگر آئندہ کبھی ان کی حکومت بنے تو بیگم صاحبہ اس طرف دھیان کریں کیونکہ میں جب بھی کوئی بات کرتا ہوں، یہ اپنا ذکر کرتے ہیں تاکہ Future Law Minister بیگم صاحبہ، اگر آپ کا اختیار ہو تو میری بھی یہ سفارش ہوگی کہ جناب اورنگزیب خان سے بہتر آدمی آپ کو نہیں مل سکے گا-----(قہقہے)

جناب قائمقام سپیکر: کیا آپ کا جانے کا کوئی ارادہ ہے؟---(قہقہہ)

وزیر قانون: کیونکہ آپ ہمیں بھیجنے والے ہیں۔

جناب قائمقام سپیکر: کیا اورنگزیب کو بھی،---

وزیر قانون: نہیں، ہمارا ارادہ تو نہیں ہے، آنے والے، جو آتے ہیں، وہ ارادے لیکر آئے

ہیں۔ ہاں اگر اورنگزیب صاحب ہمارے ساتھ آتے ہیں تو میں جانے کا تو نہیں، مگر یہ ہے کہ کچھ باتوں پر سوچا جا سکتا ہے۔ مگر اورنگزیب خان ایک بااصول آدمی ہیں وہ اپنی پارٹی چھوڑ کر نہیں آئیں گے۔

جناب قائمقام سپیکر : اورنگزیب خان ایک اچھے شاعر ہیں۔

وزیر قانون : اورنگزیب خان ایک بہت بااصول آدمی ہیں، آپ ان پر کیوں قدغن لگاتے ہیں، شکوک آپ نہ ڈالیں، ہم نے ان کو نامزد قرار دیا ہے کہ اگر موقع ملا تو وہ ضرور آئیں گے۔

جناب محمد اورنگزیب خان : انہیں کھینچ کر ہٹانا پڑے گا ورنہ شرافت سے نہیں ہلتے جی۔

(قہقہے)

وزیر قانون : اچھا جناب میں تو سمجھا تھا کہ اورنگزیب خان بڑے شریف آدمی ہیں لیکن اگر وہ شریف کے علاوہ کچھ اور بھی ہیں تو پھر جناب ہم تو ان کا حق مانتے ہیں۔

جناب محمد اورنگزیب خان : میں بھی یہی سمجھ رہا تھا آپ کے بارے میں؛ آپ صحیح تھے میں غلط تھا۔

وزیر قانون : (قہقہہ) کیونکہ پھر تو جناب ہم *+ کا مقابلہ تو نہیں کر سکتے ہیں، ہم تو بڑے عاجز لوگ ہیں۔ اور خاص طور پر اگر کوہاٹ سے کوئی *+ آ جائے تو پھر تو ہم ویسے بھی ہزارہ کے کمزور لوگ ہوتے ہیں۔

جناب بشیر احمد بلور : ویسے یہ *+ کا لفظ' بری بات ہے۔

وزیر قانون : نہیں جناب' یہ لفظ ہٹا دیں۔

جناب قائمقام سپیکر : میرے خیال میں وہ خود بھی چاہیں گے کہ Expunge کردوں۔

وزیر قانون : جی جی' یہ نہ ہو۔ یہ نہ ہو۔ باقی صاحب وہ شرافت پر آئیں تو Rarely وہ بھی اس میں آ جاتا ہے۔ تو ٹھیک ہے یہ بات بڑی مناسب ہے کہ یہ لفظ ہٹ جائے۔

جناب قائمقام سپیکر : میں شرافت کو ہاؤس سے Expunge نہیں کروں گا *+ کو کر دوں گا۔

وزیر قانون : *+ کو کر دیں، *+ کو آپ کر دیں ضرور' The word *+ should be expunged from the note. ' جناب والا ! -----

Mr.Acting Speaker : From your speech Sir, not from the House.

بحکم جناب سپیکر صاحب حذف کیا گیا۔

وزیر قانون : جی میں سپیچ میں ہی کر رہا ہوں، میں آپ کے صبر کو بھی داد دیتا ہوں کہ جب ہم بات کرتے ہیں تو کچھ اور، باقی جو جی چاہے، جس کا جی چاہے، جو چاہے۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر : ہم حاضر ہیں، ہم انشاء اللہ آج اگر آپ چاہیں تو ہم نماز بھی یہاں پڑھوا سکتے ہیں۔

وزیر قانون: جناب والا!

آپ کہتے ہیں تو مان لیتے ہیں ۔ ورنہ وعدے وفا نہیں ہوتے
ہم سمجھتے ہیں اپنی مجبوری (ہم کسی سے خفا نہیں ہوتے

آپ جو چاہیں۔

جناب قائمقام سپیکر : آپ کتنے مجبور ہیں۔

وزیر قانون : میاں افتخار صاحب! تھوڑا سا اس پر اب کچھ ہو جائے۔

میاں افتخار حسین : دوی وانی چه شعر راته اووایه --(قہقہہ)

جناب ڈپٹی سپیکر : اصل میں جدون صاحب کو اپنی تقریر کے دوران کچھ آرام بھی چاہیے ہوتا ہے، تو پلیز۔

میاں افتخار حسین : سپیکر صاحب! یو شعر دے چه وائی،

خدا مجھ کو ایسی خدائی نہ دے۔ کہ اپنے سوا کچھ دکھائی نہ دے۔
خدا ایسے احساس کا نام ہے ۔ رہے سامنے اور دکھائی نہ دے

وزیر قانون : واہ واہ، سبحان اللہ رہے سامنے اور دکھائی نہ دے۔ اب اس کے بعد میرے بھائی اورنگزیب صاحب بھی کچھ کہیں گے۔ (قہقہے)

جناب قائمقام سپیکر : اورنگزیب خان! اب اجازت ہے، کوئی شعر ہو جائے۔

وزیر قانون : چلیں جی، اچھا مہربانی شکریہ جناب ۔ جناب والا! اگر یہاں ۔۔۔۔

جناب قائمقام سپیکر : اگر انصاف کا تقاضا ہو۔۔۔۔

جناب محمد اورنگزیب خان : سپیکر صاحب! آپ کے منہ میں بات ہے، میرا خیال ہے ان کے پاس کوئی باتیں نہیں ہیں، خیالات نہیں ہیں کوئی بات تقریر میں کہنے کو نہیں ہے، تو ہمیں دعوت دیتے ہیں۔ میں ایک شعر پڑھتا ہوں جناب آپ کے لئے ۔۔۔۔(قہقہے)

دائرہ بھی تیرے باہوں کا بھنور لگتا ہے۔
اب تو مجھ کو تیری چاہت سے بھی ڈر لگتا ہے۔

(قہقہے)

<u>وزیر قانون</u> : جناب ! ایک فائدہ ضرور ہوا ' آج کی اس تقریر کا اگرچہ میرے پاس غالباً ان کے حساب سے بات کرنے کیلئے نہیں تھی اور پھر میرا ظرف دیکھئیے کہ میں ان کو بار بار موقع دیتا ہوں مگر اب پتہ چل گیا کہ میں ڈروں گا نہیں ' پہلے *+ والے لفظ سے ' اس لئے کہ اب تو یہ مجھ سے ڈرنا شروع ہوگئے ہیں ' اس لئے اب میرا ڈر ختم ہوگیا ہے۔

<u>جناب قائمقام سپیکر</u> : جناب جدون صاحب ! انصاف کا تقاضا ہے کہ دو شعر اپوزیشن نے کہے ہیں تو کم ازکم دو آپ کی جانب سے بھی ہونے چاہیئں ورنہ پھر سپیکر پر الزام آئے گا تو دو اشعار آپ کی جانب سے بھی آنے چاہیئں۔

<u>وزیر قانون</u> : جناب میں نے ایک شعر آپ کی خدمت میں عرض کردیا ہے اور آخر میں بھی کروں گا ، فکر نہ کریں----(قہقہے) کیونکہ وہ دو ہیں' چار ہیں ' میں ایک ہوں تو میرا ایک جو ہے وہ تینوں کے لئے کافی ہے مگر اس کے باوجود بھی میں جاتے ہوئے آپ کی خدمت میں کچھ عرض کرجاؤں گا ، کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ جناب ! یہاں صوبے کی ترقیاتی باتیں ہوئیں۔ یہ کہا گیا کہ فلاں صوبہ یہ کر رہا ہے۔ اس صوبے میں اتنی ترقی ہو گئی ہے ' حالانکہ آج کی ہماری بحث ترقیاتی منصوبوں پر نہیں تھی لاء اینڈ آرڈر پر تھی۔ ہمیں یہ خوشی ہوتی کہ یہ کہا جاتا کہ فلاں صوبے میں بدامنی زیادہ ہے آپ کےصوبے کے مقابلے میں اس صوبے میں زیادہ ہے تو خوشی تو نہ ہوتی بلکہ کم ازکم Debate کے نکتہ نگاہ سے Our province could have scored one point ' مگر ہم نے یہاں پھر وہ لمبی تقریر شروع کر دی ترقیاتی کاموں کی کہ فلاں صوبے میں اتنا ترقیاتی کام ہوا ہے تو جناب والا جو صوبے وہاں ترقیاتی کام کرتے ہیں ان کے اپنے وسائل ہیں' وہ وہاں کام کرتے ہیں وہ ٹیکسیز لگاتے ہیں۔ ان کی جوابدہ اسمبلیاں ہیں۔ ہماری بھی یہ خواہش ہے کہ ہم اپنے صوبے میں اپنے مالیاتی نظام کو اس قدر مستحکم کریں ' اس قدر مضبوط کریں کہ ہم بھی اپنے صوبے کے لوگوں کو اپنے وسائل کے مطابق ' اپنی حدود میں رہتے ہوئے ان کو وہ سہولیات دے سکیں۔ اگر کسی کا گھر اچھا بن گیا ہے تو ہمیں اس پر جلنے کی بجائے خوشی کا اظہار کرنا چاہیئے اور کوشش کرنی چاہیئے کہ ان سے سبق لیکر اپنے گھر کو بھی ٹھیک کریں اور ہمارے محض جلنے ، کوسنے اور طعنے دینے سے تو بات نہیں بنے گی۔جناب والا ! یہاں ذکر ہوا کہ عدلیہ اور انتظامیہ کے ساتھ موجودہ حکومت کا رویہ' اگرچہ یہ بھی ہماری بحث کا موضوع نہ تھا۔ مگر کیا مجھے وہ بتاسکیں گے کہ جب وہ لوگ اقتدار میں تھے' یہ اچھی

بحکم جناب سپیکر صاحب حذف کیا گیا۔

مثال نہیں ہے، تو عدلیہ کے ساتھ کیا رویہ ہوا؟ عدلیہ کی اس دور کی ساتویں ترمیم کے بعد کیا عدلیہ کے اختیارات مسلب نہیں کئے گئے تھے؟ اور اگر یہ دور آیا ہے تو عدلیہ کے ساتھ نہیں بلکہ Legislature کو مضبوط کرنے کے لئے آٹھویں ترمیم کا خاتمہ ہوا تاکہ Legislature مضبوط ہو اور گورنمنٹ کے تمام ادارے اپنی اپنی جگہ پر Function کریں۔ یہ تمام ادارے اس حکومت اور اس ملک کے ادارے ہیں ہمیں تمام اداروں کا احترام کرنا چاہیئے اور کسی کے کمزور ہونے سے اور کسی کے ناتواں ہونے سے اس ملک اور قوم کو فائدہ نہیں ہے، ہمیں چاہیے کہ اس منافرت کو اور ان اختلافات کو ختم کرتے ہوئے ایسا ماحول پیدا کریں کہ ملک کے تمام ادارے اپنے اپنے دائرہ کار میں رہتے ہوئے، اپنے اپنے اختیارات میں رہتے ہوئے، ملک اور قوم و عوام کی بھلائی کے لئے اپنی خدمات سرانجام دیں۔ جناب والا! صوبے میں لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے اس بات کی کہ حالات تسلی بخش ہیں میں اور زیادہ تو شاید نہ کہہ سکوں مگر ایک بات میں آپ کے گوش گوار ضرور کروں گا۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! معافی چاہتا ہوں اگر ڈسٹرب نہ کروں تو میں یہ عرض کر دوں کہ ساڑھے بارہ بج گئے ہیں، جمعے کی نماز کا بھی ٹائم ہے اور میرے خیال میں ابھی تک ان کے پاس کافی لمبا موضوع ہے تو میں درخواست کرتا ہوں کہ اس کو Sum up کردیں۔

وزیر قانون: اچھا جناب والا! میں Concede کرتا ہوں، میں آپ کے حکم کی تعمیل کرتا ہوں۔ میں ایک دو منٹ میں اپنی بات کو پورا کرتا ہوں، یہ میں آپ کی حکم کی تعمیل کرتا ہوں۔ جناب میں تعمیل کرتا ہوں۔

جناب فرید خان طوفان: جناب سپیکر صاحب! د جدون په ذهن کښې پرو جمعه وه، نن جمعه نه ده۔

وزیر قانون: نہیں، میں عرض کرتا ہوں۔ اچھا جناب والا! چونکہ آپ مجھ پر مہربان تھے۔ میں اپنی تقریر کا اختتام کرتا ہوں، مگر آخر میں یہ چاہوں گا کہ اب چونکہ ساڑھے بارہ ہو چکے ہیں تو میرے معزز بھائیوں نے اس لئے اس کو ----

سردار مہتاب احمد خان (وزیراعلیٰ): جناب سپیکر!

جناب قائمقام سپیکر: جی، لیڈر آف دی ہاؤس۔

وزیر اعلیٰ : میں، آج کا جو ایجنڈا میز پر ہے۔ لاءمنسٹر صاحب تو اپنی بات کررہے ہیں لیکن میں ضرورت محسوس کرتا ہوں اور اس ایجنڈا پر میں خود بھی بات کرنا چاہوں گا، تو اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس پر Monday کے دن اس کو Wind up کرلیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر : بالکل آپ چاہیں تو بات ضرور کیجئے۔ لیڈر آف دی ہاؤس یا لیڈر آف دی اپوزیشن تو ہر وقت بات کرسکتے ہیں۔

وزیر اعلیٰ: نہیں، میں چاہتا ہوں کہ چونکہ یہ بہت اہم موضوع ہے اور مجھے اس کا احساس ہے کہ، یہ ایسا موضوع ہے جس پر بہت گفتگو ہوئی لیکن، میں ضرورت محسوس کرتا ہوں کہ اس کا خود جواب دوں تاکہ جو غلط فہمی ہے یا جن خیالات کا یہاں پر اظہار ہوا ہے اس کو میں صاف کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائمقام سپیکر : ٹھیک ہے جی۔

وزیر اعلیٰ . تو اس لئے اس پر میں Monday کو بات کروں گا۔

جناب قائمقام سپیکر : Monday کو اسی موضوع پر آپ ضرور بات کیجئے۔ جدون صاحب! آپ نے اپنی تقریر ختم کرلی ہے؟

وزیر قانون : میرے بھائیوں کا یہ اصرار ہے، میں نے کہہ دیا ہے کہ میں جناب آخر میں صرف یہ کہنا چاہتا تھا صرف ایک آخری بات ہے ایک منٹ میں صوبے کی (مداخلت) نہیں اب شعر کے علاوہ کچھ کام کی بات بھی کرلیں۔ --(قہقہہ) شعروں سے بات نہیں بنتی ہے۔

جناب قائمقام سپیکر: جناب جدون صاحب ! میں نہیں سمجھتا ------

وزیر قانون : جناب والا! گزارش یہ ہے کہ میں آخری بات کروں گا جناب ' ایک منٹ ں ختم کروں گا۔ کہ صوبے کی اطمینان بخش صورتحال لاء اینڈ آرڈر کے لحاظ سے ہرے اس حوالے سے جس کے آپ Witness ہیں، جس کا آپ ایک ثبوت ہیں۔ آپ ۔ فرمائیں گے کہ میں نے سپیکر کی ذات کو ملوث کرلیا ہے، میں معذرت کے ساتھ یہ ں کروں گا کہ اس لاء اینڈ آرڈر میں آپ کی ذات بھی ملوث ہے ' اس لئے کہ صوبے مثالی نظم ونسق تھا، کوئی پریشان کن حالات نہیں تھے جس کی وجہ سے صوبے کے نر بیرون ملک چلے گئے ہیں اور پھر سپیکر جو تھے وہ ایکٹنگ گورنر بنے اور اس وجہ سے ہمارے قائمقام سپیکر بنے تو اس لئے جناب والا ! اگر لاء اینڈ آرڈر خراب ہوتا، مخدوش بُرا ہوتا تو کم ازکم صوبے کا سربراہ صوبے کا گورنر ملک سے باہر نہ جاتا۔

جناب فرید خان طوفان ؛ جناب والا! اس میں یہ ایک اضافہ کریں کہ اسلئے وزیراعلیٰ صاحب صوبے سے باہر رہیں۔

وزیر قانون ؛ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ صوبے کے وزیراعلیٰ بھی اگر صوبے سے باہر جائیں تو اس ملک میں لاء اینڈ آرڈر بالکل درست ہے، یہ ہماری اس بات کا ثبوت ہے۔ اگر تشویشناک حالت ، اور اب جیسے کہ انہوں نے محسوس کیا ہے کہ انہوں نے آپ کی بات کا جواب دینا ہے تو وہ حاضر ہوئے ہیں۔ شکریہ جناب والا ، میں تمام بھائیوں کا اور ارکان اسمبلی کا بھی شکرگزار ہوں۔

جناب قائمقام سپیکر ؛ جناب جدون صاحب ! آپ کا بہت شکریہ - The sitting is adjourned till 9.30 a.m of Monday morning ,the 7th June 1999.

Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس 7 جون 1999بروز پیر ساڑھے نو بجے صبح تک کیلئے ملتوی ہو گیا)